

ان شاء الله تعالی



دیوان ملی



عبدالله ابراهیم سالیانی استنثا شین کبیر

دکن کلچر پونہ

اسلام میسنی ممتاز علی انور صاحب

مفتی عزیز محمد علی صاحب

Check 1987

اَنْتَ وَلِيٌّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

دِيوانِ ولی

۱۵۶

مع دیباجہ

حیدر ابراہیم سیانی اسسٹنٹ پرنٹنگ پریس

دکن کالج پونہ

باہتمام منشی ممتاز علی اثر دہلوی

مطبوعہ محمد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## دیساجہ

عنوان کتاب اس مقدس ذات سے مننون کی جاتی ہے جسکی قدرت کاملہ نے کافی قوت کے دو حروف کی ترکیب سے ایسے دو عالم پیدا کئے جنکے نظام سنکر اور دیکھ کر بڑے بڑے حکیم اور عالم متحیر و حیران رہے جانتے ہیں ایک عالم جسکو آنکھیں مشاہدہ کرتی ہیں یقینی ہے دوسرے کی خبر چونکہ اسی عالم کے ساتھ دی گئی ہے بدینوجہ اسکا وجود اسکی ہستی کی دلیل ہے جسکے مشاہدہ کو نہان بخود ہے۔ دوسری مخلوق کی تفصیل بوجہ طوالت کلام نظر انداز کر کے تمام مخلوقات عالم میں خلقت بشری ہی پر نظر کجائے تو بڑے بڑے عقلا اور بالغ نظرون کو دیوانہ سا بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے جو کمالات نہان کو حرمت فرمادئے ہیں اگر ہر موئے بدن انسان زبانا بن جائے تو نہ اسکا شکر نعمت ادا ہو سکتا ہے نہ اسکی ملکویات کی تفصیل پر بحث کر سکتا ہو۔ باوجود حصول کمالات انسان صنعت ربانی کی باریکیوں اور خوبیوں کے منافع اور مضار کو نہ سمجھ سکتا ہے نہ بیان کر سکتا ہے۔ بندہ عاجز ہے فرض مخلوق یہ ہے کہ خالق کا ذکر اسکا شکر نعمت و رد زبان رکھے اور ہر حال میں اس سے نصرت خواہ ہے۔ اس فرض کے بعد دوسرا واجب وہ ہے جسکا ذکر ہم پہلوئے حمد الہی ہے یعنی نعت رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جسکی ذات پاک وہ ذات ہے جو محب کبریا ہے۔ نصوص قرآنی و آیات فرقانی متواتر اسکی منظر ہیں کہ ہر مسلمان روز و شب میرے محبوب کا ذکر کیا کرے اور صلوات سلام حاشیہ ذکر قرار دے۔ راقم کج جمع بیان کو جناب العظیم کا کش یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہر وقت ذکر حبیب و محب میرے ورد زبان اور نقش دل ہے۔

آمین یا رب العالمین

## وجہ انطباع

زبان اردو کو ہم ترقی پر پہنچانے کے لئے جو جان توڑ کوششیں میرے پیشرو بزرگوں نے کی ہیں اور جو بزرگ اس وقت کر رہے ہیں ان کے ساتھ میرا شریک ہونا گویا مہم چڑانا ہے لیکن مولانا حالی کا قول مجھے یاد ہے کہ اردو کا مستقبل اب پنجاب اور دکن سے وابستہ ہے اس لئے دکنی ہونیکے لحاظ سے مجھے بھی یہ حق حاصل ہے کہ اہل پنجاب کی طرح اردو کی خدمت اپنا فرض سمجھوں۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ بمبئی بھی ترقی اردو کی خواہان ہے اور چاہتی ہے کہ یہ صوبہ ہی اردو دانوں میں کسی صوبہ سے کم نہ ہے۔ کاش یہ گورنمنٹ دہلی سے کسی نظریاتی نامور کو دعوت دے اور بمبائے مقول او سکولپے پراولس میں رہے اور کچھ تراجم و تالیف کی خدمت اسکے ذمہ کرے۔ جیسا کہ پنجاب میں رکھبر محمد حسین آزاد نے اپنی اردو خدمات سے گورنمنٹ کا ماتہ بٹایا۔ اگرچہ گورنمنٹ بمبئی نے اردو ٹیکسٹ بک کمیٹی مقرر کی اور اس کے مدارس سرکاری کیلئے اردو درسی کتابیں تیار کی ہیں اور کتب تواریخ اور جغرافیہ کا اور زبانوں سے اردو میں ترجمہ کیا ہے لیکن درسی کتابیں شائع کرنا ترقی اردو کیلئے کافی نہیں۔ میرا اشارہ یہ ہے کہ ترجمہ اور تالیف کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے اور علوم و فنون جدیدہ کی جو کتابیں یورپ میں شائع ہوتی ہیں ان کا ترجمہ اردو میں ہوتا ہے نیز ہماری جو بے ہمتا میں نایاب ہوتی جاتی ہیں از سر نو طبع کی جائیں۔ اس مسئلہ کی طرف نہ صرف گورنمنٹ بلکہ دارالعلوم بمبئی اور ان لوگوں کو جن کو اردو سے دلچسپی ہے اپنی توجہ مبذول کرنا چاہئے۔ نیز گورنمنٹ کا یہ بھی فرض ہونا چاہئے کہ جو لوگ اس کام کا بیڑا اٹھائیں انہیں کافی مدد دے۔

۱۹۱۹ء سے مین ڈکن کالج پونہ میں بحیثیت اسسٹنٹ پرنسپل کے علمی خدمت کر رہا ہوں ۱۹۲۱ء میں بی۔ آے کلاس کیلئے اردو کو درس مقرر ہوا۔ اور یہ خدمت ہی میرے سپرد ہوئی جبکہ میں نے نہایت شوق سے انجام دیا اس سال ایم۔ آے کلاس کیلئے اردو کو درس میں منجملہ



ویگر کتب اردو دکن کے سب سے پہلے اردو صاحب دیوان شاعر ولی کا دیوان ہی جو زبان  
قدیم کا نمونہ ہے داخل کیا گیا۔ جب کا ملنا آجکل بہت مشکل تھا۔ اسلئے اس خدمت کو میں نے اپنی  
ذمہ لیا کہ اسکو طبع کر کے اہل ذوق کی ضروریات کو عموماً اور طلباء کی ضروریات کو خصوصاً پورا کروں۔  
چونکہ یہ دیوان آج سے قریباً ۳۰ برس پہلے کی زبان میں بکھا گیا ہے اسلئے یہ بھی مناسب  
معلوم ہوا کہ اسکے مشکل الفاظ کی فرسنگ اور بعض بعض اشعار کی شرح بھی کر دی جائے جس سے طلباء  
اور اہل ذوق کو کافی سہولت ہو جائے۔

جناب ابراہیم حاجی یعقوب صاحب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اپنے کتب خانہ  
سے دیوان ولی کا ایک پرانا نسخہ عطا فرمایا۔ نیز حضرت قبلہ ابو العظیم نواب سراج الدین احمد خان  
صاحب سائل دہلوی ممبر پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کا منت پذیر ہوں کہ آپ نے حالاً ولی  
کا ایک کافی ذخیرہ عطا فرمایا۔ اور شرح و معانی اشعار ولی اور بعض علمی نکات سے معلومات  
عامہ میں اضافہ کیا۔ اسبطرح منشی ممتاز علی صاحب آشر دہلوی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں  
نے اسکی طباعت میں میرا ہتہ بٹایا۔ نیز اُن ارواح پاک کو دعا ہے خیر سے یاد کرتا ہوں  
جنکی تصانیف نے میرے لئے حل مشکلات کا کام کیا۔

بتقاضائے بشریت ممکن ہے کہ اس خدمت میں مجھ سے کسی جگہ لغزش ہو گئی ہو  
ناظرین سے چشم پوشی کا ملتی ہوں۔ اور امید وار ہوں کہ ایسی لغزشوں سے مجھے مطلع فرمایا  
جائے تاکہ طبع ثانی میں ان کی اصلاح کی کوشش کروں۔

نیاز مند

حیدر ابراہیم سیایانی

اسٹنٹ پرنسپل کچھار ڈکن کالج

پونہ

## زبان اردو

عام طور پر تو یہ سہو رہے کہ ہندوستان کی اصلی زبان سنسکرت ہے اور باقی تمام زبانیں اس کی نقل ہیں لیکن تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بھی کوئی قدیم زبان ایسی تھی جو بدلتے بدلتے سنسکرت یا قریب تلفظ سنسکرت بن گئی اور اس کو اصلی وارث برہمن قرار پائے جنہوں نے اس کو زبان آہی سمجھا کر اپنے ہی طبقے کیلئے مخصوص کر لیا اور افسد حفاظت کی کہ غیر برہمن کو اس کا حاصل کرنا نہ توں دشوار رہا جواب بھی پایا جاتا ہے۔ اسی خود غرضی کے باعث بدھ ہٹنے ایک نئی زبان ایجاد کی اور اس کو اس قدر بڑھایا کہ اس کا حلقہ اثر تمام ملک میں پھیل گیا۔ اور رفتہ رفتہ ہر حصہ ملک کی زبان علیحدہ ہوتی چلی گئی۔ انہی میں سے راجہ بہت کے ایوان شاہی کی زبان برج کہلاتی تھی۔ جس کے بولنے اور سمجھنے والے اس کو ہم نشین تھے۔ جب مسلمانوں کا قدم ہندوستان میں آیا تو اس زبان میں ہی تنصیر شروع ہوا۔ اور چونکہ عربی۔ ترکی اور فارسی میں زبانوں کا اس ایک زبان سے اتصال ہوا اس لئے ایک نئی قسم کی زبان پیدا ہوئی جس کا نام ریختہ رکھا گیا ہندوستان میں اپنی نوعیت کی چونکہ ایک پہلی زبان تھی اس لئے بچے بچے کو پسند آئی اور ہر جگہ بولی جانے لگی۔ یہاں تک کہ حضرت امیر خسرو کا زمانہ آیا اور انہوں نے بقول آزاد مرحوم ملک سخن میں ایک طلسم خانہ انشا پر دہلی کا کہولا "خالق باری کیجی جو اس زبان کی تقریباً دہشتہری بنی، گیت اور دوہے بندے جو ملک میں ہوا کی طرح پہلے اور دماغوں میں بونکر بیٹھے غرض کہ اس زبان نے ترقی کی جتنے منازل دوڑائی سو سال کے عرصے میں طے کئے تھے انہوں نے اپنی خدمات سے ایک قلیل عرصے میں اس سے کئی منزلیں زیادہ آگے بڑھ دیا۔ اگر اس زبان کی یہی رفتار رہتی تو آج کل کی زبان عالمگیر کے زمانہ میں بلکہ اس سے بھی پہلے ہوتی۔ لیکن فحوس کہ امیر خسرو کے بعد صدیوں تک ہندوستان میں طوائیف الملوکی اور قتل و غارت کا بازار گرم رہا اور کیو اپنی جان کے آگے زبان کی حفاظت کا خیال نہ رہا۔ و حقیقت یہ امیر خسرو ہی کی

کی لیاقت ہتی جو باوجود بے چین اور پریشان حالت کے زبان کی یہ خدمت کر گئی۔ خدا خدا کر کے اورنگ زیب عالمگیر کی پراسن اور علم دوست سلطنت کا زمانہ آیا اور اس زبان کی خدمت کیلئے قدرت نے علاقہ دکن میں ولی کو پیدا کیا جس نے اس مکان کی چار دیواری کھڑی کر کے چہت ڈالی جسکی بنیاد امیر خسرو رکھ گئے تھے۔ یعنی سعدی، حافظ، خسرو اور جامی کی طرح غزل کہی اور فارسی کی تمام اصناف شاعری کو ریختہ کا جامہ پہنا کر دیوان مرتب کیا اور اس فن میں وہ مرتبہ حاصل کیا جو سعدی وغیرہ کو فارسی میں حاصل تھا۔ ان کے بعد شاہ عالم کا زمانہ آیا اور اس زبان کا نام ریختہ سے اردو رکھا گیا۔ اور بہت سے صاحب دیوان شاعر ہموئے۔ ہر ایک نے اسکی ترقی میں بقدر مہمت کوشش کی۔ مرزا جان جاناں مظہر سووا۔ میر مصحفی۔ انشا۔ ناسخ۔ آتش اور مومن وغیرہ نے اسکی لپائی کی۔ ذوق و غالب نے اسکو گھوٹا اور داغ و امیر نے نقش و نگار سے اسکو مزین کیا۔

## ولی و کنی

شمس ولی اللہ، ولی محمد، محمد ولی، یا ولی الدین ولی کو آج قریباً پونے تین سو سال کا زمانہ گذرا جس میں سینکڑوں مورخ اور تذکرہ نویس گذرے لیکن نتیجہ ہے کہ کسی مورخ نے اس نامور شاعر کا حال نہ لکھا۔ نہ صرف ولی کا بلکہ یوں کہئے کہ قریب قریب کسی اردو شاعر کی طرف انکی توجہ مبذول نہ ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم ولی کے حال سے بالکل بخبر ہیں۔ یہاں تک کہ نام بھی صحیح نہیں مل سکتا۔ اس امر میں یورپ کے مورخ قابل رشک ہیں جو ہزاروں کوس دور بیٹھے ہوئے ہندوستان کے شعرا کے حالات فراہم کرنے میں لاکھوں روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ میر تقی میر اور حکیم قدرت اللہ خان قاسم چونکہ شاعری

سے نسبت رکھتے تھے اسلئے انہوں نے شعراء کے کچھ حالات فراہم کئے جو غنیمت شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن ولی کی نسبت ان تذکروں میں بھی اختلاف ہے۔ حکیم قدرت اللہ خان اپنے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ ولی احمد آباد گجرات کے رہنے والے اور شاہ وجیہ الدین جوتہ شاہ علیہ کے خاندان میں تھے۔ میر تقی میر اپنے تذکرہ میں اور رنگ آبادی لکھتے ہیں جس سے انکے مولد و منشا کا صحیح پتہ نہیں ملتا۔ ادھر خود جناب ولی نے یہ لکھ کر

ولی ایران و توران میں ہر مشہور

وطن کو اس کا گجرات و دکن ہے

مسئلہ وطن کو اور بھی پیچیدہ کر دیا۔ کلام کو دیکھتے ہوئے میر تقی کا قول قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کیونکہ تمام دیوان میں سوائے دکنی محاورات اور الفاظ کے گجراتی زبان کا کوئی لفظ نہیں ملتا مثلاً سینے اور سُون، گجراتی زبان میں 'جھے' اور کیا؟ کے معنی میں استعمال ہیں ولی نے ان دونوں لفظوں کو سمجھنی میں اور 'سے' استعمال کیا ہے جو قصبات دکن میں آج تک اپنی معنوں میں سُر جاتے ہیں۔ سیطرہ بیسیوں الفاظ ہیں جو دکنی کہے جاتے ہیں مثلاً

انجھوان آنسو کی صبح آپس کا اپنا انیسری پن نیم خوابی

بہیتر اندر بھوان بھوین پلکان پلکین

جگ منے دنیا میں من منط طرح سون سے سیتی سے

بچن کلام یئیں یا یئیں آنکھہ موہن بیرجن سجن پی بہیم بہو مستحق

مکہہ چہرہ ہمن کون ہکو سرتانین ختم نہیں ہوتا

بوجھا سمجھا ملک ذرا لٹ پٹی دستار بانکھی گچڑی

نئیں نہیں برہ عشق رسولان رسول کی صبح

بالے بال بال بال بوجھ کے سمجھ کے اسوار سوار

گلن آسمان سنگات ساتھ بسر کر بہول کر

علاوہ ازیں جس قدر شعر گزرے ہیں سبے ولی کو دکنی مانا ہے۔ چنانچہ قائم کہتا ہے ۷  
قائم بین غل طور کیا ریختہ ورنہ ہذا اک بات پرسی بزبان دکنی تھی ۷ میر تقی فرماتے ہیں  
۷ خگر نہیں کچھ یونہی ہم ریختہ گوئی کے ہا معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا۔

## دہلی کا سفر

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جس فن میں کمال حاصل کرتا ہے اسی فن کے جاننے  
والوں سے وادیتا ہے۔ ولی کو اپنے وطن میں جب کوئی ہمرتبہ اور سخن فہم شاعر نہ ملا تو  
اپنے ہمراز و دمساز دوست سید ابوالمعالی کے ہمراہ دہلی کا سفر کیا جہاں اس وقت شب  
کلیم اور ناصر علی سرہندی وغیرہ نامی گرامی شاعر و سخن ور رہتے تھے اور امیر خسرو کے  
دوہے اور گیت گلے جا رہے تھے۔ اس مجمع کمال میں ولی نے اپنی اختراع جدید پیش کی  
جہاں بقول آزاد مرحوم ان کے کلام کو اشتیاق نے ادب کے ہاتھوں پر لیا۔ قدر دان نے  
غور کی آنکھوں سے دیکھا۔ لذت نے زبان سے بڑھا۔ گیت موقوف ہو گئے۔ قوال معرفت  
کی محفلوں میں انہی کی غزلیں گانے بجانے لگے، باہر کے لوگ انکی غزلیں بطور تحفہ لے جانے  
لگے۔ انہوں نے خوش ہو کے کہا ۷ ولی تجھ طبع کے گلشن میں جو کوئی سیر کرتے ہیں  
وہ تحفہ لیکے جاتے ہیں مری گفتار ہر جانب ۷ شاعر ہوئے ہر طرح غزلیں کہیں چلی  
طبیعتوں سے نوک جھونک شروع ہوئی اور کہا ۷ لگے پہلی نظریں اس ولی دو کا حلوی  
اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں سخن میرا۔ پہر کہا ۷ تیرے سخن کے نغمہ رنگین کو سن ولی  
ڈوباعق کے بیچ عاقی عاق میں ۷ نئی نئی طرح ایجاد کیں اور کہا ۷ اس شعر کی  
یہ طرح نکالی جو اسے ولی دیا ۷ اختراع سکے رہے دل میں سب عجب ۷ لوگوں نے انکی  
مضامین کی نقل کرنا شروع کی۔ آپ نے بگڑ کر کہا ۷ سخن شناس کے نزدیک کب  
ہے کم زبیرید ہا کیسکہ مطلب رنگین کو جو کرے ہے شہید۔ سب سے زیادہ ناصر علی سرہندی

کا طوطی بزم سخن میں بول رہا تھا انکو کہا ہے اچھل کر جا پڑے جو ن مصرع برق و اگر  
مصرع نکھون ناصر علی کو یہ ناصر علی جو قوی کی ریختہ گوئی قابل تھا چوٹ کا جواب دیتا  
ہے باعجز سخن گر اڑ چلے وہ دلی ہرگز نہ پہنچے گا علی کو غرض کہ دلی نے نازک خیالی  
معاہدہ بندی معنی آخر ہی اور خیالات کی بلند پروازی کیے وہ وہ جو ہر بازار سخن میں  
سجائے کہ دنیا آج تک انکو دیکھتی ہو ہر نظر میں ایک نئی شان کا مشاہدہ کرتی ہے۔ اور  
جو قدر و منزلت انکو اپنے زبان میں حاصل تھی وہ ہی آج تک باقی ہے۔ چنانچہ دہلی کے ایک  
مشاعرے میں کسی نے کہا کہ دلی گجراتی کی شاعری ہمارے لئے باعث فخر اور زبان کیلئے سند  
بہنیں ہو سکتی۔ جس کا جواب اسی مشاعرہ میں کسی نے دیا ہے۔ دلی کا جو نہیں قابل اسٹیلٹان تہرین  
اس مصرع کا یہ اثر ہوا کہ زبان چلتے چلتے تلوار چلنے لگی۔ مرزا سودا کے شاگرد حاتم کہتے ہیں  
ہے حاتم یہ فن شعر میں کچھ تو بھی کم نہیں دلی کی ہے جہاں میں سخن کے بیج  
آزاد آبجیات میں فرماتے ہیں ”اس عہد کی حالت اور بہاؤ زبان کو خیال کرتا ہوں  
تو سوچتا رہ جاتا ہوں کہ یہ صاحب کمال زبان اردو اور انشاہ ہندی میں کیونکہ ایک نئی  
صنعت کا نمونہ دے گیا۔ اور اپنے پیچھے آئینوں کے واسطے ایک نئی سڑک کی داغ بیل  
ڈالتا گیا“

اس وقت تک ریختہ گو مختلف موضوع پر طبع آزمائی کرتے تھے۔ دلی نے اپنی ذکاوت  
اور تیزی طبع سے فارسی کی طرح ردیف و ازغالبین مخمس۔ ترجیع بند۔ مشوئی اور رباعی  
کہہ کر اپنا دیوان سب سے جدا رنگ میں تیار کیا جس میں ایسے ایسے جدیدہ اور منتخب شعرا ہیں  
کہ پورے دیوان میں ایک شعر بھی نظر انتخاب سے نہیں گرتا۔ باوجود ابتدائی ایجاد اشعار کو  
نئی نئی صنعتوں سے مرصع کیا اور مطالب مقاصد کو اظہار پیاری اداؤں سے ادا کیا ہر  
جو آج تک دلوں کو بھاری ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں  
دل کی مچھلی پہ ہے بھید کا عشق نے جنجال جال . دام میں اس زلف کے ہر رخ دل بجا حال

<p>حسن کے لیے کو یہ آئے ہیں استقبال بال اس گرد کو میں کل کروں دیدہ جان کا کھایا ہے جو کوئی تیر تجھ! برو کی کمان کا ہر ایک رگ سستی تار رباب کی مانند بوجھا تری نگاہ میں ہے وحشت شعا بند حرف تیرا کے ہیں جیسے علوہ سوہان لذیذ اول اپنے عجز میں نقش جبرن کرو تجھ نطق میں بوجھا ہوں کہ قانون شفا ہے تجھ راز کا معجم جگ میں رہا ہے انجل نیو چہوں طفل کتب سا اگر وان بو علی آوے بجز تیرے مہ روشن کو روشن کر نہیں گنتے</p>	<p>خط نہیں آغاز اس رخسار کے یہ آس پاس جس گرد اوپر پاؤں دھریں تیرے سولان کیا ہم ہے آفات قیامت سستی اس کو تسجن کے غم سے نکلتا ہے نالہ بیتیاب آنکھوں پہ تیری دیکھ میں آہو کو مبتلا اے شکر لب قند سے تجھ لب کی میں با نالذہ چاہو کہ اسکے زیر قدم تم وطن کرو مجھ حال پہ اے بو علی وقت نظر کر حیرت کا معجم بوجھا گیا ہے آما فلاطون ہوں زما نیکا صنم جب مجھ گلی آوے صنم تجھ بن تو ہم گلشن کو گلشن کر نہیں گنتے</p>
<p>یہ تو ان اشعار کا نمونہ ہے جو خاص و کئی اور وکی کی زبان کہے جاتے ہیں چند شعر اور ملاحظہ ہوں جو آجکل کی زبان اور مشق سخن کا نتیجہ معلوم ہوتے ہیں اور جنکو شکر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ آج سے ۲۰ برس پہلے کی زبان ہے۔</p>	
<p>تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا دیکھ رہا تبتہ دیدہ بیدار کا استاد ہے سحر سامری کا کہ نخل موم جدا، سرو سر ملنے جدا گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کی مانند کہیں بیخود کہیں ہشیار ہیں ہم خرمن ماہ و خوشہ پروین</p>	<p>آرزوئے چشمہ کوثر نہیں سنگل منزل شبنم ہوئی یہ غمزہ شوخ سحری ہے میں تجھ کو شمع کے ہم رنگ کس طرح سے کہوں ترے فراق میں ہر آہ اے کمان ابرو شراب شوق سے سرشار ہیں ہم خوشہ چین جہاں دہر ہے</p>



صحبت غیر مین جاپا نہ کرو حق پرستی کا اگر ہے دعوئے اپنی خوبی کے اگر ہو طالب ہے اگر خاطر عاشق عزیز ہمکو برداشت نہیں غصے کی	در دمندون کو کڑھایا نہ کرو بے گناہوں کو ستایا نہ کرو اپنے طالب کو جلا یا نہ کرو غیر کو شکل دکھایا نہ کرو بے سبب غصے میں آیا نہ کرو
پاکبازون مین وکی ہے مشہور اس سے چہرے کو چھپایا نہ کرو	
اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر مت تغافل کو راہ دے اموشوخ اس سے جو آشنائے دروہین	بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر جگ ہنسائی نہ کر خدا سے ڈر آشنائی نہ کر خدا سے ڈر
ولی سے قریباً ۲۰۰ برس بعد وٹلی کی ایک طوائف کہتی ہے	
بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر بیوفائون سے کیا وفا ہوگی دست نازک کا کچھ خیال تو رکھ	خود نمائی نہ کر خدا سے ڈر آشنائی نہ کر خدا سے ڈر یون کلائی نہ کر خدا سے ڈر
ہے مثل رات دن ترے قربان اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر	
اس توارد سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو زبان ولی نے برتی ہے وہ قریب قریب ویڑھ سو برس بعد دوسروں کو نصیب ہوئی ہے۔ درحقیقت ولی نے شاعری کی ہی نہیں بلکہ شاعری سکھائی ہے۔ انہی تغزل کی تقلید آج سب کے لئے لازمی ہے۔ جو انہی تغزل کی حدود میں رکھ کر غزل کہتا ہے وہ غزل کہلاتی ہے ورنہ غزل کی تعریف سے باہر ہے۔ فارسی میں جس قدر اصناف نظم میں قریب قریب تمام کو ولی نے اردو جامہ پہنا دیا ہے۔ چند	

مثالین بطور نمونہ دی جاتی ہیں جس کو شاعری کا دور الکلامی کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

برنگ ابرو یا بار ہے رومال عاشق کا  
تماشہ جس نے دیکھا ہے صنم کی خوشخرامی کا  
جو عین دل کا عکس ہے روشن ہوا  
جو اہر جب ہو سے حاصل تو پھر سونہر کیا  
تو اپنا منہ دکھا کر دور کر بھال عاشق کا  
وہ نقطہ خال سیاہ سا بیرونیہ پا ہوا  
سوئے مغرب چلا ہے رو بھٹا  
پر پروانہ اوپر لکھ سخن مجھ جانفشانی کا  
کہا ہے پردہ واپر خیال اس یار جانی کا  
دشمن ہو کس ہے پیاسی کی ادا  
قابل اس بات کی ہے باد صبا  
زمین بے قرار می میں گڑا ہے نال عاشق کا  
کہ جھکو شور قیامت سے بے نیاز کیا  
زیرین نقاب شرم نہ منہ پر آفتاب  
خوش خلقوں کا تجھے امام کیا  
سب نے اس کو سر کلام کیا  
دل سیما بین مقام کیا  
زلف کو تیرے حق نے لام کیا

نیو چہ عشق میں جوش و خروش دل کی بہت  
لگے جون نخل ماتم سر و گلشن اسکی آنکھوں میں  
مثل مینائے شراب بزم حسن  
سخن معجب سخن کا سنے ملو کی ہوس مت کر  
تراول نہ پریر و گز نہیں ہے طالب شہرت  
دیکھا ہے تیری زلف کے حلقے کو جس نے اک نظر  
ماہ نو ان پہونہ کر کے نظر  
کتا بہت پہونچنی ہے شمع بزم دل کوئے کاتب  
غریز و بعد مرینکے پوچھو تم کہ تنہا ہوں  
حرف بجایا ہے گر کہہ روت  
بہنیں گل اس کے منہ سا عالم میں  
نہ جلتے ملک بیتابی سے اک لمحہ کہی باہر  
فدا کیا ہے یہ قامت پسب دل و جان کو  
دیکھا ہے تجکو آپ کو روشن جہان میں  
حق نے تجھ قد کو دیکھا مثل الف  
کاف کوئی ہے اس کمر کا پیچ  
تجھ وہن نے کہ سیم معنی ہے  
تا کہ بین خلق تجکو ماہ تمام

شہادت  
وارث  
نخل  
ہلالتن  
ادب  
نعت  
معاظ  
صفت تو کلام

نام تیرا ولی نے اے اکمل  
شوق سے درو صبح شام کیا

**سالِ رُخساری** جس طرح انکے وطن کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ اس پر شرح یہ مقدمہ یہی مختصر فیصلہ ہے  
 کہ ولی کس سال دہلی پہنچے۔ آزاد مرحوم آبجیات میں فرماتے ہیں "انجا ابتدا  
 عہد شاید عالمگیر کا آخر زمانہ ہوگا۔ اور وہ مد اپنے دیوان کے سلسلہ محمد شاہی میں دلی پہنچے"  
 حال یہ ہے کہ انکا کلام ناصر علی سرسیدی کو اپنا ہم عصر ثابت کر رہا ہے اور ناصر علی نے محمد شاہ  
 کی تخت نشینی سے ۶۲ سال قبل پہنچا ہے۔ انتقال کیا ہے جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ ولی  
 سلسلہ محمد شاہی سے قبل یعنی عالمگیر کی وفات سے ۱۰-۱۲ سال پہلے دہلی پہنچ چکے ہیں اور کم از کم  
 ۳۰-۴۰ سال تک دہلی میں رہے ہیں اور اسی طول قیام سے متاثر ہو کر غالباً شعر کہا ہو  
 "دل ولی کا لے لیا دلی نے" چہیں؟ جا کہو کوئی محمد شاہ سون۔ دوسرا یہ شعر بھی اس  
 مدت قیام کیلئے دلیل ہو سکتا ہے "ہرگز ولی کے سامنے باتیں وطن کی مت کرو۔ جو بارگ  
 کو چہن ہے اسکو وطن سے کیا غرض۔"

**تجربیات** جس طرح ہندوستان کی بد نظمی اور طوائف اہلو کی نے اکبر کے علمی خزانہ کو  
 نیست و نابود کیا اس پر شرح سلسلہ کے اندر نے عالمگیری نثرانہ کو نیست و نابود  
 کیا۔ اور جس قدر فارسی اور دو تصانیف نہیں قریب قریب ۹۰ فیصدی برباد ہو گئیں جن میں  
 سے کچھ "اونٹو ہمارے" لائون ہوا اور کچھ یورپ وائونکے۔ چنانچہ اس وقت یورپ کے  
 مختلف مکتب خانوں میں مشرقی زبان کی ۲ لاکھ کتا بین ہیں جو ہمارے لئے مایہ ناز ہیں  
 اور ایک اعتبار سے اب ہی ہیں۔ یہ سچی وجہ ہے کہ آج ہم سرماج اشعار وکی کی تصنیف  
 سے صرف دو کتا بین دیکھ رہے ہیں ایک مختصر رسالہ نور المعرفۃ تصوف میں دوسرا یہ  
 چھوٹا سا دیوان "ریختہ میں۔ رسالہ تو اب ہی نہیں ملتا صرف یہ دیوان ہے جو اس سے  
 پہلے کہیں کہیں بلوچ نبرک ملتا تھا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ہی اپنی اصلی حالت میں ہمارے  
 سامنے نہیں ہے۔ آبجیات میں آزاد مرحوم نے چند شعر لکھے ہیں جو موجودہ دیوان میں  
 نہیں ہیں۔

جہ لب کی صفت لعل بدیشان کہونگا دی حق نے تجھے بادشہی حسن نگر کی زخمی کیا ہے جگو تری پلکوں کی افی نے	جاو ہے تری نین غزالان سے کہونگا یہ کشور ایران میں سلیمان سے کہونگا یہ زخم ترا خنجر بہا لان سے کہونگا
--	--

بے صبر نہ ہو اسے ولی اس درو سے ہر گاہ  
جلدی سے ترے درو کی دران سے کہون گا

صفحہ ۲۴ کی پہلی غزل میں یہ شعر نہیں ہے ۵  
یو کناری مکہ پہ تیرے اے زیناوش نہیں  
صفحہ ۱۱۲ کی دوسری غزل میں یہ شعر کم ہے ۵  
کہیں چین آپس میں انکھیاں مڑھوں کل جواہر  
عشاق کے گر ہاتھ وہ خاک چرن آف  
ایک پوری غزل نہیں ہے جس کا مطلع ہے ۵  
یہ تل تجھ مکہ کے کہے میں چھو اسو و مجر دتا  
ز نندان میں ترے مجھ چاہ زمزم کا اثر دتا  
علاوہ ازیں مثنوی شہر سورت اور رباعیات ہی نامکمل معلوم ہوتی ہیں مثنوی کربلا  
ہی دیوان سے علیحدہ کر دی گئی۔ جسکے تلف ہو جائیکا اندیشہ ہے۔ انشا اللہ سکند ہشتین  
میں تبصرہ کلام کے ساتھ اس کی کوپورا کر نیکی کوشش کجا لگی۔

اس مسئلہ کی نسبت زیادہ غور و خوض کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ شعراء  
تلمذ تلامذہ الرحمن جنکو قدرت نے فکر ساعطا فرمائی ہے وہ ہر چیز سے ہوت  
حاصل کر لیتے ہیں لیکن چونکہ وہی کو فنی شاعری کے سوا اور کسی فن سے شوق نہیں تھا جیسا  
کہ انکا شعر ہے ۵ ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں ذوق پسخن کے آشنا کا آشنا ہوں  
مکن ہے کہ شاہ سعادۃ گشن سے شعر میں اصلاح لی ہو یا کم از کم مشورہ سے استفاد  
ہوئے ہوں۔ جنکی نسبت ولی اپنے رسالہ نور المعرفت میں کہتے ہیں کہ ”میں محمد نور الدین  
صدیقی سہروردی کے مریدوں کا خاک پا ہوں اور شاہ سعادۃ گشن کا شاگرد“

لیکن تدوین دیوان بقول آزاد مرحوم یقیناً انہی کے اشارہ سے ہوئی ہے۔

**عام حالات** بقول آزاد مرحوم ”ہماری زبان کے مورخ اور ہمارے شعرا کے

تذکرہ نویسوں نے اس کے (دلی کے) ولی اور خدا رسیدہ ثابت کرنے

میں تو بڑی عجز ریزی کی لیکن ایسے حال نہ دیکھے جس سے اس کے ذاتی خصائل و حالات

زندگی مثلاً دنیا داری یا گوشہ گیری۔ اقامت یا سیاحی۔ راہ علم و عمل کے نشیب و فراز منظر

یا اسکی صحبتوں کی مزہ مزہ کی کیفیتیں معلوم ہوں۔ سید ابوالمعالی کا سراپا جو صفحہ ۱۱۸

میں درج ہے۔ متفرق عاشقانہ اشعار اور مثنوی شہر سورت کے مطالعہ سے یہ ترشح

ہوتا ہے کہ آپ زاہد خشک اور نرم صوفی ہی نہ تھے بلکہ اپنے پہلو میں ایک شوخ

چلبلا اور ولولہ انگیز دل بھی رکھتے تھے جو دنیا کی ہر کیفیت سے کم از کم متاثر ضرور

ہوتا رہا ہے۔

**علمی لیاقت** اب حیات میں لکھا ہے کہ ”انکی علمی تحصیل کا حال ہماری لاعلمی کے

اندھیرے میں ہے۔“ ہم چند اشعار ولی کے پیش کرتے ہیں۔ ممکن ہے

ان سے انکی علمی لیاقت کا اندازہ لگایا جاسکے۔

کیا اک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا

رکھوں غنچہ پہ اب حرف اس دہن کی نکتہ دانی کا

ایک امر میں مجھے راز نہانی کا علم دیا گیا ہے کہ میں غنچہ پر یہ طنز کروں کہ تو کیا نکتہ دان دہن معشوق

ہے۔ جب تیرا قاعدہ کہلنا ہی ہے۔ وہ تو نہ محسوس نظر ہے نہ کہی وا ہوتا ہے۔

نہ بوجھو کیوں ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگین

لب تصویر پر ہے رنگ وایم لا جوابی کا

اپنے لب تصویر پر رنگ لا جوابی یعنی ہمیشہالی کا رنگ دیکھ کر معشوق نے چاہا کہ میرے لب ہی اس صفت

سے موصوف ہو جائیں اسوجہ سے بات کرنی کم کر دی۔ نزاکت آمین مصنف نے یہ لکھی ہے کہ جب تک

میرے لب اس صفت سے متصف ہونگے اس وقت تک میری تصویر کے لب میرے لبین سمجھ جائیں گے۔

کتابت بھیجی ہے شمع بزم دل کو اسے کا تب

۵

پر پروانہ اوپر لکھہ سخن عجیبہ جان فشانے کا

اسے کا تب مجھ شمع بزم دل کو ایک خط بھیجا ہے جس میں مضمون میری جانفشانی کو قلم پونا چاہئے۔ تو پر

پروانہ پر اسے لکھدے کہ اسکی رسائی شمع تک ممکن ہے۔ اسکا وہاں پہنچا دینا میرے دعویٰ کی دلیل ہے

ترے رخ کی صفائی حیرت افزا کیوں لکھی جاوے

۶

قلم ہے جو ہر آئینہ ناصاف مانی کا

جب خاتمہ مانی آئینہ ناصاف کا جو ہے تو ترے رخ کی صفائی کو حیرت افزا کیوں نہ لکھ دیتا ہوں نہ

خیال اس میں یہ ہے کہ تیری تصویر باعتبار صفائی کامل و غایت تنویر کھینچی غیر ممکن ہے۔

تو سر سے قدم تک جھلک بین

۷

گویا ہے قصیدہ انوری کا

تجمل مصنف باعتبار تناسب لفاظ قابلِ داد ہے۔ یعنی تو سر تا پای انوری کا گویا قصیدہ ہے

اصل قصیدہ انوری میں قوتِ لفظ نہ تھی۔ مگر تو بمنزلہ ناطق قصیدہ انوری کے ہے۔

لے غنچہ نہ مخسر کر کہ یہ دل

۸

نکمہ ہے پیا کی بکتری کا

اسے غنچہ تیز فخر کرنا کس کام کا کہاں تو کہاں میرا دل اسے تو میں اپنے دلبر کے بکترین بجائے

گہنڈی کے دیکھتا ہوں۔ تجکو یہ منزلت کس دن نصیب ہوئی کہ تو بقتلایہ میرے دل کو نازش و فخر کرتا

ہر ذرہ اسکی چشم بین لبریز نور ہے

۹

دیکھا ہے جس نے حسن تجلی بہار کا

جس نے اسکی حسن تجلی بہار کو دیکھا ہے اس کی آنکھ میں ذرہ ذرہ لبریز نور نظر آتا ہے۔

کس قدر خوبصورت مہمان کی خوبی دکھائی ہے اور کتنی انوکھی ترکیب حسن تجلی بہار کی برائی

کہ اسکو دیکھ لینے کے اثر سے ہر ترہ شے بھی منور نظر آنے لگی۔

جنون عشق ہوا اس قدر زمین کو محیط

۵۵

کہ پارسا کو ہوئی موج بوریانہ زنجیر

تشبیہ حسین اور نزاکت خیال سے کہتے ہیں۔ بوریانہ میں چھپنے والی چیز ہے اور بدن پر پہلے نشان پڑ جاتے ہیں جو مشکل زنجیر ہوتے ہیں۔ پارسا کو چونکہ درجہ جنون عشق حقیقی حاصل ہو چکا ہے اسلئے وہ اس قید کو گوارا کئے ہوئے ہے اور آزادی بوریانہ نشینی سے نفور ہے۔

مرے دل کی تجلی کیوں رہے پوشیدہ مجلس میں

۵۶

ضعیفی سے ہوا ہے پردہ فانوس تن میرا

مصنف نے نزاکت خیال کی حد کر دی۔ کہتا ہے ناتوانی سے میرا تن پردہ فانوس بن گیا ہے۔ اس پردہ فانوس سے تجلی دل کا نمایاں ہونا لازم آیا وہ مجلس سے کیوں پوشیدہ رہ گیا۔ لطیف مفہوم یہ ہے کہ میری ناتوانی نے جھٹی کہاوی، راز عشق آشکارا ہو گیا۔

سینہ بیل و قمری کو کیا محشر درو

۵۷

جبکہ اس سرور نے سیر گل و شمشاد کیا

اس سرور قد معشوق نے جب سیر گل و شمشاد کی تو فریفتہ گل بیل، شیدا می شمشاد و سرو یعنی قمری کے سینہ کو محشر درو یعنی اپنے حسن کا والدہ شمشاد بنا لیا۔

دل میں جب عشق نے تاثیر کیا

۵۸

فرد باطل خط تقدیر کیا

دل میں جب عشق کی تاثیر ہو جائیگی تو عاشق تمام نعمائے مقدرہ سے بے بہرہ ہو جائے گا۔ اس خیال کی ندرت کو دیکھنا چاہئے کہ مصنف نے پایہ عشق کو اتنا بلند کر دیا ہے جسکو آگے خط تقدیر بھی بے بود و نمود کا شے ہے۔



۱۲

آتش نے بچہ جمال کے جلوہ کو دیکھ کر  
کی نیست خاکساری سے اپنے کفن میں جا

آتش نے تیرے جلوہ جمال کو دیکھ کر عوض گرمی مزاج خاکساری اختیار کی۔ اور اتنا  
مبالغہ خاکساری میں کیا کہ خاک میں یعنی اپنے کفن تک میں اپنی جانیت و نابود کرنی۔

۱۳

جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے قد میں  
کی منفعل ہو مہر نے چرخ کہن میں جا

مہر نے (لفظ مہر قابل لحاظ ہے) جب تیرے پاس رہنے کی اپنے میں قابلیت پائی تو شرمندہ  
ہو کر آسمان جو ایک کہنہ مقام ہے وہاں اپنا ٹھکانا بنالیا۔ لفظ کہن تو اسلئے برتا ہے کہ معشوق  
کو نوخیز سمجھا ہے اور آفتاب کے ہم معنی اور الفاظ میں سے لفظ مہر سے غرض اسوجہ سے رکھی  
کہ معشوق کی صفت بے مہر قرار دی ہے۔ اس کے پاس مہر کا کیا کام۔

۱۴

ہر رات زلف سے جو مطول کی بحث تھی  
تیرے دہن کو دیکھ سمن مختصر کیا

معشوق کی زلف کی طوالت و تیرگی طوالت ہر شب معرض بحث میں تھی (لفظ ہر) کو رات کی تہ  
جو مصنف نے برتا ہے کمال دور اندیشی و باریک نظری اس کی ثابت کرتا ہے۔ چار قسم کی  
راتیں مطول سمجھی جاتی ہیں عموماً جاڑے کی راتیں خصوصاً شب و بچور جو سال بہر میں ایک ہی  
رات ہوتی ہے۔ اور عاشقوں کے واسطے شب ہجرو فرقت اور شب انتظار یعنی کوئی کہتا تھا  
کہ زلف جاڑوئی راتوں سے بڑھی ہے یا برابر۔ کوئی کہتا تھا شب و بچور کے برابر ہے  
عاشق مزاج کہتے تھے شب ہجر سے مثال دو۔ کوئی شب انتظار سے تاویل کرتا تھا۔ یہ  
بحث ختم ہوتی ہی نہ تھی۔ لیکن جب تیرے دہن کو دیکھا تو مطول کی بحث سے قطع نظر کر کے مختصر  
بات ہونے لگی۔ کوئی غنچہ کہنے لگا۔ کوئی نقطہ کہنے لگا۔ کوئی کہتا ہے ہے ہی نہیں کہاں وہ  
مطول کہاں یہ مختصر تناسب لفاظ کا صحیح مصرف ایسا قدامین کم دیکھا گیا ہے۔

مرہ ہونچی ہے تجہ غم میں خواب محل سرخ  
لگے ہیں ترک کے بہانے کو یا مسلسل سرخ

۱۵

خبر ویوں کی بلیکین اس غم میں کہ ہم ایسے حسین کیوں نہ ہوئے۔ یا تو ہم سے مانوس کیوں  
نہیں آنکھوں کے خون رونے سے ایسی ہو گئیں کہ انپر شتباہ خواب محل سرخ کا ہونے لگا۔ یا یہ  
معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں کے بہاؤ پر مسلسل سرخ لگے ہوئے ہیں (مسلسل) غلاف سان کو  
کہتے ہیں جو ندی ہوتا ہے اور چلنا کہ آسیب رنگ سے محفوظ رہے۔

دو چشم چار ہوئی شوق چار ابرو سے

وے نہیں وہ دورنگی ہوا دو چار ہنوز

۱۶

مصنف نے سادہ بیانی کا عجیب رنگ دکھایا ہے۔ کہتا ہے میرے شوق نظارہ چار ابرو چہرے  
نے اتنی تاثیر تو دکھا دی کہ چلتے پھرتے اُسے دیکھ تو بیا لیکن ہنوز اس سے ہمنشین و دمکات  
کی نوبت نہیں آئی۔ اس صاف گوئی میں ہی الفاظ مناسب کی ٹہنات ہے کہ حد نہیں۔

دو چشم چار، چار ابرو، دورنگی، دو چار قابل ملاحظہ چلے ہیں۔

چمن میں دہرے ہرگز نہیں ہوا معلوم

کہ کب ہے فصل ربیع اور کہا ہے فصل خریف

۱۷

اس شعر کی بلاغت کی توحید و غایت ہی نہیں۔ ایک معنی ہوں تو بیان کئے جائیں۔ کہتا ہے  
چمن دہر کی لچپیوں یا صیبتوں نے ہمیں ربیع و خریف کی تمیز کی نوبت ہی نہیں آنے  
دی۔ اگر چمن دہر کی بے ثباتی پر نظر ڈالتے ہیں تو شعر کی عجیب شان معلوم ہوتی ہے۔

اس سرو قد کو دیکھے نقاش نقش ہوئے

بوٹے سے قد پر پستان ہے نخل سحر کا پہل

۱۸

کہتا ہے اس سرو قد کو دیکھ کر نقاش کے حواس گم و وجہ سے ہو جاتے ہیں۔ ایک تو خوشنما  
قامت دوسرے نمود پستان کی دلکشی۔ جو ہنزلہ نخل سحر کے ہے۔ تاثیر نخل سحر یہ ہے کہ

اے جو دیکھ لے دیوانہ ہو جائے۔ اسکی ہوا جسے لگے مدھوش ہو جائے۔ اس کا سایہ چہرہ پڑ جائے آپے سے گزر جائے۔

صنم کے لعل پر وقت تکلم  
رگِ یا قوت ہے موجِ تبسم

۱۹

فردرے مصنف کی ہمہ دانی و معلومات۔ اس نزاکت خیال کی کیا تعریف ہو سکتی ہے (رگِ یا قوت) جسم جو ہر مین ایک جز ایسا ہوتا ہے ججگر رنگ شماعی قرار پاتا ہے۔ آج لطافت جسم جو ہر جس درجہ کی ہوتی ہے اس درجہ اس نقطہ رنگ کو جسم جو ہر کھینچ لیتا ہے جس جس طرف وہ رنگ دوڑتا ہے کشش لطافت جو ہر ہے۔ اس سے مراد رگِ یا قوت ہے۔ تمام شعر باعتبار اپنے الفاظ کے جو خوبیان رکھتا ہے اسکا تو کیا کہنا۔ لیکن مفہوم اسکا ایسا لطیف ہے جسکی حد نہیں۔ مدعا یہ ہے کہ معشوق ایسا ہنس مکہ ہے کہ جو بات کرتا ہے ہنس کے کرتا ہے۔ اور ہنسی اوکی بے عیب بے بہا ہے۔

کسی تذکرہ نے ولی کی وفات کی نسبت ذکر نہیں کیا۔ مومن کے شاگرد **وفات** منشی غلام محمد سمجھو تخلص کا قول ہے کہ ولی محمد ولی کا مزار احمد آباد گجرات میں انکی وصیت کے موافق کچا بنا ہوا ہے۔ اور سر ہانے چینی کی بچی کاری ہے۔

نیاز مند

حیدر ابراہیم سایانی اسٹنٹ پرنٹنگ پریس

ڈکن کالج پونہ

۱۸ جون ۱۹۲۱ء

ارْتَبِعْ لِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

# دیوان ولی

مع ویساچ

حیدر ابراہیم سالیانی اسٹنٹ پرشین لکچرار

دکن کالج پونہ

باہتمام منشی ممتاز علی اثر دہلوی

مطبعہ عجمیہ پریس دہلی



۱	کہتا ہوں تیرے نام کو میں درود بان کا	۱	کہتا ہوں تیرے شکر کو عنوان بیان کا
۲	جس گرد اوپر پاؤں دہری تیرے رسولان	۲	اس گرد کو میں کل کروں دیدہ بجان کا
۳	اس صا و صداقت کی طرت اہل حیا و یکھ	۳	تجھ علم کے چہرہ نے پہ نہیں رنگ گمان کا
۴	ہر ذرہ عالم میں ہے خورشید حقیقی	۴	یوں بوجھ کے بلبل ہو ہر اک غنچہ دہان کا
۵	کیا سہم ہے آفات قیامت سستی اس کو	۵	کھایطے جو کوئی تیر تجھ ابرہہ کی گمان کا
۶	جاری ہوئے آنسو میرے وہ سبزہ خط و یکھ	۶	اسے حنظل قدم سیر کر اس آب روان کا
<p>کہتا ہے ولی دل سستی یہ مضمرع رنگین</p> <p>بے یاد تری مجھ کو سبب راحت جان کا</p>			
۸	وہ صنم جب سے باویدہ حیران میں آ	۸	آتش عشق پر پٹی عقل کے سامان میں آ
۹	مازوتیا نہیں گرخصت گلگشت چین	۹	اے چین زار حیا دل کے گلستان میں آ
۱۰	عیش بے عیش کہ اس مہ کا خیال روشن	۱۰	شیع روشن ہو اوجھ دل کے شبتان میں آ
۱۱	یاد آتا ہے مجھے جب وہ گل باغ وفا	۱۱	اشک کرتے ہیں مکان گوشہ دامان میں آ
۱۲	نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھ سے	۱۲	و فرود رہا عشق کے دیوان میں آ
۱۳	و یکھ اے اہل نظر سبزہ خط میں لب لعل	۱۳	رنگ یا قوت چھپا ہے خطریاں میں آ

۱	حسن بختا پر وہ تجرید میں سب سے آزاد	۱	طالب عشق ہر صورت انسان میں آ
۲	شیخ یہ بات تری پیش بخا دے گی کبھی	۲	عقل کو چھوڑ کے مت مجلس زندان میں آ
۳	پنچہ عشق نے بیتاب کیا جب سے مجھے	۳	چاک دل تب سے بسا دل کے گریبان میں آ
۴	ور و مندوں کو بجز ور و نہیں صید مراد	۴	اس شہ ملک جنوں غم کے بیا بان میں آ
۵	حاکم وقت ہے تجھ گھر میں رقیب بد خو	۵	دیو مختار ہوا ملک سلیمان میں آ
۶	چشمہ آب بقا چاک میں کیا ہے حاصل	۶	یوسف حسن نے اس چاہ رخسار میں آ
۷	لبکہ مجھ حال ہے ہمسرے پریشانی میں	۷	ور و کہتی ہے مرا زلف تری کان میں آ

۸

غم سے تیرے ہے نرغم کا محل حال دلی

ظلم کو چھوڑ سخن شیوہ احسان میں آ

۹	ابھی رکھ مجھے تو خاک پا اہل مسانی کا	۹	کو کھٹا ہے اسی صحبت سے شمع نکتہ دانی کا
۱۰	کیا اک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا	۱۰	اکہرں عجب پہ اب حرفت اس دہن کی نکتہ دانی کا
۱۱	کتابت بھیجی ہے شمع بزم دل کو اے کاتب	۱۱	پر پروانہ اوپر لکھ سخن مجھ جانفشانی کا
۱۲	عزیز و بعد مرے کے نہ پوچھو تم کہ تنہا ہوں	۱۲	گہا ہے پردہ دل پر خیال اس پار جانی کا
۱۳	چھپا کر پردہ فائز میں رخ شمع ہے گریان	۱۳	سنا ہے جبکہ آوازہ تری روشن بیانی کا
۱۴	پری کی بزم میں تا سرخروئی جگر ہو حاصل	۱۴	مین سے اپنی دے ساغر شراب اغوانی کا
۱۵	بجائے گر کے پرواز رنگ چہرہ عاشق	۱۵	ہوا ہے شوق مومن کو لباس زعفرانی کا
۱۶	تیرے رخ کی صفائی حیرت افزا کیوں کہی جاو	۱۶	ظلم ہے جو ہر آئینہ ناصات مانی کا
۱۷	رہے وہ سو کر جو بدیدہ تصویر حیران بر	۱۷	لکھے گر خامہ موسے بیان مجھ ناتوانی کا
۱۸	شراب جلوہ ساتی سے مت کر متع اے زاہد	۱۸	یہی ہے مقتضا عالم میں منہ گام جوانی کا

۹

دلی جس نے نیاندھا دل کو اپنے نو نہالوں سے

نپایا پھل جہاں میں اس نے ہرگز زندگانی کا

۱	ہوا ہے دل مرا عشاق تجھ چیم شہزادی کا	۱	خرابی آو پر آیا ہے شاید دن خرابی کا
۲	کیا مدد ہوئی مجھ دل کو اندیدی بن نے ساقی کے	۲	عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خرابی کا
۳	نجاؤں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں ہر گز	۳	بغیر از ماہر و مجذوم تماشا ماہتا بی کا
۴	نہ پوچھو کیوں ہو اسے کم سخن وہ دلبر رنگین	۴	لب تصویر پر ہے رنگ دایم لا جوابی کا
۵	خط شب رنگ رکھتا ہے عداوت حسن خروبان کے	۵	کہ چون خفاش ہے دشمن شمع آفتابی کا
۶	پریر غلو اٹھا تا نیند سے پر جا ہے اسے عاشق	۶	عجب کچھ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا
۷	نجانوں کس پر پرین سے ہو اسے جا کے ہزاروں	۷	اگر آیتے سے پایا ہے لقب حیرت مانی کا

ولی سے بات کرنا ہے حسابی بحسابی ہے  
نہیں ہے آشنا وہ یار ہرگزے حسابی کا

۹	نہیں سنا کوئی احوال میری دلفگاری کا	۹	کہوں کس سے گریباں چاک کر دکھ بقراری کا
۱۰	عجب نین اوٹ کے بیتابی سے سر اے کن پر	۱۰	نئے گرجا جہاں دیا ہمارے انشک جاری کا
۱۱	تیری غم میں نین سے جو نکلتا انشک ہو باہر	۱۱	بھلا گوہر کہاں ہے جگ میں ایسی آبادی کا
۱۲	تیری وہ افشاری ہے جسے حد اور نہایت نین	۱۲	شکایت کس کے جا کر کروں اس انتظاری کا
۱۳	ہوئی ہے آری جو گن تیرے کہے کے تصویر میں	۱۳	بھوتی منہ کیا دم مارنے میں خاکساری کا
۱۴	کھڑا ہے رات کی دم میں آک ک یہ جوں جوگی	۱۴	تیرے قد سے نگاہ دہیان سر و جوباری کا

ولی آنکھوں کی کراوات چلی کی سیاہی سے  
۱۵ لکھا تیری صفت کوئے علم معنی نگاری کا

۱۶	طالب نہیں ہر مشتری کا	۱۶	دیوانہ ہوا جو اس پر ی کا
۱۷	یہ غزوة شوخ ساحری ہے	۱۷	اوستا دے سحر سامری کا
۱۸	تجھ تل سے اے آفتاب طلعت	۱۸	ممنون ہوں ذرہ پروری کا
۱۹	کفار فرنگ کو دیا ہے	۱۹	تجھ زلفت نے درس کافری کا



۱	تیرا خط خضر رنگ اے ترخ	۱	سلطان ہے خنکی و تری کا
۲	تو سرے قدم تلک جھلک میں	۲	گویا ہے قصیدہ نازی کا
۳	خدر شیدے ہمہ سری کرے ہے	۳	چیرا تیرے سرا پر زری کا
۴	اے غنچہ نہ فخر کر کہ یہ دل	۴	نکمہ ہے پیما کی بکتری کا
۵	پایا ہے جو کوئی دولت فقیر	۵	مستاق نہیں سکندر کی کا
۶	پھینکی لگی اس کو شان دولت	۶	جر بائے مزا قلمدری کا

کہتا ہے ولی پکار یہ بات			
بندہ ہوں میں اس کی دلبری کا			
۸	نظر آیا مجھے اک شہ جوان اسوار نازی کا	۸	کہ جسے حق سے پایا ہے لقب عاشق نازی کا
۹	میرے پاس اکرم کر کرم ناصحت سے بلاعتک	۹	کہا اس سر و قد نے یہ سخن مخلص نازی کا
۱۰	محبت یار ہے پر واکھی ہو سینے میں ات اور دن	۱۰	یہی مطلب ہوتا اور دن نازی ہو نیازتی کا
۱۱	کہا مجھ سے اگر عشق حقیقی سے نہیں واقف	۱۱	کہا بہتر ہے کہ جادامن پکڑ عشق مجازی کا

سنا ہوں جب سے یہ نکتہ ولی شیریں سخن سے میں		
۱۲	لگا ہے تب سے شہوہ جگر تیری عشق بازی کا	
شغل بہتر ہے عشق نازی کا	۱۳	کیا حقیقی و کیسا مجازی کا
ہر زبان پر ہے مثل شانہ دام	۱۴	ذکر اس زلف کی درازی کا
آج تیری نگہ نے مسجد میں	۱۵	بموش کہو پایا ہے ہر نازی کا
اگر نہیں راز فقر سے آگاہ	۱۶	فخر ہے جا ہے فخر نازی کا

۱۶	اسے دلی سر و قد کو دیکھوں گا وقت آیا ہے سر فرازی کا
حسن میں ہمہ زمین پر کلن ہے اس یار کا   ۱۸   چاند کو ہے آساں پر رشک اس رخسار کا	

جب سے تیری ذلت کو دیکھا ہے زائد سے صنم	۱	ترک کر تسبیح کو مشتاق ہے زمار کا
دل کو میرے تب سے حال ہو گیا ہے پیچ و تاب	۲	جب دیکھا پیچ تیری لٹ پٹی دستار کا
تجہ گلی کی خاک رہے جب ہوا ہوں اسے مسیح	۳	تب سے تیرا نقش پا ہو گیا مجھ میں ہمار کا
بے بین اگر یک نظر دیکھیں تیرے رخ کا چین	۴	بھرنہ دیکھیں زندگی میں منہ کبھی گلزار کا
بکھرے پایاں نے میرے ناشکے پایا ہے نفیس	۵	ابر نیلا عبد ہے مجھ چشم گوہر بار کا
<p>۶</p> <p>تک آپس کا رخ دکھا اے راحت جان و جگر</p> <p>ایک مدت سے ولی مشتاق ہے دیدار کا</p>		
نین شوق اس کے دل میں کبھی لالہ زار کا	۷	مشتاق ہے جو اس کے رخ آیدار کا
آتما نظر ہے پتھر سخید رعشہ دار	۸	دیکھا ہے جب سے دست نگاریں نگار کا
ہر ذرہ اس کی چشم میں لبریز نور ہے	۹	دیکھا ہے جس نے سخن تجلی ہمار کا
حلاوت نہیں کسی کو کہ یک حرف سن کے	۱۰	احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا
<p>۱۱</p> <p>آہے ولی ہماری طرت تیغ ناز سے</p> <p>اس شونخ کو خیال اگر ہو شکار کا</p>		
دیکھا ہر صبح تجھ دیدار کا	۱۲	ہے مطالع مطالع الا نوار کا
بلبل و پروانہ کرنا دل کیتن	۱۳	کام ہے تجھ چہرہ گلزار کا
صبح تیرا درس پاتا تھا صنم	۱۴	شوق دل محتاج ہے تکرار کا
سینہ ہتھاپراے شمع رو	۱۵	داغ ہے تجھ حسن کے انوار کا
دل کو دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب	۱۶	پیچ تیرے طرہ طرار کا
جو سنا تیرے دہن سے اک سخن	۱۷	بھید پایا سخن اسرار کا
چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت	۱۸	جاتا تھو دیکھ اس رخسار کا
آہی کے ہاتھ سے ڈرتا ہے خط	۱۹	چور کہے خوف چوکیدار کا

۱	سرکشی آتش مزاجی ہے سبب	لامحوں کی گرمی بازار کا
۲	۳	۱
۴	۵	۶
۷	۸	۹
۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸

کرے تا اس شکر لب طالب اک بدست شیریں	۱	میرے دل نے لیا ہر اس سبب شیدہ گہانی کا
سجن کی انجن میں طبع روشن تب بنے ہر اک	۲	وکی چرچا ہو مجلس میں طبیعت آز مانی کا
ولہ		
دخنی ہے جلا و ناک تجھ عمرہ خونریز کا	۳	ہے شور و دیا میں سدا تجھ زلف عنبریز کا
تجھ صاحب ہرنگ کی دیکھے اگر تصویر کو	۴	دل جا پڑے حیرت نے نقاش رنگ آمیز کا
ای عیسی دم جگنے پایا وہ عمر جاودان	۵	عالم میں جو سبیل ہوا تیری نگاہ تیز کا
تب سے ہر اسے دل میرا کان نکلے بانک	۶	جب سے سائے شور میں نے سن شور انگیز کا
یوں شعر تیرا ہے وکی مشہور ہے آفاق میں مشہور ہے جیسا سخن اس سبیل تبریز کا		
گزر ہے اس طرف ہر بڑا لہو کس کا	۸	ہوا دبا و امٹھانی پر گمس کا
رقیبوں کو ندے گھر جگہ یا ر	۹	جہن میں کام کیا ہے خار دھس کا
ننگے سے تیری ڈرتے ہیں نظر باز	۱۰	سدا ہے خوف و زردوں کو عس کا
بجز رنگیں ادا ہر اک سے منت رہی	۱۱	اگر مشتاق ہے تو رنگ درس کا
وکی کو تک دکھا دے صورت اپنی کھڑا ہے منتظر تیرے درس کا		
چاروں طرف کھلا ہے گلزار رنگ درس کا	۱۳	اس سیر جانفزا سے سینہ کھلا ہو کس کا
سرخ دیکھنے سے تیرا اے آفتاب طلعت	۱۴	مشتاق دل سے میو شعلہ اٹھانفس کا
سب لہر وئیں تجکو حق نے دیا فضیلت	۱۵	ہو تا ہے مدرسوں میں چرچا تیرے درس کا
یاں ہم کے بھنوریں انگلی ہے کشتی عقل	۱۶	اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا خس کا
پھر پھر وکی تیرے پاس آیا ہے مثل سائل میٹھے لبوں کا تیرے پایا ہے جب سے جس کا		

۱	جیسا ہے ہر طرف عالم میں حسن بچا باس کا	۱	بغیر از دیدہ حیران نہیں مگیں نقاب اس کا
۲	ہوا ہے مجھ پہ شمع بزم بیزنگی سے یہ روشن	۲	کہ ہر ذرۂ اوپر تاباں ہے وایم آفتاب اس کا
۳	کہ عشاق کو جن صورت دیوار حیرت سے	۳	اگر پردیے وا ہو رہ جہاں بچا باس کا
۴	جن نے اک نظر دیکھا لگا دست سے جبکہ	۴	خراباں دو عالم میں سد اس ذرۂ خراب اس کا
میرادل پاک ہے از بس وہی زنگ کہ درت سے		ہوا جون جو ہر آئینہ مخفی پیچ و تاب اس کا	
۵	سناوے مہربانی سے مجھے کوئی سلام اس کا	۵	کہاؤں آخری دم تک بجان منت غلام اس کا
۶	اگرچہ حب ظاہر میں ہے فرقت در میان لیکن	۶	تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اس کا
۷	محبت کے مرب و مرب پہ تا ہوئے سند محکم	۷	لکھا ہے صفحہ سینہ پہ خون دل سے نام اس کا
۸	ہرنگ لالہ لیکر جام نیلے اس زمین سے جم	۸	اگر بجٹے حکم سے مئی جان بخش جام اس کا
۹	بکھر کو تو طول سے ولس بکھر نیت خالص	۹	ہو رہے رام بن حیرت سے جاگن سے رام اس کا
۱۰	ہوئی دیوانگی مجنوں کی یوں میری جنوں آگے	۱۰	کہ جن ہے حسن لیلیٰ بے تکلف تا بنام اس کا
۱۱	کہ آزادی اپنی گرفتاری اوپر قسراں	۱۱	جو دیکھے اک قدم بھر سر و گلشن میں خرام اس کا
۱۲	زبان عیشے کی بجے وہ زبان فصاحتے دیگر کی	۱۲	اگر فرماؤ دل جا کر شے شیریں کلام اس کا
۱۳		ولی دیکھا جو ساقی کی دو آنکھوں کو دو جام سے	
ہوا ہے پیچر لیکن ہے خواہاں دو جام اس کا		✓	
۱۴	روح بخشی ہے کام اس لب کا	۱۴	دم عیسیٰ ہے نام اس لب کا
۱۵	منطق و حکمت و معانی پر	۱۵	مشعل ہے کلام اس لب کا
۱۶	حن کے خضر نے کیا بسریز	۱۶	آب حیوان سے جام اس لب کا
۱۷	رنگ یا قوت کے قلم سے لکھو	۱۷	خط پرستو پیام اس لب کا
۱۸	جنت حن میں کیا حق نے	۱۸	حوض کوثر مقام اس لب کا

۱	ساعڑے مدام اس لب کا	۱	مثل یا قوت خط میں ہے شاگرد
۲	شوق دل میں و دام اس لب کا	۲	سبز کا و برگ لالہ رکھتے ہیں
۳	جب لبیا میں نے نام اس لب کا	۳	عزیز شکر ہوئے ہیں کام و زبان
۲		ہے دلی کو زبان کی لذت ذکر ہر صبح و شام اس لب کا	
۵	ہوا ہے اس کے جلو سے پریشان حال عاشق کا	۵	تیری زلفوں کا ہر تار یہ ہے جال عاشق کا
۶	عیان ہے اشک کے طوار سے احوال عاشق کا	۶	نہیں حاجت بیان کی تاکہ اپنی زبان سے وہ
۷	زمین بہیقراری میں گڑا ہے نال عاشق کا	۷	خجائے ملک بیتابی سے اک لمحہ کبھی باہر
۸	تو اپنا منہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا	۸	تیرا دل اسے پریر و گرنہیں ہے طالب شہرت
۹	اگرے اس کا نفاذ آکے استقبال عاشق کا	۹	ظرف دلدار کے جاوے اگر محبت آزمائی کو
۱۰	اگر معلوم اس چوگان و گرو سے حال عاشق کا	۱۰	صنم کی ابرو سے کچھ نہ کیا ہے و لگو سرگردان
۱۱	تیری الفت نے اسے ظالم لیا دنیا ل عاشق کا	۱۱	جہاں جاتا ہوں دل آنا ہر سائی گئی طرح پیچھے
۱۲	بجائے تطہیک مانند استقلال عاشق کا	۱۲	انہو سے چرنے کی گردش سے اس کے حال گردن
۱۳	تیری آنکھوں کے ڈھلے دل سے تیرے حال عاشق کا	۱۳	نہیں دام محبت سے نکلنا اس کو اب ممکن
۱۴	پرنگ ابرو دریا بار ہے برو مال عاشق کا	۱۴	نہ پوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماہیت
۱۵		دلی میرے صرع رنگیں ہوا ہے خرز جان و دل فدا ہے عشق میں دل برنگے جان و مال عاشق کا	
۱۶	بن وصل کیا سلطان برہ کے سقیم کا	۱۶	مجھ دور و پر و دانہ کو تم حکیم کا
۱۷	تب سے کیا ہے ہر دال و الف لام میم کا	۱۷	و کبھی ہے قد و زلفا و ہر بن جب سے یار کا
۱۸	جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا	۱۸	جنت میں کب وہ دیتے ہیں رضوان کو قرب کا
۱۹	عالم میں گرچہ رتبہ ہے درمیشیم کا	۱۹	نزدیک اس کے قدر نہیں میرے اشک کی

	<p>کرتا ہے اس کے زلف کی تعریف اسے دلی جو ہے مرید سلسلہ مستقیم کا</p>	۱
<p>۲ علم برپا ہو لے تب سے میری نیکنامی کا ۳ ہے دیکھا جس نے نہیں تیرے جلمہ بن دلی کا ۴ ویاض کو تیرے یاقوت لب سر خط غلامی کا ۵ کہ جس نے درس پایا ہے اس ابر و کسائی کا ۶ کہ اطراف حرم میں ڈر ہمیشہ ہے حرامی کا ۷ اگر قصہ نئے خسرو تری شیریں کلامی کا ۸ تماشا جس نے دیکھا ہے صنم کی خوش خرامی کا ۹ ملا دین پھر زبان پر ذکر وہ خوبان نامی کا ۱۰ بحث آنسو کو پیکر تو نہ کرا ظہار خامی کا</p>	<p>۲ کیا ہے جب سے دعویٰ شاہِ خوبا کی غلامی کا ۳ اسے دشوار ہے جگمیں نکنا غم کے چند یلے ۴ اگرچہ خواجہ بہتان سرا یحسان تھا لیکن ۵ ہوا جو ہر شناس تیغ معنی اسے ہلال ابرو ۶ پر پردیوں کے کوچ میں خبر داری سے جا ایل ۷ لیے فرار کے مانند کہ وہ بیستوں میں جا ۸ لگے جو نخل ماتم سر گلشن اسکی آنکھوں میں ۹ سخن سنج آپ کے گرجن عالم گیر کو دیکھیں ۱۰ حقیقت سے تیری واقف ہوں کہ تیرا زلزلہ</p>	
	<p>دلی کہتا ہے تیری مست آنکھیں دیکھ ایسا تھی بیاض گردن مینا یہ اب دیوانِ حبامی کا</p>	۱۱
<p>۱۲ دل بنا بل اس کے گلشن کا ۱۳ گھیر رکھتا ہے دورِ دامن کا ۱۴ منتظر ہے بیانِ روشن کا ۱۵ ہے وہ قاتونِ شمناس اس فن کا ۱۶ حیرت افزا ہوا ہے گلشن کا ۱۷ خوف کیا مفلسوں کو بہن کا ۱۸ خرقة دوزی ہے کام سوزن کا ۱۹ دل ہوا گھر ہزار روزن کا</p>	<p>۱۲ باغ ہے نام اس کے جو بن کا ۱۳ جامہ زیبوں کا قُرب ترک ہو کیوں ۱۴ اسے زبان کر مدد کہ آج صنم ۱۵ حکمتِ عشق بلوعلی سے پوچھ ۱۶ آئینہ تجھ سے ہو کے ہمنوا ۱۷ یار تیری نگہ سے امن میں ہیں ۱۸ دل صد پارہ بانہ پلوں سے ۱۹ ہے نگہ سے تیری بسانِ عمل</p>	



✓	ملک دلی کی طرٹ نگاہ کر و منتظر ہے جمال روشن کا	۱
۱ چین میں ہے شور جس کی ابرو سے پُر چین کا ۲ اعلیٰ نے سکر سخن تیرے لب رنگین کا ۳ کیا عجب گر تجھ سے یوں درس سب تکین کا ۴ مرغ دل کے صید کو جنگل ہے یہ شاہین کا	۲ روشن نام شمس الدین کا ۲ منہ پہ ہے رنگ خجالت چھوڑ کر معدن گیا ۴ ہے ترے ہر مو سے روشن جلوہ گر رنگ وقار ۵ دیکھ ان پلکوں کو بوسے عاشق جانا باز یوں	۲ ۲ ۴ ۵
۶	صورت نکسین نہیں رہتی مگر اس حال میں اسے دلی جب یار پوچھے حال عجب مسکین کا	۶
۷ ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف چین کا ۸ تری غلب میں لاوے جام روشن ماسین کا ۹ تری مزگان نے میرے دل پہ اب مضمون شام کا ۱۰ جو کوئی کو بہن کھوئے سخن اس اہل تکس کا	۷ پر خشاں میں پڑا ہے شور تیرے لب رنگین کا ۸ عجب کیا ہے اگر ساقی فلک کا اسے کمان باز ۹ لکھا ہے ظالم خونخوار و صیاد دل عاشق ۱۰ اٹھے شیریں ادب سے ہر یقین تغیم کو اس کی	۷ ۸ ۹ ۱۰
۱۱	دلی اس طبع کا گلشن گل معنی سے ہو روشن جو کوئی دل میں کرے سکھ مرے اشار رنگین کا	۱۱
۱۲ سر کو بند غلامی سے بس آزاد کیا ۱۳ بلبل باغ نے مجھے مصحف گل یا د کیا ۱۴ حسن کے فرد پہ دیوان ازل صا د کیا ۱۵ معنیٰ ناز کو قد سے تیرے ایجا د کیا ۱۶ دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا ۱۷ جب کہ اس سر دے سیر گل و شمشاد کیا ۱۸ آہ کو دل پہ میرے قیشہ فرما د کیا	۱۲ اہل گلشن پہ ترے قد نے جب ادا کیا ۱۳ اس کی تغیم ہوئی اہل چین پر لازم ۱۴ روزا بجا د تری پیٹم سے اسے نور نظر ۱۵ جس نے عشاق کے چہرے کو دیا رنگ نیاز ۱۶ سب سے ممتاز ہوا سلسلہ معنی میں ۱۷ سینہ بلبل و قمری کو کیا عشر درد ۱۸ یاد دے آج تیری دلبر شیریں حرکات	۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸

	۱ اسے دلی حب سے کیا عشق میں محض جنوں روح مجنوں نے اپس کا مجھے استا و کیا	
۱ وہ ہر اک چمک سے جون آفتاب ہوگا ۲ گر می رشتے تیری گل گل گلاب ہوگا ۳ سینے کا منتھوں کے اب فتح باب ہوگا ۴ وہ دیکھ تا ب رہ کی بس آب آب ہوگا ۵ مخمر کے روز تجھ سے نہیں حساب ہوگا ۶ آنکھوں کو دیکھ تیری عالم خراب ہوگا	۱ جس وقت اسے پریر و توبے حجاب ہوگا ۲ مست باہن میں لالہ میل پست تم کر ۳ کھلاے وہ مست مگر تیغ ادا کرے کر ۴ مست آئینے کو دکھلا اپنا جمال روشن ۵ رکھتا ہے کیوں جفا کو مجھ پر روا اسے ظالم ۶ مجھ کو ہر اب معلوم اسے مست جام خونی	
	۷ ہاتھ نے یوں دیا ہے مجھ کو سی بشارت اس کی گلی میں حاصل مقصد شتاب ہوگا	
۷ کیا سرو کیا صنوبر ہر اک نہال ہوگا ۸ شرمندہ اس کے آگے آب زلال ہوگا ۹ اس کے گلین دل پر نقش ہلال ہوگا ۱۰ جس کو دصال جاناں خواب خیال ہوگا ۱۱ اس گلبدن کا دیکھیں رنگ خیال ہوگا ۱۲ جس آنجن میں یار وہ مہ جمال ہوگا	۷ اس قدر ہے جس چمن میں وہ نونہال ہوگا ۸ آویگا جب سخن میں وہ مایہ لطافت ۹ عالم میں جو ہر اسے طالب تری بھوؤں کا ۱۰ ہے اس کے حق میں ہر شب مانند روز مخمر ۱۱ معنی کی بے چمن کا جو بلبل مانی ۱۲ جوں نتج گر پڑیں گے شرمندگی سے گل	
	۱۵ البتہ وصف تیرے لاوے گا ہر سخن میں جو شہر میں دلی صاحب کمال ہوگا	
۱۳ دل چیت عشق نے تا تاثیر کیا ۱۴ بند کرنے کو دل وحشی کے ۱۵ موج رفتار نے تجھ قد کی صنم	۱۳ فرو باطل خط تقدیر کیا ۱۴ وام رہ زلف گر بگیر کیا ۱۵ سرو آزاد کو نہ بخیر کیا	

۱	سبز بختوں میں مجھے کہتے ہیں	۱	وصف تجھ خط کا جو تحریر کیا
۲	جزا لم سہ کو ہوا کیا حاصل	۲	عشق نے پیر کو جب پیر کیا
۳	شمع کی طرح جلی اس کی زبان	۳	جس نے مجھ سوز کو تقصیر کیا
۴	گر یہ وگرد ملامت سے دلی	۴	خانہ عشق کو قیسر کیا
۵	کشور دل کو تیرے ناز نے تیر کیا	۵	فون مجنوں کو تری زلف نے دنجیر کیا
۶	پیچ سے نقد دل عاشق بیتاب کو	۶	زلف کر کھول پر پروئے گر بگیر کیا
۷	عاشقی راز سمجھ مجھ سے ہوا ہے بسیرا	۷	نقد دل دے کے میں ولدا کو دلگیر کیا
۸	مالہ شوق نے شعلہ کی زبان سے جلا برق	۸	درس میں شوق کی جاعشق کی تقریر کیا
۹	کیونکہ ذرات جہاں تجھ پر کشش نہ کریں	۹	حق نے تجھ حسن کو خورشید جہاں لگیر کیا
۱۰	گرد غم آب بین درو کے مہار سے	۱۰	خانہ عشق جگہ سوز کو قیسر کیا
۱۱	اے دلی شوق کی زلفوں کی سیاہی لیسکر	۱۱	قصہ حال پریشان کو تحریر کیا
۱۲	مستی نے تجھ نگہ کی مجھ بے خبر کیا	۱۲	دل کو میرے بھوؤں نے تری جن بھڑکیا
۱۳	تجھ قد نے اہل دید کو عالی نظر کیا	۱۳	اس رخ نے شوق بدر کا دل سے بد کیا
۱۴	میری نگہ کے تیر کی سہیت کو دل میں رکھ	۱۴	سوز نے تن اپس کا سر سر پہر کیا
۱۵	تجھ مہر کا ہوا ہے دل دجان سے شتری	۱۵	جب سے ترے جال پہ مرنے نظر کیا
۱۶	تجھے ہوا ہے محل سیلی کی شکل دل	۱۶	جب سے ترے خیال نے دلیں گزر کیا
۱۷	جلاں سرو سبز ان ہے جہاں میں وہ نہ بخت	۱۷	تیرے قد بلند پہ جس نے نظر کیا
۱۸	ہر رات زلف سے جو مطول کی بحث تھی	۱۸	تیرے دہن کو دیکھ سخن مختصر کیا
۱۹	تیرا عذر دیکھ اڈا رنگ برنگ گل	۱۹	پیدا ہوں سے تیرے تو شہد و شکر کیا

۱ جب بخودی کی راہ میں دل نے سفر کیا	وہ پہچا ہے کہ نگہ میں حقیقت کے ملک کو
۲ دل میں ہر اک کے تیرے سخن نے اثر کیا	تیرا یہ شعر جگ میں موثر ہے اسے دلی
۳ تیرے کو تیرے تمام نماز کیا	خدا نے روح پہ تیرے باب حسن یاد کیا
۴ اداس آنکھوں سے دان غشق کی نماز کیا	یہ منہ تیرا ہی چون سجد بھینوں ہیں چون مخراب
۵ کہ جس کی یاد کی آتش نے تن گداز کیا	گھلا ہوں شمع نطف اس نگہ کی پرتو سے
۶ کہ مجھ کو شہ رقیامت سے بے نیاز کیا	خدا کیا ہے یہ قامت پہ سب دل بجان کو
۷ تیری حکایت کیسو کو جب دراز کیا	کفن شرق میں کھینچا ہے خوبرو دیون کو
۸ ہزار خنجر کہ دلبر نے سرفراز کیا	دلی اپس کے قد مہر سی کے خورشید مجھے
۹ سرور آزاد کو عکلام کیا	صحن گلشن میں جب خرام کیا
۱۰ کہ تجھے حافظ کلام کیا	حق ترا جگ میں کیوں نہ ہو حافظ
۱۱ حق نے دعوے اتر تمام کیا	کالمیت کا تجھ کو تھا دعوے
۱۲ تجھ نگہ نے جب اہتمام کیا	گلر خاں خوف سے ہوتے اک سو
۱۳ ماہ نونے جسے سلام کیا	وہ بھنیوں کیوں نہ ہم سے ہوں بانگی
۱۴ کام عشاق کا تمام کیا	غمرہ شونے نے یہ نیم نگاہ
۱۵ خوش خطوں کا تجھے امام کیا	حق نے تجھ قد کو دیکھ مثل الف
۱۶ سب نے اس کو سر کلام کیا	کاف کوئی ہے اس کمر کا بیج
۱۷ دل سیلاب میں مقام کیا	تجھ دہن نے کہ میم معنی ہے
۱۸ زلف کو تیرے حق سلام کیا	نا کہیں خلق تجھ کو ماہ تمام
۱۹ شوق سے ورد صبح و شام کیا	تمام تیرا دلی نے اسے اکمل

تجھ زلف کے مشتاق کو غیر عطر سے کام کیا	۱	طالب جو تیرے لیے ہے ان کو نیکار سے کام کیا
جو بچے ضرر کو نفع جو اور نفع کو بچے ضرر	۲	اس عاشق جانباذ کو نفع و ضرر سے کام کیا
جو بھید سے واقف نہیں اور طعن عاشق پر کہیں	۳	اس عاشق جانباذ کو اس پیچھے سے کام کیا
غافل قیامت میں دلا اپنے لئے کہ پاس گئے	۴	جو کام میں ہیں یاں درست ان کو ضرر کا کام کیا
<p>۵ یہ شحرن اور دل سے تو حرص وہوا کو دور کر میرا سخن جس پاس ہو اس کو گہر سے کام کیا</p>		
اس مہر عالم تاب کا جو عاشق دست پیدا ہوا	۶	ہر خوب رو کے حسن کے جلوئے بے پردہ ہوا
دیجھا ہے تیری زلف کے حلقے کو جس نے ایک نظر	۷	وہ نقطہ خال یہ سایہ سر دے پا ہوا
جس وقت تیرے قد کتیں تو لا ہے شاعر فکر میں	۸	اس وقت سے عالم میں بس زرخ سخن بالا ہوا
ہیں صلح کل کے گوہر اب میرا سخن سے جلوہ گر	۹	از بسکہ دوست دلیں ہی سودل میرا دیا ہوا
<p>۱۰ پایا ہے بگ میں اسے ولی دہلی مقصود کو جو عشق کے بازار میں مجنوں صفت رسوا ہوا</p>		
آتش الفت میں اب دل جل کے انگار ہوا	۱۱	اس کے اوپر جلنے کو دل جون غیر سارا ہوا
دیجی جرات کی تہر جب مصحفِ رویہ تیرا	۱۲	ہیبت سے بھی زیروں پر ہٹکل سید پارا ہوا
فرما دے تیشے سے بھی جگو سوا ہے غم ترا	۱۳	پر آہ دل کے چیرنے کو سینے پر آرا ہوا
گلشن میں ہی اس خلق کی وہ رخ ترا ہے شکستہ	۱۴	شبیم عرق کا جب ارڈا افلاک کا تارا ہوا
مجھ چشم کے یعقوب کی نظارہ بازی بیرختی	۱۵	یوسف کے دیکھ پر جو آنح نظر آرا ہوا
ارہے جس کو اسے منم وہ رات دن تجھ پاس ہے	۱۶	دامن کو لپٹا کر دہو تجھ راہ کا مارا ہوا
<p>۱۷ غافل نہ رہ اسے سنگدل ہرگز دلی کے حال سے جس آہ کی آتش کو سن قارہ کا دل پارا ہوا</p>		
<p>رنج پر ترستے مل دیکھ یہ لالہ کا دل کالا ہوا</p>		

۱	گنزار مجلس میں صبا تھی ہستی کی گفتگو	۱	شمشاد پر اوس سرو کا اگر سخن بالا ہوا
۲	آنکھوں کا سرمہ دیکھ کر کہتے ہیں سب جادوگر	۲	عشاق کی تسخیر کو یہ سحر رنگ لا ہوا
۳	مستی میں روزِ حشر تک کو نین کو بھولا ہوا	۳	جو جامِ چشمِ یار سے پیچے متوالا ہوا
۴	کرتے ہیں زخمی غلج کو مردِ تری آنکھوں کے اب	۴	ہر موتے مڑنگاں ہاتھ میں ہر ایک کے بہالہ ہوا
۵	جلتی ہے دونوں رات دن تیرے گلی کے رشک سے	۵	مشتاق اُسی دید کا جنت سے بھی بالا ہوا
۶			
لے چشم کی شمشیر کو اور چہرہ ولی کے دل پہ آ		تیرے شکارستان کا یہ پنجی سر ہے بالا ہوا	
۷	جب صنم کو خیالِ باغ ہوا	۷	طالبِ نشہ فراغ ہوا
۸	فوجِ عشاق دیکھ کر ہر جانب	۸	نازنین صاحبِ دماغ ہوا
۹	سرخِ لب کے رشک سے گلو	۹	جگر لالہ داغ داغ ہوا
۱۰	دلِ عشاق کیوں نہ ہو روشن	۱۰	جب خیالِ صنم چرخ ہوا
۱۱			
اے ولی گلبدن کو باغ میں دیکھ		دل صد چاک باغ باغ ہوا	
۱۲	جس کوہِ گراس کا جب جال ہوا	۱۲	نور خورشیدِ پایمال ہوا
۱۳	فیضِ تشبیہِ تیرے دہرے	۱۳	سرو گلزار میں نہال ہوا
۱۴	نشہ سبزِ خطِ خواباں سے	۱۴	والیِ عالمِ خیال ہوا
۱۵	یاد کر ابروؤں کی بیتِ بلند	۱۵	ماہِ نو صاحبِ کمال ہوا
۱۶	دیکھ تیری نگاہ کی شوخی	۱۶	ہوشِ عاشقِ رم غزال ہوا
۱۷	حسنِ اس دلربا کا مدت سے	۱۷	عکسِ آئینہِ خیال ہوا
۱۸	جس نے دیکھی تیرے بھوؤ کی تیغ	۱۸	پھر کے جینا سے محال ہوا
۱۹	وصف میں تجھ بھوؤں کے یک مصرع	۱۹	مصرعِ ثانی صلال ہوا

عَنْزَلِ مَجْنُونِ کے بعد مجھ کو ولی صوبہ عاشقی بحال ہوا	۱
<p>عالم میں سکا نام جوا ہر قسم ہوا ۲</p> <p>وہ دایہ میں عشق کے ثابت قدم ہوا ۳</p> <p>مشہور خلق میں وہ عطار و رقم ہوا ۴</p> <p>جس بیگنہ پہ تیری نگہ سے ستم ہوا ۵</p> <p>تیرا خیال چشم مجھے جامِ بسم ہوا ۶</p> <p>اسکو خطاب غیب سے زینِ رقم ہوا ۷</p>	<p>جب تجھ عرق کے وصف میں جاری قلم ہوا ۲</p> <p>نقطے پہ تیرے خال کباند ہا ہر جنے دل ۳</p> <p>تجھ فطرت بلند کی خوبی کو لکھہ قلم ۴</p> <p>طاقت نہیں کہ حشر میں ہو وی وہ داؤ خواہ ۵</p> <p>بے منت شراب ہوں سرشارِ انبساط ۶</p> <p>جسے بیان لکھا ہر میرے رنگِ فرد کا ۷</p>
شہرت ہوئی ہے جسے تیرے شعر کی ولی شایق تیرے سخن کا عرب تا عجم ہوا	۸
<p>کوسچے میں جا کر زلف کے دل اپنا سرگرداں ہوا ۹</p> <p>گردش سے تیری چشم کے عالم میں سب طمعان ۱۰</p> <p>زلفوں کو تیری دیکھ کر جو دشمن ایماں ہوا ۱۱</p> <p>تجھ خط کی خوبی دیکھ کر قرباں نافرماں ہوا ۱۲</p>	<p>تصویر تیری دیکھ کر سارا جہاں حیراں ہوا ۹</p> <p>ابر کی کشتی مت چپا اس وقت کی بیدار کر ۱۰</p> <p>یہ تل نہیں رخ پر تیرے دل پر اسکا اصرار ۱۱</p> <p>سنبھل چپتا ہر دام میں لہو کو تیرے گلبدن ۱۲</p>
وہ عاشقی کے کیش میں ثابت قدم ہے اے ولی تجھ سے کمال ابرو پہ جو دل جان سی قرباں ہوا	۱۳
<p>دگر جس کا گردشِ سمرن ہوا ۱۳</p> <p>حوضِ دل کا عکس سے روشن ہوا ۱۵</p> <p>حسن کے گوہر کا دل معدن ہوا ۱۶</p> <p>دل میرا صافی میں جوں درپن ہوا ۱۷</p> <p>وہ میرا مقصود جانِ متن ہوا ۱۸</p>	<p>وہ میرا مقصود جانِ متن ہوا ۱۳</p> <p>مثلِ مینا ہے شرابِ بزمِ حُسن ۱۵</p> <p>نور کا ہے گنج یہ تیرا جمال ۱۶</p> <p>بسکہ یا حسن حیرت بخش ہے ۱۷</p> <p>یہ وہ ولی ہے مرجع ہر جز و کل ۱۸</p>

تیر و غم میں شکلی انگلیں اگلگلوں ہوا	۱	غیرت گلزارِ جنت دامن پر خوں ہوا
ہے پسند طبع عالی مصرعِ سر و بلند	۲	جب گلشن میں تیرا قد دیکھ کر موزوں ہوا
رات دن اشکوں سے اپنا شاستر کرتا ہے تر	۳	لے برہمن دیکھ تجھ کو بیدِ خواں مجھوں ہوا
گر نہیں ہے خنجرِ مژگانِ خواباں کا شہید	۴	دامنِ صدا چاک گل کو واسطے پر خوں ہوا
<p>۵ ہر غزل میں وصف لکھتا ہے تیرے بے اختیار  اس نگاہِ بادا سے جب تویِ ممنوں ہوا</p>		
میٹھے لبوں سے پھیکا تیرا انگبیس ہوا	۶	چہنِ جبین کو دیکھ خجلِ نقش میں ہوا
اب دیکے دائرہ میں سویدا ہو بوجھ تو	۷	تیرا خیالِ خال مجھے دلنشیں ہوا
رہتا ہے تو جہاں تجھے واں دیکھتا ہوں نہیں	۸	دل یاد میں تیری یہ میرا دور ہیں ہوا
اس یار کی گلی کو سمجھ کر عجب مکاں	۹	اس شہزادہِ کان میں یہ دل جا لکیں ہوا
تیرا خیالِ زلف کہ وہ رشکِ شک ہے	۱۰	عنبر سے موجِ بحر میں جا ہنشیں ہوا
<p>۱۱ بیشک ہے آج مجھ کو ولی دستِ گاہِ جسم  اس کا خیالِ دل میں ہو نقش و نگیں ہوا</p>		
تحتِ جنِ خانماں کا وشتِ ویرانی ہوا	۱۲	فرقِ پراوے کے گولہ تاجِ سلطانی ہوا
کیوں نہ صافی اسکو حاصل ہو وی مثلِ آئینہ	۱۳	اپنے جوہر کی حیا سے سرسبز پانی ہوا
زندگی ہے جسکو وایمِ عالمِ باقی میں یار	۱۴	جلوہ گر کب اسکے آگے عالمِ فانی ہوا
بیکسی کے حال میں اک آن میں تنہا نہیں	۱۵	غم تیرا سینے میں میرے عہدِ م جانی ہوا
<p>۱۶ لے ولی غیرت سے سورج کیوں جلے ہر رات دن  خلق میں وہ ماہِ رشکِ ماہِ کنسانی ہوا</p>		
دیکھا ہے جسے تیرے رخسار کا تماشا	۱۷	دیکھے نہ مہر کے وہ انوار کا تماشا
ای رشکِ بلغِ جنت جب سے جدا ہوا ہوا	۱۸	دوزخ ہے مجھ کو تب سے گلزار کا تماشا



۱	بے قصدا بپہ اپنے آتما ہے لفظ تمکین	دیکھا ہے جب سے تیری رفتار کا تماشا
۲	میں رشتہ ہلاکو ڈالا گلے میں اپنے	دیکھا جو اس حسنم کے زمار کا تماشا
۲۰	تب سے ولی کا مطلب جا بچ میں پڑا ہے	دیکھا ہی جب سے تیری دستار کا تماشا
۳	موسے اگرچہ دیکھے تجھ نور کا تماشا	اسکو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا
۴	اے رشک بلغ جنت تجھ پر نظر کرے تو	رضواں کو ہوئے دوزخ پھر حور کا تماشا
۵	روز سیاہ اُسکے مومو سے جلوہ گر ہے	زلفوں میں جب کہ دیکھا دیوچور کا تماشا
۶	کثرت کے بھوننے میں خالی نہیں ہیں عارف	بس ہے موجد و نکو منصور کا تماشا
۷	ہے جس سے یاد گاری وہ جلوہ گر ہا ہے	چینی میں دیکھ آکر حضور کا تماشا
۸	وہ سربلند عالم از بسکہ ہے نظریں	ہے آسمان سے ظاہر جوں دور کا تماشا
۹	اب عشق میں ولی کے آنسو اُنٹ چلے ہیں	اے بحر حسن آدیکھ اس پور کا تماشا
۱۰	ہے فیض سے جہاں کے دل با فراغ میرا	مریم کا اب نہیں ہے محتاج داغ میرا
۱۱	اسباب سے جہاں کے ہوں غریب مدین	بن تیل اور بتی روشن چراغ میرا
۱۲	اُس مہ نے جلوہ گر ہو دکو کیا منور	ہے آج آسمان کے اوپر داغ میرا
۱۳	اب دل کے آچن میں کر اک نظر تماشا	داغوں کے ہو گلوں سے روشن یہ داغ میرا
۱۴	۱۵	۱۵
۱۵	۱۶	۱۶
۱۶	۱۷	۱۷
۱۷	۱۸	۱۸

ہوا تیری جدائی کے سبب نور عین دل	۱	برنگ مردک آنکھوں کا پردہ ہو کفن میرا
۲	لگی پھکی نظر میں سے ولی دوکان حلوائی اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں سخن میرا	
اس ناز میں ادا میں اعجاز ہے سراپا ۲ ۲ ۵ ۶ ۷	خوبی میں گلرخون سے ممتاز ہے سراپا عاشق کے مارنے کا انداز ہے سراپا اُس قدر کو دیکھ بولے یہ ناز ہے سراپا جاں بخش محکو تیری آواز ہے سراپا تو حسن اور ادا میں اعجاز ہے سراپا	
۸	مجھ پر ولی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے ہر چند حسبِ ظاہر طناز ہے سراپا	
۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲	لے گلے ذرا غنچہ دہن اب چمن میں آ جوں طفل اشک بھاگ میری نظر سے تو کب تک رکھو گے غنچہ لب کو تم اپنے بند رخسار گل سے رنگ اوڑے اوس کی منط	۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲
۱۳	تجھ عشق سے کیلے ولی دل کو مست غم سرعت سے اے مغنی بیگانہ من میں آ	
۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸	تو پیس سرسہ کر کے بسا اُس نین میں جا ہر تار زلف میں تیرے اب سیر جا کرو آتش نے تجھ جال کے جلوہ کو دیکھ کر جگ میں جو اعتبار نہ پایا تیرے قریں مانند خون عقیق ولی گلے پہ چلیں	۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸

۱	سحر ہے سرو گل حسین کی ادا	۱	ہوش کھوٹی ہے نازیں کی ادا
۲	دیکھ لے اس لبوں کی چین کی ادا	۲	گر ہے مطلوب تجھ کو نقش مراد
۳	دیکھ اس لطف عنبریں کی ادا	۳	موج دریا کو دیکھنے مت جا
۴		۴	
لے ولی دل کو لب کرتی ہے		نگہ چشم شر مگیں کی ادا	
۵	کیا ہوں خال پہ اب مجھے دل سپند جدا	۵	پیرے فراق میں دلو کیا ہوں بندہ جدا
۶	ہوا ہے دل میرا اب مجھ کو دل پسند جدا	۶	ترے فراق میں میں کیا کہوں رقیبوں نے
۷	کہ اہل عیش جدے ہیں یہ درد مند جدا	۷	نہ دوسروں کی طرح دلیں بوجھ تو مجھ کو
۸	کہ نخل موم جدا سرو سرو ملتند جدا	۸	میں تجھ کو شمع کے ہرنگ کس طرح کہوں
۹	جلا ہے مہر جدا اور گلا ہے چند جدا	۹	ترے یہ رخ کو اورا برو کو دیکھ انیلا لم
۱۰	سے تپ سے مہر بھی بتیا باور سپند جدا	۱۰	ترے جہلک جو ذرہ آئینے میں دیکھی ہے
۱۱	شکر گھلی ہے جدا اور گھلا ہے قند جدا	۱۱	ترے لبوں کی حلاوت سے یوسف مصری
۱۲	تو کبھی پست کیا او سکا بند بند جدا	۱۲	ترے جو قد سے رکھی دلیں نیشکر نے گرہ
۱۳		۱۳	
وکی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھ		نخل ہے نامح و رسوا ہوا ہل پسند جدا	
۱۴	معتبر کب ہے حسن و ورنا	۱۴	اوسکے ہوتے نہ کر تو مہ کی شنا
۱۵	حسن صورت کے ساتھ حسن ادا	۱۵	باعث نشہ و وبالا ہے
۱۶	جلوہ پیرا ہے رنگ و بوے صبا	۱۶	لے گل باغ حسن منہ سے ترے
۱۷	سوئے مغرب چلا ہے رو بقیہ	۱۷	ماہ نو اون بھوؤں پہ کر کے نظر
۱۸	اوس قدم کے اثر سے رنگ حنا	۱۸	سرخ رویوں میں بس سر آمد ہے
۱۹	قابل اوس بات کی ہے باد صبا	۱۹	نہیں گل اوسکے منہ سا عالم میں

۱	مشتاق ہوں ویدار کا دیدار دکھا جا	۱	مت آتش غفلت سے میرا دکھ جلا جا
۲	ڈرتا نہیں اک بات کی سوبات سنا جانا	۲	سیرجی نگر غصہ نگر بات میری سن
۳	تک نہہ کو دکھا آگ مرے دلی بچا جا	۳	جلتا ہوں میں مدت ہوئی اوجھل کر دیا
۴	اے بار کسی طرز سے اک اسم بت جا	۴	خواہش ہے مجھے درد کے بڑھنے کی ہمیشہ
۵	کہتا ہے مجھے خوف رقیبان سے کہ جا جا	۵	جب اُسکی طرف جاتا ہوں کر قصد تماشا
۶	جایاں سے چلا جا رہے چلا جا رہے چلا جا	۶	بوسے جو طلب لب کے کئے بولا پرورد
<p>۷</p> <p>مدت سے ولی جھانچے میں ہی ہاتھ سے دل کے</p> <p>تو بھی توجہ گراہ کی نوبت کو بجا جا</p>			
۸	بہار حسن میں ہی لالہ زار ناز و ادا	۸	غضب سے چہرہ رنگیں بہار ناز و ادا
۹	قلم سے موت کے مگر ناز و ادا	۹	لکھا ہے صفحہ ایجا د پر مصوٰر صنم
۱۰	سہی قدوں کا مکاں جو بہار ناز و ادا	۱۰	چمن طراز نزاکت کیا ہے صنعت سے
۱۱	بہار جلوہ خط ہے بہار ناز و ادا	۱۱	سنا ہی خضر سے لکھی یہ حرف تازہ تو
۱۲	ہزار دل سے ہوا ہوں شکار ناز و ادا	۱۲	ولی پڑا ہے نظر جب سے وہ کمال برو
<p>۱۳</p> <p>دل کو بھاتی ہے دلربا کی ادا</p> <p>۱۴</p> <p>گرچہ سب خوب رو ہیں خوب ولے</p> <p>۱۵</p> <p>نقش دیوار کیوں نہ ہوں عاشق</p> <p>۱۶</p> <p>گل ہوئے غرق آب شبنم میں</p> <p>۱۷</p> <p>اشک رنگین میں غرق ہے ہر دم</p> <p>۱۸</p> <p>حرف ہیجا ہے گر کہہ دوں</p> <p>۱۹</p> <p>لے ولی دردِ سر کی دار و ادا</p>			
۱۳	جی میں سستی ہے خوش ادا کی ادا	۱۳	دل کو بھاتی ہے دلربا کی ادا
۱۴	قتل کرتی ہے میسرز کی ادا	۱۴	گرچہ سب خوب رو ہیں خوب ولے
۱۵	حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا	۱۵	نقش دیوار کیوں نہ ہوں عاشق
۱۶	دیکھ اُس صاحبِ حیا کی ادا	۱۶	گل ہوئے غرق آب شبنم میں
۱۷	جنے دیکھی ہے اوس حسا کی ادا	۱۷	اشک رنگین میں غرق ہے ہر دم
۱۸	دشمن ہوش ہے پیا کی ادا	۱۸	حرف ہیجا ہے گر کہہ دوں
۱۹	مجھ کو اوس صندلی قبا کی ادا	۱۹	لے ولی دردِ سر کی دار و ادا

۱  
اسے ولی وہ سخن میرا ابو ہے  
حق نے بخشی ہے جسکو فکر سا

۲	میت ہو تو وحشی صفت نہ ہمارے نچیر طلا	۲	ذریعہ ہے جس نے کی ہے فکر تخییر طلا
۳	ہے علم اوپر معطل صورت شیر طلا	۳	کیوں کر ہے اسودہ زرخلق میں صید مراد
۴	جزیہ ہی نین ہوا نادان تاثیر طلا	۴	گر صفا تو کی غرض ہو باز کہہ دنیا سول
۵	جس کسی کو ہیں جوں سوچ ہو تدبیر طلا	۵	نین ہو حاصل غیر گردش سکو گلیں مادن
۶	سوچ کے پانی نے ڈالی پائیں زنجیر طلا	۶	پر تو رخسار تیرا دیکھ کر اسے آفتاب
۷	ہے سمندر کی غلط آتش میں تصویر طلا	۷	شکل تیرے تن کی مجھ وہیں جی ہو منتقش
۸	گرم ہو کر ہر نکلا لے کے شہ شیر طلا	۸	جب سنا کہ تے ہیں عویٰ جن پر اختر ترے
۹	ماہ نولا وے اپسکو کر کے گلگبیر طلا	۹	شمع تیری بزم میں جو وقت ہو وحی جلوہ گر
۱۰	ہے جہوس کے سدا سینے میں تدبیر طلا	۱۰	بواہوس رکھتے ہیں دایم فکر رنگ عاشقا
۱۱	ہے یہ جگ کے گنجے میں صورت میر طلا	۱۱	زندگی زریں لباسوں کی ہویاری میں گئی
۱۲	جس طرح ہوتا ہے نام مشر گلو گبر طلا	۱۲	یوں زمین عشق میں دایم ہو عاشق نامدا
۱۳	بچھے ہے صورت سے جوں صرفا تقریر طلا	۱۳	آہ سے عاشق کی عارف ہو جتنے ہیں حال دل

۱۴  
لے وئی یہہ شہر ہی بے نر معنی سر بسر  
ہے بجا اطراف اس کے گر ہو تحریر طلا

۱۵	پوشیدہ دلیں میری آتا ہے راز گویا	۱۵	ہے قدر ترا سراپا معنی ناز گویا
۱۶	سورت سے پھر چلا ہو کعبے جہاز گویا	۱۶	معنی طرف چلا ہے صورت سوا بدل
۱۷	تارِ نظر تہا رہے تارِ ساز گویا	۱۷	ہر اک نگہ میں بیشک ہے نغمہ محبت
۱۸	پڑتی ہیں تیری پلکیں ملکر ساز گویا	۱۸	لے قبلہ رو ہمیشہ محراب میں بہو ونکی
۱۹	رکھتا ہے وہ بھی مجھ سے فکر ساز گویا	۱۹	زلفوں کا جو کہا ہے ہمدوش مصرع قدر

۱	وہ قاتل سنگم آتا ہے یوں وکی پر جلدی سے صید اوپر آتا ہے باز گویا	
۲	پھر میری خبر لیجئے کو صیا د نہ آیا موزوں جو کیا غم میں ترے آہ کا مصرع مدد نہ ہوئی مشتاق ہیں عشاق لقا کے جاری ہوئی ہر جوئے رواں لشک و لٹ	۲ شاید کہ میرا حال او سے یاد نہ آیا ۲ وہ مصرع دیکھ پ مجھے یاد نہ آیا ۲ بیدار کہ وہ ظالم بیدار نہ آیا ۵ افسوس کہ وہ غیرت شمشاد نہ آیا
۶	پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد وکی کی - لیکن وہ صنم سُننے کو فریاد نہ آیا	
۷	صد حیف کہ وہ یار میرے پاس نہ آیا بیگانہ کرے طرز لگانہ کی عجب ہے میں آنہ منطق کو گلایا ہوں اپنے بلبل کہ طیرح نالہ دزاری میں ہوں ہر روز	۷ میرا سخن راست اسے راس نہ آیا ۸ آخر کو اسے غیر سے وسواس نہ آیا ۹ وہ بلخ محبت کا انا انسان نہ آیا ۱۰ یکبار وہ گلہ ستہ خوش پاس نہ آیا
۱۱	انکھوں کی سیاہی سے ولی نے یہ لکھا ہے وہ نورِ نظر حیف میرے پاس نہ آیا	
۱۲	افسوس الیگزینڈر وہ سیمبر نہ آیا بیمار عشق پر تو کوئی نہ بہر بان ہو صحرائیں مدلوں تک دیوانہ میں پہرا ہوں آزاد سے سنا ہے یہ مصرع منکاب کیوں عاشقوں کی صفیں پاوی وہ سرخوئی میں غم سے گھل سہرا پا جوں موہوا ہوں لیکن عشاق متفق ہو کہتے ہیں بان و دل سے	۱۲ مجھ درد کی خبر سن وہ بجنبر نہ آیا ۱۳ دکھ پوچھنے کو میرے جز درد سر نہ آیا ۱۴ آخر کو وہ پریر و میری نظر نہ آیا ۱۵ جس فن سے یار ملتا ایسا ہنسر نہ آیا ۱۶ مڑگاں پہ جبکی یار و خون جگر نہ آیا ۱۷ مجھ ناتواں کی جانب وہ موکمر نہ آیا ۱۸ ہر گز زمیں کے اوپر ویسا بشر نہ آیا

	۱ کچھ نقد دل کا کھونا تخصیص نین ولی کا دل کون اوس گلی میں ہے بھول کر نہ آیا	
۶ بیدار ہے بیدار کہ غنچہ ار نہ آیا ۲ یکبار مرے بریں وہ دلدار نہ آیا ۲ کیا تجھ کو میرے حال پہ کچھ پیار نہ آیا ۵ ہیہات مرے جی کا خریدار نہ آیا	۶ فریاد ہے فریاد کہ وہ یار نہ آیا ۲ صد حیف ہے صد حیف ہے انداز واد ۲ اعجاز کیا چھپتا رہا مجھ کو نہ پوچھا ۵ میں جی کو رکھا عشق کے بازار میں لیکن	
	۶ ہے کیا سبب اوس وقت ولی جان کو لینے سے ہاتھ میں وہ خنجر خونخوار نہ آیا	
۷ خوش ادا دیکھا نہیں لیا جہا نہیں دلربا ۸ نازنین ہوتے ہیں اکثر عاشقوں کیوفا ۹ ماہ نو ہوتا ہے اکثر ایجنزیر و کمنا ۱۰ یار کے دیدار بن دیگر عبث ہے مدعا	۷ دلربا آیا نظر میں آج میرے خوش ادا ۸ بیوفا تجھ کو کہوں گرے بجائے نازنین ۹ کم ناما ہے نوا جواں میرا برنگ لہ نو ۱۰ مدعا ہے عاشقاں ہر آن ہے دیدار یا	
۱۱ با	۱۱ رہیف کیسیا ہے عاشقوں کی بس نگاہ گلرخاں گلرخوں سے خلق میں پایا ولی یہہ کیسیا	
۱۲ ہوا دل سر بسر دریا سے سیما ۱۳ ہوئے ہیں عاشقان سرتا قدم آب ۱۴ مجھے شکر سے شیریں تر ہو وہ خواب ۱۵ دوا برو کے ہیں دو تیغے سیہ تاب	۱۲ تیرے جلوے سولے ماہ جہاں تاب ۱۳ تیرے خورشید رخ کو دیکھ جو فر ۱۴ رکھوں جس خواب میں لب پر تیر لب ۱۵ تیری آنکھیں وہ قاتل ہیں کہ جس پاس	
	۱۶ ولی تجھ سوز میں لے آتشیں خو سرایا ہے برنگ شعلہ بیتاب	
۱۷ چمکتا ہے جوں مطلع آفتاب	۱۷ نرے رخ پر لے نازنین یہہ نقاب	

۱	ادانہم کی دل کے تسخیر کو	تیرا قد ہے جوں مصرع انتخاب
۲	بجا ہے تیرے حسن کی تاب سے	تیری زلف کھایا کرے پیچ و تاب
۳	تیرے منہ کی صافی پہ کر کے نظر	ہوئی شرم سے آرسی غرقِ آب
۴	ترے عکس پڑنے سے بے گلبدن	عجب نہیں اگر آب ہووے گلاب
۵	ترے وصل میں اس قدر ہے نشاط	کہ مغل کو آوے ہے راحت سے خواب
۶		
کریں بخت میرے اگر ٹک مدد		
ولی اس سخن سے لوں بیجا ب		
۷	کیوں ہو سکے جہانیں تر اہم سر آفتاب	ہے نارِ حسن کا ترے اکا اُگلر آفتاب
۸	دیکھا ہے تج کو آپے روشن جہانیں	زریں نقابِ شرم نہ لے منہ پر آفتاب
۹	روئے کتابی کی ترے آیا ہے قتل کو	تارِ خطوطِ ساسے بنا مسطر آفتاب
۱۰	گرمی سے پتھر ا رہو نکلا ہے سینہ کھول	تجھ عشق کا پیاسے مگر ساغر آفتاب
۱۱	سورج کو ہند و دوز کے نت پوچتے ولے	ہندوئے زلف کے ہو بغل میں گر آفتاب
۱۲	جنے ترے جمال مبارک پہ کی نظر	دیکھا کبھی نہ اُس نے نظر بھر کر آفتاب
۱۳	خورشیدِ روئے یار پہ ذرہ نظر جو کی	پنہاں نظر سے ہو گیا جوں اُگلر آفتاب
۱۴	پو جا کو تجھ در س کے ہو جو گی فلک پہ آ	نکلا ہے کر کے جامہ خاک تر آفتاب
۱۵		
جگ میں ولی یہ کہ کو برابر کہے ترے		
نزدیک تیرے ذرہ سے ہے کمتر آفتاب		
۱۶	ہوا اب غم سی جاری شوق کا طوہار ہر جانب	ہوا ہے گرم تیرے عشق کا بازار ہر جانب
۱۷	تماشا دیکھ ایسی کہ تیرے غم کی گردش میں	بگوئے کی منظر پھر تارِ محبتوں خواہر جانب
۱۸	برہ میں مجھ کو فریاد کی شیریں کوسنگین دل	اسی فریاد میں ہے ارادتِ کہسار ہر جانب
۱۹	زبان حال سے مجھ کو کہا نرگس نے سمجھا کر	کہ ان آنکھوں سے ہر گلشن میں ہے پیار ہر جانب



۱	کہ جسکے منہ نہ کی رنگت سی کھلا گلزار ہر جانب	ہو اسے ہست او سکے جام لب ہر گل لالہ
۲	کہ جسکے خال و خط کی جلیج گفنا ہر جانب	تمک ہر سے اسکی رکھا ہی قہر کردلیں
۳	ہر اک ساغر تری آنکھوں سے سرشار ہر جانب	محبت کے اثر سے تیری ہی لیریز ہر اک خم
۴	اسیکے حسن کے مطلب کی ہر تکرار ہر جانب	تفحص کر کے دیکھا ہی ہر اک کے مدرس میں جا
۵		ولی تجھ طبع کے گلشن میں چمکونی سیر کرتے ہیں وہ تحفہ لیکے جاتے ہیں تیری گفتار ہر جانب
۶	جو پایا وصل پیسٹ او سکوپرچ کیا مطلب	ملا وہ گلب درن جسکو اُسے گلشن کیا مطلب
۷	کیا جو ترنک نیت کو اسے درپن سے کیا مطلب	مجھے اسباب خود بینی سے وایم عکس کیا مطلب
۸	جو اس حجب سے حائل تو پھر معدن سے کیا مطلب	سخن صاحب سخن کا سننے ملنے کی ہوس منکر
۹	گلی گلو کی پانی پر مجھے گلشن سی کیا مطلب	حریر و باغ میں بانا نپٹ دشوار ہے مجھ کو
۱۰		ولی جنت سے کچھ رہتی نہیں درکار عاشق کو جو طالب لامکاں کا ہوا سے مسکن کیا مطلب
۱۱	دلیں مرے خیال سے تب سے عجب عجب	اوس نازیں کی دیکھی ہے جبے کہ چھپ عجب
۱۲	ہو تا ہے فکر زلف میں احوال شب عجب	جاتا ہے دن تمام ترے رخ کے یاد میں
۱۳	بے باک ہو کے تب یہ کیا میں طلب عجب	بتیاب ہو کے شل گدایان قرین گیا
۱۴	جن بچنے سے ملیں پڑی ہو طرب عجب	بولا مری نگاہ یہ ہے قیمت جہاں
۱۵	لگتی ہے بات تیری مجھے بے ادب عجب	اس دولت عظیم کو ہے مفت مانگتا
۱۶		اس شمر کی یہ طبع نکالی جو اسے ولی یہ اختر اع سنکے رہے دلیں سب عجب
۱۷	کھلتے ہی اون لبوں کے ہوا حل مشکلات	مدت کے بعد آج کہی جو ادا سے بات
۱۸	گویا رکھے ہے لب میں ترے مایہ نبات	میٹھی تیری یہ بات سدا سے نبات ریز

ظلمات سے نکلے جہاں میں عیاں ہو وہ تب سے اٹھا ہے دل سے میر غم کا خیال ناز واداسے تیرے بچے ہے سدا غرض	۱ گر حکم پاسے لب سے ترے چشمہ حیات ۲ تیرا خیال جب سے ہوا ہے مرے سنگات ۳ یا عین التفات ہو یا کم ہوا التفات
۴	اس وقت مجھ کو عیش و وعالم ملے ولی جس وقت سحباب کروں اوکے ساتھ بات
گرہ ہیں تیری زلف میں کیا اہل بد آیتا غم نے کیا ظلم میرے دل پہ ہو تپیر عشاق کا ہے خون روا عشق کی رہ میں یہ رخ ہے ترا مورد انوار اکہی	۵ یہ بات ہے ظلمت کی نہیں جسکو نہایت ۶ کرتی ہے تری چشم وہ ظالم کی حمایت ۷ اس چشم کے مفتی سے سنی ہو یہ روایت ۸ نازل ہو تیرو حسن پہ سب حشکی عنایت
۹	ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں لازم نہیں عاشق کو کرے شکوہ شکایت
خوبو کی صرا دادا نازک دانپٹ مت شعر پر تو چشم حقارت سے کر نظر معنی کی صورت اس ہی ہوتی ہو جلوہ وہ مصرع بلند ہے معنی میں مہربان	۱۰ سنی سے وہ بنا ہو نقاب جیا نپٹ ۱۱ مانند ابرو انکے ہے آنکھوں پہ جانا نپٹ ۱۲ روشن ہے آرسی سورج با صفا نپٹ ۱۳ لیتا ہے چین بھو و نمن جو ظاہر ٹرپٹ
۱۲	اسکی سوا و زلف سے عالم میں لے ولی کعبہ منط یہ ہے سراپا رودانپٹ
کیا اس بات نے اب لکھو بہوت بجائے گر شہید سر و قامت روایت خضر سے پہنچی ہے مجھ کو نظر آتی ہو آنکھوں کی یوں دھج	۱۵ کہ کیوں تا نہیں وہ روح کا قوت ۱۶ بناوے چوب سے طوبی کے تابوت ۱۷ کہ او سکا خط ہے مورج آب یا قوت ۱۸ کہ جوں برجھی کپڑ نکلے ہے رجوت

<p>۱</p> <p>ولی اوس خوش دلی بات سن تو کہ اوس کی بات ہی عشاق کا قوت</p>	<p>۲</p> <p>کاتبِ ناز نے لکھا ہے سکوت بیرے لب کی مفرح یا قوت ۷</p> <p>جسکی باتوں سے دل ہوا مبہوت تختہ لالہ سے کرو تا بوت</p>	<p>۲</p> <p>لب پہ تیرے کہ روح کا ہی قوت لاکھ درجے ہی نے کے نشہ سی خوب ۷</p> <p>اوس کو دیکھے سے کیوں ہی طاقت جو موادِ در داغ سے اوس کو</p>
<p>۶</p> <p>لے ولی سبزہ لب و لبس خوشنمائی میں ہے خط یا قوت</p>	<p>۷</p> <p>سکندر کو ہوئی حاصل شال کینہ حیرت فلک پر نہر نے جب سنی اُس جن کی شہرت ۸</p> <p>تری شیریں بانی کاٹے عاشق کو گر شہرت کہ رضیٰ کیں مرغِ جبریں لب صریٰ خلات ۹</p> <p>تیرے انھوں کے حلقے نے دیا گردا بلو چاکرت کہ ہے عشاق کا مسکن کہ ہو صحراب ہی تربت</p>	<p>۷</p> <p>صنم ہی بیکہ تیری حسن عالمگیر کی شہرت چلا دہشت سے ڈر تا کا پتا مشرق ہی مغرب ۸</p> <p>ہو بے مرگ کی تلخی سے ہرگز آشنا جلیں جہاں کے دلربا یوں کو ہوا تجہ میں ظہور اکثر ۹</p> <p>تیرے آنکھوں کی گردش نے کیا ساغر کو سرگردا ڈھونڈ ہو شہر میں فرما دو مجنوں کا ٹھکانا</p>
<p>۱۳</p> <p>ولی کو لے صنم کرنا عنایت بھیک در سنکی کہ دی ہے لطف ہی تج کو خدا نے حسن کی دولت</p>	<p>۱۴</p> <p>پڑیئے قید میں اس قدر کو چھ ازا دہر ساعت گل و بلبل سے سنتا ہوں یہی فریاد ہر ساعت ۱۵</p> <p>ننگہ کا دام لے آتا ہے وہ سینا دہر ساعت ہے روشن نور کے چہرہ یہ جب صا دہر ساعت ۱۶</p> <p>صنم کرتا ہی میرے ہوش کو برباد ہر ساعت</p>	<p>۱۴</p> <p>زبان حال سے کہتا ہی یوں شمشاد ہر ساعت نہیں اک عاشق و معشوق اوس کے در سے خالی ۱۵</p> <p>بچے گا کب تک لے جا یوں در و در حشت ہوا ہے جب پروانہ یہ دل ایشہ و تیرا ۱۶</p> <p>ایسی چشم میگوں کا دکھا کر ساغر گردش</p>

ترا خط خوف میں رہا تہہ سو مقراض کے ایم ۱	کہ جوں کہتا ہو کو دہشت استاد ہر سعت
۲	ولی مجھ دلیس بتا ہے خیال وس سر وقامت کا کہ جسکے شوق سے جنبش میں ہے شمشاد ہر سعت
۲	۲
۲	۲
۵	۵
۶	۶
۶	۶
۸	۸
۹	۹
۱۰	۱۰
۱۱	۱۱
۱۲	۱۲
۱۳	۱۳
۱۴	۱۴
۱۵	۱۵
۱۶	۱۶
۱۴	۱۴

۱	ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج	۱	لیتا ہوں اسکے ناز واداکا حساب آج
۲	عالم کا ہوشش کیونکہ رہیگا عجب ہو نہیں	۲	ٹپکے ہے اسکی چشم سے رنگ شراب آج
۳	کیا ناز و کیا غم ہے اس نو بہاریا	۳	دینا نہیں سلام کا میرے جواب آج
۴	کیوں مثل موضعیف ہوں غمے ام صنم	۴	تیری کرنے مجھ کو دیاج و تاب آج
۵	آگے تیرے لبوں کے جوہر چشمہ حیات	۵	لگتا ہے آب خضر مثال سراب آج
۶	اوسکی نگاہ مست سے معلوم یوں ہوا	۶	اگر کرے گی خانہ عاشق خراب آج
۷	اعجاز حسن دیکھ کہ وہ روتے باعرق	۷	پیدا کرے ہی چشمہ اُتس سے آب آج
۸	کیا بخیر ہوا ہے معلوم صنم کو دیکھ	۸	مکتب میں اسنے بھول گیا یہ کتاب آج
۹	معلوم کیا کہ ہاتھ میں شمشیر لے صنم	۹	آتا ہے کسے قتل کو ایسا شتاب آج

۱۰	کیوں آرزوئے وصل کروں اس کے ولی	۱۰	دیتا نہیں ہے ناز سے سید با جواب آج
----	--------------------------------	----	------------------------------------

۱۱	ہے ملک حسن کا تجھے اے جان باج آج	۱۱	سب لبروں نے تجھ کو دیا تحت تاج آج
۱۲	اوس ناز اور ادا کے تجھ کو دیکھ کر	۱۲	سب دلبروں نے تجھ کو دیا آکے باج آج
۱۳	پروانہ ہو کے کیوں گرے چاند چرخ سے	۱۳	خانوں میں شوق ترا ہے سر باج آج
۱۴	مقصود دو جہاں میں میرا ہو سوتو ہی ہے	۱۴	جگہیں نہیں کسی مجھے کام کا آج
۱۵	لب میں ترے مضر ج یا قوت ہو صنم	۱۵	بیچار دل کو میرے وہی ہے علاج آج

۱۶	وہ شوخ مجھ سے آکے ملا اس سبب ولی	۱۶	شادی میں اسکی کیا میں نے راج آج
----	----------------------------------	----	---------------------------------

۱۷	جولا گرمی میں گرم ہے وہ شہسوار آج	۱۷	سینے میں عاشقوں کے اوٹھا یہ غبا آج
۱۸	تجھ اسپ ترک تاز کے جولا فی دیکھ کر	۱۸	مانند برق کے میں ہوا بیقرار آج
۱۹	بیشک گر گیا خاطر عشاق با غبلاغ	۱۹	آیا ہے اتفاقات پہ وہ نو بہار آج

۱	گلازار تجھ جمال کے گلشن میں دیکھ کر	فرمان ہے عندیپ ہزاران ہزار آج
۲	سینے سے رکھ طبقہ دل چاک چاک سے	گرتا ہوں میں نثار بجائے انار آج
۳	اے آتشیں بہار ترے رخ کی آب دیکھ	پیدا کیا ہے میں نے دل خاکسار آج
۴	ہے پیشا دل میں میرے خار خار شوق	چہرے کو دیکھ سر پہ تیرے زکدار آج
۵	گردش تمہاری آنکھوں کی جرن دور جام ہے	دیکھنے سے اس کے دل کا گیلے خار آج
۶	اطراف آسمان کے بجوم شفق نہیں	اس رنگ نے ہو کر کیا لالہ زار آج
۷	آنکھوں نے تیری اک نگہ التفات سے	عالم کے حشیوں کو کیا ہے فکار آج
۸		برجائے آسمان سے تواضع کرے طلب
		پایا تیرے کرم سے ولی اقتدار آج
۹	تیرے لبوں پہ دیکھ صنم رنگ بان آج	چہرہ ہوئی ہے لالہ غداروں کی جان آج
۱۰	نکلا ہے بے حجاب ہو بازار کی طرف	ہر لہو الہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج
۱۱	آنکھوں کی تیغ سے تری ظاہر ہے رنگ خن	کس کو کیا ہے قتل اے ہائے پٹھان آج
۱۲	آخر کر رفتہ رفتہ دل خاکسار نے	تیری گلی میں جا کے کیا ہے مکان آج
۱۳	اعجاز عشق دیکھ کہ مجھ نہا تو ان پر	اس سخت دل کے دل کو کیا مہربان آج
۱۴	کل خود زبان حال سے اگر کرے گاند	عاشق سے کیا ہوا جو کیا تو نے مان آج
۱۵	البتہ گل پیادہ ہو دوڑے رکاب میں	اس نوبہا حسن کی دیکھجے جوشان آج
۱۶	تیری بھڑوں کو دیکھ کے کہتے ہیں عاشقان	ہے شاہ جس کے نام چڑھی ہے کمان آج
۱۷	اے عقل موشگاف تامل سے کر نگاہ	آتا ہے کس ادا سے وہ نازک میان آج
۱۸	کیا دوسرے سے زہرہ جنیں کے نکل سکون	یکتیاں میں یا ہے مرے دل کو تمان آج
۱۹	میرے سخن کو گلشن معنی کا بوجھ گل	عاشق ہوئی ہے ببل رنگین بیان آج
۲۰		کیوں کر رکھوں میں دل کو دلی اپنے بھلیج کر

تے دست اختیار میں ہے اب عنان آج	
۱ عالم میں دیکھنے کو ترے ہے عبور صبح	تیری جہن سے ہے یہ سراسر ظہور صبح
۲ دیکھا ہے جبکہ رخ تیرا ہے رنگ نور صبح	۲ بیتاب آفتاب ہے تب سے جہا نہیں
۳ روشن ہے اس جال سے ہی کوہ طور صبح	اس رخ کی آرسی میں ہے نور خدا عیان
۴ ہے جلوہ گر ترے سے یہ دار السمر صبح	ظاہر تیری بہاریں اسباب عیش ہیں
۵ آنکھوں میں اس کی ذرہ ہے مہر حضور صبح	جب سے ولی نے دیکھا ہے تیرا رخ صبح
۶ کہ دست آئینہ رو ہے مدام جائے قدح	برنگ صافی دل کیرن نہ ہو صفائے قدح
۷ صنم کے لعل سے یاقوت کی بہائے قدح	ہر اک طرف کو ہوئی بزم عیش میں بنیاد
۸ جنائے پنج رنگین نگار پاسے قدح	کیا ہے ساتی عشرت نے پیار الفت سے
۹ ہلال عید بنے چرخ زن بجائے قدح	اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام
۱۰ لکھی ہے قبر کے تعویذ پر دعائے قدح	خمار حشر سے کیا غم ہے مے پرستوں کو
۱۱ کہ نقد ہوش فلاطون ہے رونماے قدح	صدایہ آتی ہے بے کیف و کم سدا حتم سے
۱۲ کہ مے پرست کے سینے میں ہو شنائے قدح	ہو اسے قفل مینا سے مجھ پہ یہ ظاہر
۱۳ عیان ہے جس کے اوپر جلوہ ضیائے قدح	ہو لے صبح کے ماند آفتاب غمیر
۱۴ ولی کے دل سے تو اسے شونخ احتراز نہ کر بہشتہ انجمن گلر خان ہے جائے قدح	
۱۵ انہیں دلوں میں ہو اسے یہ کیا بلا گستاخ	صنم زمانہ اول میں یوں نہ تھا گستاخ
۱۶ ننگار اوپر ہے یہ طوطی خوش ادا گستاخ	تیرے یہ لب پہ خط سبز کیا ہے بوجھ اس کی
۱۷ ہو اسے کاہ بجائے کو کہر با گستاخ	یہ رنگ زرد اوڑا بھضیف کو لے کر
۱۸ ولی کے دل میں ہے شونخ تیری ہر اکلی بھی کہ تیری زلف پہ ہو جس قدر ہو گستاخ	

۱	مژہ ہوں کی ہے تجھ غم میں خوابِ مغل سُرخ	۱	لگے ہیں ترک کے بجائیکو یا مسلسل سُرخ
۲	پر کی دیکھ کے میں چشم سُرخِ خوابِ آلود	۲	ان انگھڑیوں کو کیا خوابِ گاہِ مغل سُرخ
۳	کتابِ عشق یہ پیشکشِ انکِ خونی سے	۳	نگہ کی کر کے قلم کھینچتا ہوں جدولِ سُرخ
۴	کیا ہے دغ میرے دردِ سرگور و سنے	۴	ہوا ہے حق میں میرے خونِ دیدہ لُٹل سُرخ
۵		شفیق نہیں ہے میری آہ آئین نے دلی فلک کو جا کے کیا ہے برنگِ منتقل سُرخ	
۶	ہمیشہ ہے بہارِ سرو آزاد	۶	سجاولے دولتِ حسنِ خدا داد
۷	تیرا رخسارِ وایم بے خزاں ہے	۷	ہوا ہے زیبِ در گلزارِ ایچا داد
۸	ہوا مانند مجنوں کے پریشان	۸	تیرا قد دیکھ کر گلشن میں شمشاد
۹	کیا ہے سہو راہ کو چہ غم	۹	ہوا ہے بسکہ تیرے لطف کے شاد
۱۰	خلاصی کیونکہ پاؤں بے لیلِ دل	۱۰	نگاہِ گلہ خان ہے دامِ صیاد
۱۱	وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل	۱۱	محبت ہے فنا بنِ سُبُتِ بنیاد
۱۲	نہیں ہے بے قراری اس کی بے جا	۱۲	دلی جس دل میں ہے زلفِ پریزاد
۱۳		دلہ	
۱۳	جب سے ہوا تیرا یہ قدِ دلربا بلند	۱۳	سنتا ہوں بہ طرے سے صدا کے بلا بلند
۱۴	مت بہت نظر دے بل اسے سر بلِ فنا	۱۴	تجھ قد کا نام جگ میں ہے نامِ خدا بلند
۱۵	بیارگر نہیں یہ تیری چشمِ غمزدہ زن	۱۵	کیوں ہاتھ میں لے رہے ہوں گم کا عصا بلند
۱۶	ان ابروؤں کو دیکھ کے اپنے کئے شباب	۱۶	حق میں تیرے ہلال نے دستِ دعا بلند
۱۷	گلزارِ زندگی میں یجز وصلِ سرِ قد	۱۷	عشاق کو نہیں ہے وگر دعا بلند
۱۸	اس بات کو لکھا ہوں سفینہ میں عقل کے	۱۸	بے بحرِ دل میں طبعِ سخنِ آشنا بلند
۱۹	تیری بھوؤں میں ناز کو رتبہ ہے اس قدر	۱۹	کشتی میں جو ہے مرتبہ ناخدا بلند



۱	میں مانشقوں کی فوج میں سردار ہوں دلی ہے آہ کا علم مری اب تاسا لبند	
ہوا ہے گرم جو تو آفتاب کے مانند ۲ زمین پہ کیوں نہ گریں اہل بزم جرہ منط ۲ نگاہ گرم کرے گرفتار کے گلشن میں ۲ بزرگ برق اگر جلوہ گر ہو وہ گلہ و ۵ لکھی ہے بسکہ پریر دے زلف کی تعریف ۶ تیرے خیال میں اسے بھر حسن ویدہ تر ۷ تیرے فراق میں ہر آہ اسے کمان ابرو ۸ کیا ہے طرز تنافل نے شونج کی جگہ میں ۹ سخن کے غم سے نکلتا ہے نالہ بیتاب ۱۰ نہ بھول گرم نگاہ ہے پہ شونج چٹھوں کی ۱۱ توقع قدم شہسوار رکھ دل میں ۱۲ نہ کسوال مرے درو کی حکایت کا ۱۳ اگر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر ۱۴ نہ ہو تو محک سے دنیا کے مثل ہو باریک ۱۵	کیا ہے ہریش نے پرواز آب کے مانند ۲ تری نگہ میں ہستی شراب کے مانند ۲ گل ستارہ گرین گل گلاب کے مانند ۲ غبار سینہ ہو پانی گلاب کے مانند ۵ سیاہ نامہ ہوا ہے کتاب کے مانند ۶ ہوئے ہیں آب سراپا حباب کے مانند ۷ گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند ۸ ہر ایک چشم کو تسخیر خراب کے مانند ۹ ہر ایک رنگ سستی تار رہاب کے مانند ۱۰ محبت ان کی ہے دہو کا سراب کے مانند ۱۱ ہوا ہوں خالی ایسے سے رکاب کے مانند ۱۲ کہ ہے زبان پہ حاضر جواب کے مانند ۱۳ نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند ۱۴ سیاہ دل کو کرے گی خضاب کے مانند ۱۵	
۱۶	نگاہ گرم سے اس شدہ قد نے مجلس میں کیا برشتہ دلی کو کباب کے مانند	
تیری نگہ کی سنجی ہے دلبری کے مانند ۱۷ ظاہر نہیں حقیقت اس لعل کی کسی پر ۱۸ ہر چند زرد رنگت حاصل ہے مانشقوں کو ۱۹	تیری نگاہ موزون ہے بھری کے مانند ۱۷ واقع ہوا ہوں اس سے میں جہر کے مانند ۱۸ لیکن شگفتہ رو ہیں گل جعفری کے مانند ۱۹	

طاقت نہیں کسی کو تا اس صنم کو دیکھے	۱	عالم کی ہے نظر سے پنہاں پری کے مانند
یہ ریختہ دکی کا جا کر اُسے سنا دو	۲	رکھتا ہے فکر روشن جو الزمی کے مانند
تجھ گہدن کی بوسے ہوئے گلزار بند	۳	گلشن میں تجھ بہار کے ہیں لہ بہار بند
گلزار میں تنک کے چلے گر تو اک قدم	۴	مانند آب آئینہ ہو جو سیار بند
مالی نے تجھ جال کے گلشن کو دیکھ کر	۵	بیچا ہے جا کے شہر میں پھولوں کے بہار بند
آکھونہ تیری دیکھ میں آہو کو مستلا	۶	بو جھاتی رنی نگہ میں ہے وحشت شمار بند
اس قد کو دیکھ سر وہی گلشن میں پابگل	۷	آزاد یہاں ہوا ہے جو بے اختیار بند
امید مجکویوں ہے دکی کیا عجب اگر	۸	اس ریختہ کو سن کے ہو معنی نگار بند
سخن شناس کے نزدیک کب ہو کم زیرید	۹	کسی کے مطلب رنگین کو جو کرے ہے شہید
ہوا ہے شتری اس رنگ شتری کا دل	۱۰	کیا جو اہل خرد کے ہزار دل کو شہید
یہ زلف و خال سے نہ دیا ہو جگ کو فریب	۱۱	دغا کے دینے میں یک رنگ ہیں یہ پیر و مرید
کھلا ہے عقدہ دل اس نگہ کی سوزن سے	۱۲	تیری زین کا اشارہ ہو قفل دل کی کلید
ہوا ہے حق کی توجہ سے اسے ہلال ابرو	۱۳	تیرا جمال منور و کی کے دل کی عید
اسے شکرب قند سے تجھ لب کی ہین تان لہیز	۱۴	حرف تیرا اس کے ہیں جیسے طوطہ سواں لہیز
دل کو فرحت بخش ہے دائم تیرے غم کا جیوم	۱۵	صاحب ہمت کو ہے نت کثرت بہان لہیز
مست ہر اک نا اہل سے ملے کو راضی ہو صنم	۱۶	ہے نصیحت تلخ ظاہر لیک ہو پنہان لہیز
لذت معنی نہیں کچھ لذت ظاہر سے کم	۱۷	حرف با معنی ہے جیسے بوسہ خربان لہیز
اسے دلی ترک عطا یق دل کو لذت بخش ہے	۱۸	

جہاں ہے دنیا دار کو فکر مرد سامان لذت			
عجب نہیں جگر کے دلیں شمع کے تاثیر	۱	اگر مقدمہ عشق کو کروں تحسیر	
جنون عشق ہوا اس قدر زمین پر محیط	۲	کہ پار سا کو ہوئی موج بوریا زنجیر	
زبان قاتل نہیں طفل انشک کر نسکین	۳	زبان حال سے کرتا ہے عشق کی تفسیر	
ورق پہ چہرہ عشاق کے مصور عشق	۴	جگر کے خون سے لکھ طفل انشک کی تصویر	
گلی سے یار کے کیوں جا سکے وکی باصر			
ہوئی ہے خاک پر یرو کی رہ کی دامنگیر			
گرچن میں چلے وہ رشک بہار	۶	گل کرین نقد آب و رنگ و شمار	
یاد تجھ خط سبز کی اسے شوح	۷	زخم دل پر ہے مرہم رنگار	
حق نے آنکھوں کو تیری بختا ہے	۸	مئی وحشت سے ساغر سرشار	
اس پر یرو کو جس نے دیکھا ہے	۹	صورت ہوش سے ہوا سینار	
وہیاں میں تیری دید کے دایم	۱۰	مثل مینا ہے چشم کو ہر بار	
پیش بہائے مشتری طلعت	۱۱	آب حیران کا سر دے بازار	
بکہ پایا تیری جفا سے شکست	۱۲	خانہ دل ہے اپنا آئینہ دار	
بلبلین ہر طرف سے اٹھ دوڑیں	۱۳	دیکھنے کو اسے ہزار ہزار	
۱۴		اسے ولی اس کو حرف ہوش نہ پوچھ	
جہاں مست حبلہ دیدار		۶	
اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر	۱۵	بیروانی نہ کر خدا سے ڈر	
مست تلافی کو راہ دے اور شوح	۱۶	جگ ہنسائی نہ کر خدا سے ڈر	
ہے جدائی میں زندگی مشکل	۱۷	تو جدائی نہ کر خدا سے ڈر	
عاشقوں کو شہید کر کے صنم	۱۸	گفت خانی نہ کر خدا سے ڈر	

اگر سی دیکھ کر نہ ہو مغرور	۱	خود نائی نہ کر خدا سے ڈر
راست کہیشن سے اے کمان بڑ	۲	کج ادائی نہ کر خدا سے ڈر
اس سے جو آشنائے درو نہیں	۲	آشنائی نہ کر خدا سے ڈر
۲		
اے دلی غیر آستانہ یار		
چہ سائی نہ کر خدا سے ڈر		
دل میرا ہے وہ آتشین سپر	۵	راکھ ہو جاتے جس کو دیکھ شر
کیا کہوں خنض دل کی بے تابی	۶	قوت جس کا ہے آتشین شتر
عشق بازو میں اس کو ہر راحت	۷	جس کو الماس کا ملا بستر
اس نے پایا ہے منزل مقصود	۸	عشق جس کا ہے بادی و رہبر
ترک لذت کی جس کو ہے لذت	۹	شکر اس کو ہے زہر زہر شکر
استنادوں کو موج آب و فنا	۱۰	ہے محبت کی تیغ کا جو سر
۱۱		
بزم دلبر میں اے دلی جا تو		
شرح کا آج ہاتھ لے ساغر		
آیا تو مکر باندھ کے جب جو رو خفا پر	۱۲	جی صدقے کیا میں نے تری بانگی اوپر
اس دیدہ خوبساریں یکساں قدم کھ	۱۳	اے شونخ ترا جی ہے اگر رنگ خا پر
آنکھیں ہیں یہ خربان جہانگی کہ لگی ہیں	۱۴	بونے نہیں نرگس کے صنم تری تبا پر
تشبیہ تر خط کو جودی مشک خنجر سے	۱۵	عالم کو وہ آگاہ کرے اپنی خطا پر
۱۶		
دشوار ہے حیرت سے دلی اس کا نکلنا		
باندھا ہے جو دل اس رنج آئینہ منا پر		
سانی جب خبر شادی کی اُسے صدمہ اگر	۱۷	ہوا زخمت طلب نزدیک میرے جسے غم اگر
تیرے ملنے سے مار و نش کرے دلی مجاہد اگر	۱۸	ہوئی ہے شامہ زن سینہ میں خواہش مہم اگر

بجز تجھ جام ای کے اکی بری پیکر نہ لوں ہرگز نظارہ جب کیا میں نے مبارک حسن دلبر کا	۱ اگر دیسے بجے ہاتھوں سے اپنے جام جم اگر ۲ اگر امجد دل میں تیری زلف خم خم کا خم اگر
۳	۳ دلی تجھ حسن کی تعریف میں جب ریختہ کہوے نے تب اس کو جان و دل سے حسان عجم اگر
اگر گلزار میں بیٹھے وہ سرد نازنین اگر اگر ہووے صمغ خانہ پہ اس بت کا گلزار بنیک کے شیرازہ بندی دل کی خواہش کے دیکھو عجب اس خوش چہل کی ہیں آنکھیں شوخ اور چہل	۴ کرے نظارہ اس کا جزر فرودس پریں اگر ۵ تصدق اس پہ ہو دیں سب گارستان چین اگر ۶ پریشان گروہ دیکھتے تیری زلف منبرین اگر ۷ ہوئے قربان جہیز آہوئے صحرانشین اگر
۸	عجب کیا دام میں اس کے اگر آوے دلی کا دل کہ اس کی جال میں کتے پھنسے ہیں اہل دین اگر
پڑا ہول کوہ غم میں اس دل ناشادے جا کر کیا بے خون سرد اسے ہمارے تن میں باغلب گرفتاروں کی غمخواری بھی لازم ہوئی تجھ پر برہ کے ہاتھ سے گرداب غم میں جا پڑا ہول	۹ واکہد و میری جانب سے اپ فرماوے جا کر ۱۰ نگہ کے نیست کر کو لا کہو فسادے جا کر ۱۱ حقیقت مرغ و لگی یوں کہی صیادے جا کر ۱۲ کہو میری حقیقت چرنے بے بنیادے جا کر
۱۳	دلی اس قد کا طالب ہے مبارکبا و تہ کہد و کہو بھما کے گلشن میں ہر اک شمشادے جا کر
اے باد صبا باغ میں اس گل کے گزر کر کیا دروہی کو کہ کہے درد میرا جا کون اس سے کہے تیرے سدا دل کی حقیقت کیا غم ہے اسے تیر حواش سے جہان میں اس گل کو کئی نامے کہے مہنے کئی بار	۱۴ مجھ دلخ کی اس لالہ خوبی کو خبر کر ۱۵ اے آہ میرے درد کی تو جا کے خبر کر ۱۶ اے درد تو ہی دل میں کچھ اب اس کے اتو کر ۱۷ سمجھا جو کئی گردش ساغر کو سپر کر ۱۸ انٹکوں نے کیا محو ہر اک نامے کو تر کر

۱	مست طرز تغافل کو میرے حق میں روارکھ	۱	اسے شوخ میری آہ بُری ہے تو حذر کر
۲	بہر وقت لگا آنکھ میں مست کھل تغافل	۲	لگ بھر سے اس رخ بھی تپے مہر نظر کر
۳	اس صاحب دانش سے وقی ہے یہ عجب تعجب	۳	یکبارگی کیوں محب کر گیا دل سے بسر کر
۴	بہشیا زمانے کے تیرے منہ پہ نظر کر	۴	کوچے میں پڑے ہیں تیرے سب ہوش بہر کر
۵	عالم میں وہ ہے تیرے ملاست کا نشانہ	۵	جس دل میں گیا تیرے غم کا گزور کر
۶	تیرے رُنج پر لڑے کیا بدر کو نسبت	۶	جیہ کوئی کہے بدر تجھے اس کو بدر کر
۷	اُس ظالم خونخوار کے جی پیش کیا ہے	۷	جس عشق نے عالم کو دیا زیر و زبر کر
۸	فارغ ہو وہی رونے سے دلدار کو دیکھا	۸	کعبہ کی زیارت کیا دریا سے اتر کر
۹	ہوا ہوں بے خبر ان مست آنکھوں کی خبر سنکر	۹	ہوا ہوں ناتوان جون موتی نازک گھر سنکر
۱۰	نہیں ہے لعل شیریں پر خط سبز اس گفتار	۱۰	یہ طوطی ہے کہ آئی جو تیرے بسکی شکر سنکر
۱۱	سر اباہر کے سوادنی پڑا ہے غم کے طلعے میں	۱۱	تیرے زلفوں کے سنبل نے حکایت مر سنکر
۱۲	زمر کا راہ الفت سے قدم زہار ایل، تو	۱۲	بہا تا ہے قدم نامر اس رہ کا خطر سنکر
۱۳	آہرے کی منط آتا ہے مجھن بے سرو بے پا	۱۳	مری دیوانہ رول کو پس کا راہر سنکر
۱۴	وہا کے ہاتھ سے جون و ہر اک غمچہ پر نشان ل	۱۴	یونہی ہر دل پر نشان ہے مری آہ سحر سنکر
۱۵	قلی تیری گلی کر سننے یں مشتاق ہے ہر دم	۱۵	کہ جن مشتاق عاشق ہووے وصف سیر سنکر
۱۶	”جگر پہنچی اس شکر لب کی خبر	۱۶	حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر
۱۷	بور علی سینا وہ سینہ دیکھ کر	۱۷	قاعد حکمت کے سب جاوے بسر
۱۸	سات پردوں میں رکھوں اس کو چھپا	۱۸	آوے گرا آنکھوں میں وہ نور نظر

۱ ہاتھ لگ جاوے جو وہ نازک کمر	محب کو سب عالم کہیں باریک بین
	۲ ان لیوں کا اسے ولی طالب ہے دل جس کے غم سے لعل ہے خونی جگر
۲ ناز کے شہدیز کو مہینہ کر ۴ ہر لپک کو دشمنہ خون ریز کر ۵ مہربانی اس کی دست آویز کر ۶ عاشقوں کے خون سے پر مہینہ کر	شونج نکلا جب قدم کو تیز کر یک بیک آیا ادا سے مجھ طرت میں نے کی یہ عرض از روئے نیاز کہہ اسپس کے زکس بیمار کو
	۷ اسے ولی آتا ہے وہ مقصودِ دل خانہ خود خون سے رنگ آمیز کر
۸ مت قمری و شمشاد کے سرو میں خلل کر ۹ آئے ہیں ترے شوق میں پردے تلے نکل کر ۱۰ تصویر بنائی ہے تری نور سے حل کر ۱۱ تجھ عشق کی تپش سے وہ کاجل ہوئی جل کر ۱۲ پانی ہوا اس گال کے جو عشق میں گل کر ۱۳ کیوں جاں سپاہی دم شمشیر سے تل کر	۸ اسے سرو خرامان تو نہ جا باغ میں چل کر ۹ کر چاک گریبان کو گل اب صحن چین میں ۱۰ صنعت کے مصور نے صباحت کے ورق پر اسے نورِ نظر شمع کو دیکھ لے سراپا ۱۱ بے آب گئے آب حیات اس کی نظریں اس ابرو سے خم دار ہے ہر گز نہ پھر دل
	۱۴ اے جانِ دلی لطف سے آبریں مرے آج محبو عاشق بے گل سے نہ تو وعدہ کل کر
۱۵ اس قدر سختی اسے صنم مت کر ۱۶ مہربانی اسپس کی کم مت کر ۱۷ تو رقیبوں پر یوں کر کم مت کر ۱۸ دل کو اپنے مکانِ غم مت کر	عاجزوں پر قوابِ ستم مت کر ابنِ ترقی کے دقت میں اسے شونج رحم بے جا ستم برابر ہے ابنِ نصیحت کو گوش جان سے سن

	رام بچہ امر کا ہوا ہے و لی گرے الفان اس کر رم مت کر	۱
۲ گیا یکبارگی آرام سے کر ۲ دل زخمی طرٹ پیغام سے کر ۴ چلا ہے آج فوج شام سے کر ۵ سیاہی زلف سے وہ دام سے کر ۶ جو آوے زلف تیری دام سے کر ۷ گنوا یا کفر میں اسلام سے کر ۸ چلا ہوں لپتہ و بادلم سے کر ۹ کھڑا ہے منتظر ہو جام سے کر ۱۰ جو کوئی آتا ہے تیرا نام سے کر	۲ جو آیا مست ساقی جام سے کر ۲ نگہ تیری سدا آتی ہے جون تیر ۴ نجا لڑن خط ترا کس بے خطا پر ۵ بنایا ہے جہان میں بساۃ القدر ۶ اور ہے کہوئے دل سے رنگ و حش ۷ تیری زلفوں سے باز دھا جس نے دلکو ۸ تیرے لب اور تیری آنکھوں کا پیہ ۹ تری ساقی گری کو لالہ باغ ۱۰ میں اس کو جن نگیں کرتا ہوں سجدہ	
	۱۱ دلی تیرے لبوں سے اے تنک طبع چلا ہے لذت و شنام سے کر	
۱۲ باعث جہیت جان جان کر ۱۳ حسن کو تیرے گلستان جان کر ۱۴ خط کو تیرے خط ریحان جان کر ۱۵ حال دل میرا پریشان جان کر ۱۶ محکوم اپنا راحت جان جان کر	۱۲ میں تجھے آیا ہوں ایمان جانکر ۱۳ دبیل شیراز کو کرتا ہوں یاد ۱۴ نہر نگہ کرتی ہے نظارے کی مشق ۱۵ زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تا ۱۶ اے صنم آیا ہوں ہو بے اختیار	
	۱۷ رحم کر اس پر کہ آیا ہے ولی در و دل کا تجھ کو در مان جان کر	۱۷
۱۸ چمن میں جب چلے اس من عالم کا بھلا کرے تنظیم خوشبو ہر گل سیراب اٹھکر		



تیرے پاؤں کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں	۱	ابھی آوے قدم ہی کو غل خواب سے اٹھ کر
کرے گر آری گھر میں رخ روشن کی مہانی	۲	وہاں سے ہاتھ کو تیرے پس کے آپ سے اٹھ کر
ترے ابرو کی پہونچے گر خبر مسجد میں زاہد کو	۳	تماشا دیکھنے آوے تر احراب سے اٹھ کر
<p>۲</p> <p>ولی اس زلف کی جو سحر سائیکہ بیان کہہ دے چلے پتال سے پانی یہ پیچ و تاب سے اٹھ کر</p>		
تو ہے رنگ ماہ کنانی مہنوز	۵	تجک ہے خبروں میں سلطانی مہنوز
نغمہ سے رخ کی تیری دریا سے سن	۶	چہرہ گوہر پہ ہے پانی مہنوز
ہر جھلک دیتی ہے اس رخسار کی	۷	آری کو درں حیرانی مہنوز
حلقہ زن ہے اس دین کی یادیں	۸	خاتم دست سلیمانی مہنوز
رات کو دیکھا تھا تیری زلف کو	۹	دل میں باقی ہے پریشانی مہنوز
روز اول سے چین میں حسن کے	۱۰	نین ہوا پیدا ترا خانی مہنوز
<p>۱۱</p> <p>جان جاتی ہے ولی آتما نہیں کیا سبب وہ ولسر جاتی مہنوز</p>		
وانے سے دل نرس زرا ندوز رکھتا ہے مہنوز	۱۲	مثل خورشید آتش ہے دور کہتا ہے مہنوز
بسکہ گاتا ہوں سر و عشق تیری یادیں	۱۳	دل میرا یہ لہجہ داؤد رکھتا ہے مہنوز
اس وہان کا لہم ہے عجب جگر کہ حق	۱۴	طالبوں کو اس کے کیوں موجود رکھتا ہے مہنوز
بانغ میں دیکھا ہے اسے یا قوت لب کیا لکھو جب	۱۵	شوق لب تیرا غبار آدور کہتا ہے مہنوز
شوق اس رخسار کا سینے میں ہے نر جلاوگر	۱۶	عجروں آتش نرود رکھتا ہے مہنوز
گرچہ غیر از نامادی اب تک حاصل نہیں	۱۷	لیک دل لب سے ترے تصور کہتا ہے مہنوز
<p>۱۸</p> <p>یہ ولی تجھ عشق کے حجر پہ تا اسپند ہو ہاتھ میں دل کو بجائے عود رکھتا ہے مہنوز</p>		

مت با صنم کہ ہوش دل آیا نہیں منہوز	۱	میں درو اپنا جھکوسنایا نہیں منہوز
اس چشم انگبار سے میری عجب نہ کر	۲	سینے کا داغ تجھ کو دکھایا نہیں منہوز
تجھ لطف کے زلال نے اسے مایہ حیات	۳	سینے کا آب میرے بجایا نہیں منہوز
ہوں گرچہ خاکسار دے از رہ ادب	۴	داسن کو تیرے ہاتھ لگایا نہیں منہوز
<p>۵</p> <p>آزاد اپنے عشق سے مت کر ولی کراب تیرا غلام یگ میں کہایا نہیں منہوز</p>		
لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز	۶	ہوا سر تا قدم مثل چمن سبز
عجب چھب سے کھڑا ہے وہ پری رو	۷	ہے سر پر چہرہ بریں پیر بن سبز
اگر اس وینج سے آدے انجن میں	۸	تو ہوسے بخت اہل انجن سبز
فصاحت کیا کہوں اس خوش زبان کی	۹	کئی کا دان نہیں ہوتا سخن سبز
<p>۱۰</p> <p>ولی نے جی دیا اس خط کو کر یاد بجائے گر کریں اس کا کفن سبز</p>		
ہوا ہے چشم سے لبستان غم سبز	۱۱	ہوا تجھ جود سے بخت الم سبز
ہوا قد سرو کے مانند اس کا	۱۲	لباس سبز میں سر تا قدم سبز
کہیں جو ہر شناس حسن تجھ کو	۱۳	زمرہ کا ترا شاہے صنم سبز
نخاکھی ہے اس آہو نین کی	۱۴	ہوا جون شاخ نرگس اب قلم سبز
<p>۱۵</p> <p>ولی نے جب لکھی اس خط کی تعریف ہوا جون برگ ریکھاں ہر قسم سبز</p>		
ہوا نہیں ہے صنم صاحب اختیار منہوز	۱۶	بجائے خود ہے رقیبوں کا اعتبار منہوز
پری رخن کے جودندان کا آگیا ہے خیال	۱۷	برنگ برق میرا دل ہے بیقرار منہوز
وہ چشم چار ہوئی مشوق چار ابرو سے	۱۸	دے نہیں وہ دوزنگی ہوا دو چار منہوز

<p>۱ مقیم ہے جن سب میں بہار سہروز ۲ گیا نہیں ہے میری چشم سے خاز سہروز</p>	<p>ہزار بلبل سب کیں کا صید ہے باقی تو اپنی چشم کی گردش سے دے پیالہ بجے</p>
<p>۳</p>	<p>دلی جہان کے گلستان میں ہر طرف ہر خزان دے بہار پہ ہے صرد و گلف دار سہروز</p>
<p>۴ دوز جہان میں اس کا بجے آسرا ہو بس ۵ دوز جہاں میں اس کو وہ گلگون تھا ہو بس ۶ جس کی نبل میں دلبر رنگین ادا ہو بس ۷ جس نے دامن وصل کا شربت پیاد ہو بس</p>	<p>۴ میں کیا کروں جہان کو دلربا ہے بس ۵ جنت کو کیا کرے گا طلبگار و دوست کا ۶ سرو چن کی دید کو ہرگز نہ جائے گا ۷ آبیالقا پسند نہ آئے اسے کبھی</p>
<p>۸</p>	<p>پھنڈیے عشق کے وہ ولی کب نکل سکے دل جس کا دامن زلف میں جا کر پھنسا ہے بس</p>
<p>۹ کیا شہنشاہ اور کیا درویش ۱۰ جب سے تیرا فراق آیا پیش ۱۱ یہاں سے عاشقی کا پیش ۱۲ اس کے نزدیک کیا عزیز ہے خویش</p>	<p>عشق کے ہاتھ سے ہو دے دلریش جی میرا ہو گیا ہے زیر و زبر تجھ پہ قربان ہوا اے کمان ابرو جس کو قربت ہے عشق سے تیرے</p>
<p>۱۳</p>	<p>اسے ملی اس کا زہر کیون اترے جس نے کھایا ہے عاشقی کا نیش</p>
<p>۱۴ جنت ہے جس کے لطف سے بس سرشار محض ۱۵ ہے لالہ زار جس کے سبب داغدار محض ۱۶ جو اس نگہ کے تیرے ہے دلفگار محض ۱۷ تجھ حسن کا خیال ہے مجھ شرمسار محض ۱۸ بن اس کے خاک شعل ہے تجھ کو خار محض</p>	<p>اس حسن کے چمن میں یہ خط ہے بہار محض وہ رنج تر ہے اسے گل گلزار عاشقان بن مرہم وصال نہ ہو دے اسے شفا شکر خدا کے جس کے کرم سے جہان میں اسے دل تو اس کی چشم کی سستی سے ذوق</p>

۱	اس کو قرار کیونکہ بوسیلہ دنہار میں	۱
۲	۲	۲
۳	۳	۳
۴	۴	۴
۵	۵	۵
۶	۶	۶
۷	۷	۷

یہی میں مانگتا ہوں رات اور دن تجھے یا حافظ ۱	مجھے اپنا گدا کر اور رہ میرا سدا حافظ نہ ہرے کیدوں جہاں کے بیچ ہر شکل میری آں ۲
۳	۳ ولی بس اعتقاد صاف سے کہتا ہے یہ ہر دم کہ اپنے حلق میں رکھتا ہمیشہ محب کو یا حافظ
دل اس نگاہ گرم سے سوزان ہے جلن چراغ ۴	۴ اس نور شعلہ سوز سے خندان ہے جلن چراغ ۵ وہ آب تاب من میں تیرا ہے اسے صنم ۶ نزدیک تیرے یوں ہے ٹنک ہر حال کا ۷ من پر عاقبت کے وہ ہے بادشاہ وقت
۸	۸ عالم کی دوستی سے ہے نصرت ولی کو نت ہر آتشنا کے دم سے گریزاں ہے جلن چراغ
پڑی جو نظر چشم دلیر طرف ۹	۹ ہوا ہوش بیکبارگی برطرف ۱۰ اگر ابرو و تجکو درکار ہے ۱۱ گھلے دیکھ کر لب کا آب حیات ۱۲ زبں میں ملاحت کا مشتاق ہوں
۱۳	۱۳ ولی کو نہیں مال کی آرزو و خدا دوست دیکھے ہیں کب زرطرف
تیرے فراق میں گام نہ ہوا ہوں ایسا ضعیف ۱۴	۱۴ بجا ہے تن کو اگر بال سے کر دلیں رو لیت ۱۵ جہن میں دھر کے ہرگز نہیں ہوا معلوم ۱۶ کہ کب ہے فصل ربیع اور کہاں ہے فصل خریف ۱۷ وہ شاہ من سے بس ہے مجھے یہی نشتر لیت ۱۸ کہ ہے فراق میں جلن فرق و کشیت و لطیف
۱۸	۱۸ عجب نہیں جو مصنف پر آفرین سہئے

ولی جو کوئی کہ اس وضع کی سنے تصنیف	
۱ نہ کر سکوں ترے اک تار زلف کی تعریف	۱ کروں ہزار کتابیں شنائیں گر تصنیف
۲ عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھ	۲ ورق پہ مہر کے لکھیں اگر تری تعریف
۳ لطیف وقت پہ ہی زیب بخش محفل ہے	۳ سدا گلاب میں ہرگز نہیں بوئے لطیف
۴ عجب نہیں جو سخن کہرا ہو کھینچے مجھے	۴ کہ مجھ کو عشق نے اب کاہ سا کیا ہوا ضعیف
۵ کیا ہوں بر میں ایکے بنا س عب رانی ولی بردہ نے مجھے یہ قبا دیا تشریف	
۶ ترے بن نہیں اور میرا رفیق	۶ تو روز ازل ہے میرا شفیق
۷ بننا بزم اغیار میں شمع و	۷ کہ اہل وفا کا نہیں یہ طریق
۸ ترے لب کی الفت سے لے ناز نہیں	۸ ہوا ہے میرا دل دکان عقیق
۹ گواہی یہ دی راست بازوں نے آج	۹ ہے شمشاد تیرا اعلام عقیق
۱۰ ولی منبرِ عاقبت میں تیرا نہیں کوئی حسن عمل بن رفیق	
۱۱ اے صنم تیرے رخ کی وہ ہر چمک	۱۱ منفعل ہے مدام شمس فلک
۱۲ دیکھ تجھ میں جناب حق کا جلوہ	۱۲ ہیں دعا گو فلک پہ سارے ملک
۱۳ دیکھ کر اس دہن کی تنگی کو	۱۳ عالموں کو پڑا ہے دل میں شک
۱۴ ترے لب کا حقوق ہے مجھ پر	۱۴ کیوں بھلاؤں میں دل سے حق نمک
۱۵ لے ولی جب منظر میں وہ آیا نقش سب ماسوا کے ہو گئے حک	
۱۶ اس لطف اور دہن میں ہے مختصر مطلق	۱۶ تو صاحبِ رس ہی ہو جا ہوں روزِ اول
۱۷ گلزار میں نکل کر گلگشت اگر کرے تو	۱۷ تجھ گلدن کے دیکھ سب گل پڑیں گے گلگل

۱	سب خلق کے مصوٰر تصویر دیکھ تیری	۱	حیرت میں جا پڑے ہیں لکھنار ہا سہطل
۲	اوس سرو قد کو دیکھے نقاش نقش بھٹو	۲	بوٹے سے قد پہ پنتاں ہو نخل سحر کا پھل
۳	ہر جنس کا معبا بوجھا گیا ہے اتا	۳	تجھہ راز کا معبا جگ میں رہا ہے انجل
۴	خوشبو میں ہے مغرق گل پیر میں ہما	۴	ہے عطر میں بسایا اب تنفع جھلا جھل
۵	دوسو زاحمدی کی کر خاک پا کو سرمہ	۵	شیع حرم کا گرچہ منظور ہوئے کا جل
۶		۶	
اے شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سے		تجھہ یوفا کے غم سے دایم ولی ہے بیکل	
۷	چمن میں گیا جب سے وہ نو نہال	۷	ہوا اس سرواں سرو قد سے نہال
۸	ہو اتب سے خاطر نشان جب سے جان	۸	تیرے تیر کی دل کو بھائی ہے بھال
۹	نہیں چین تجھ بن مجھے اک گھڑی	۹	میرے حق میں ہر ماہ گویا ہے سال
۱۰	لیا سرو نے گرچہ قسری کا دل	۱۰	ترے قد کی لیکن نرالی ہے چال
۱۱	تیرے عشق نے خم کیا ہے مجھے	۱۱	میرے حال پر زلف تیری ہے دال
۱۲	میرے دلوں کو گئے گردان کیا	۱۲	کہوں کیا اوس ابرو کے چوگا نکا حال
۱۳	جہاں میں پھر لیکن اے باحیا	۱۳	پتیا ہے آئینہ تیرا مثال
۱۴	نہ ڈر روز محشر سے سید کو ہے	۱۴	کہ آل نبی کو نہ آوے گی آل۔
۱۵	طمع مال کی سر بسر عیب ہے	۱۵	خیالات گنج جہاں سر سے تال
۱۶	بھروسا نہیں دولت تیر کا	۱۶	عجب کیا کہ تا نظر آوے زوال
۱۷	جو غصہ میں آیا وہ آتش مزاج	۱۷	کیا آب عشاق کے دلوں کا گال
۱۸	تجھہ زلف صیاد دیتی ہے سچ	۱۸	نہ اس نام کے ہاتھ سے دلوں کا
۱۹		۱۹	
ولی شعر میرا سراپا ہے درد		خط و خال بات ہے خال خال	

۱	مدت ہوئی صنم نے دکھایا نہیں جہاں	دکھلا کے قد کو بھی نہیں مجھ کو کیا نہال
۲	لے عید عاشقاں میری جانب کبھی تو دیکھ	ہوں برو و نیکی یاد سے لاغریں جوں ہال
۳	برجائے گرچہ ہم یہ تصدق ہو مشتری	بولاترے جہاں کو خورشید بے زوال
۴	ممکن نہیں کہ بدر ہو نقصان سے آشنا	لاوے اگر خیال میں اس حسن کا جمال
۵	وہ دل کہ تھا جو سوختہ آتش جہاں	ہے سوز عشق زلف سے آتش سید ہال
۶	اگر مضطرب ہے عاشق بیدل عجب نہیں	آنکھوں کو تیری دیکھ کے وحشی ہوئے غزال
۷	کھویا ہے گلرخوں نے رعیت سے آبِ ننگ	گردن کشتی ہے شمع کی پروانہ پروبال
۸	فیض نسیم مہر و وفا سے جہاں میں	گلزار تجہ بہار کا ہے اب تلک بجال
۹		
ہرگز نہ دیوے رسمِ فابا تھ سے ولی		
یکبار اس غزل کو سننے کر سر برمال		
۱۰	دل کی مچھلی پر ہے پھینکا عشق نے جنجان	دام میں سن لے فک کے ہے مرغ دل سچاں
۱۱	لے ستمگر عاشقوں پر تو نکر جو رسم	خیل اور شر کی حقیقت میں یکشتاں قال
۱۲	خط نہیں آواز اس رخسار کے پہلے پاس	حسن کے لینے کو یہ آئے ہیں استقبال
۱۳	مفلسوں کو عافیت کے ہی نہیں درکار	حق کی بخشش سے اسی بہرہ ہیں نیک اعمال
۱۴		
لے ولی حق کی طلب یہ دولت عظمیٰ ہے بس		
عشق سینے کے خنیر سے ہے مالا مال		
۱۵	لب پہ دبیر کے جلوہ گر ہے یہ خال	حوض کوثر پہ یا کھڑا ہے بلال
۱۶	یوں ہے عاشق اپنی صورت کا	جیسے قربان او سپہ ہے متال
۱۷	اسکے رخ کی شعلہ کا کرتا ہے	ہر سحر آفتاب استقبال
۱۸	کچھ نہیں مال و زر کی مجھ کو طمع	شوق سے او سکے دل ہو مالا مال
۱۹		
لے ولی پی سے محبت کو		



گر ہے رمضان یا مس شوال	
دیکھ کر تیرے یہ چھنڈو لے بال	۱ رشک سے جگمگے ہیں کالے کال
جب کہ ابرو کی توکساں کھینچے	۲ تیر مثرگاں کی لیوے بھال سنبھال
زلف کے پیچ دیکھ کر سنبھل	۲ چچ اور تاب میں ہے ڈالے ڈال
صید بازوں نے اس نگاہ کا دام	۲ دیکھے آتش میں غم کے جائے جال
اس ولی پر نظر رسم کی کر	
ہے یہ تقصیر وار بایں بال	
عبارت زلف سے تیری ہو سنبھل	۶ ہوا تیری کمر میں گم تامل
تیرے رخ کے چمن کو یاد کر کر	۷ دیا لالہ نے اپنے دل پہ اب گل
وہ ہووے موج بحر حسن بیشک	۸ اگر رخسار پر چوڑے وہ کاکل
ترے رخسار و لب کو دیکھ اشیع	۹ ہوئے پروانہ سب طوطی و بلبل
میں دیکھا ہوں نگاہ دل سے ایشوخ	۱۰ تیری آنکھوں سے پہنچا ہے تغافل
کیا اس دور میں اے جلوہ مست	۱۱ تیری آنکھوں نے کار نشہ رمل
ہوا زنجیر بندہ دام عاشق	۱۲ تیری زلفوں کے ہر حلقہ میں سنبھل
۱۳	
وکی تیری گلی کو دیکھ ہو لا	
یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل	
میری نگہ کی رہ پے لے فرخندہ فال چل	۱۳ ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل
لے نور ہر نظر تیری آنکھوں کی دیکو	۱۵ شہر ختن سو شک نہیں و موغراں چل
مکن نہیں ہے تن کی طرف اسکی بازشت	۱۶ جو دل گیا سوئے صنم نہ جال چل
زلفوں میں اسکے دیکھا ہی میں سوادہ	۱۷ اس راہ پارچ میں یل سنبھال چل
لے بخیر اگر ہے بزرگی کی آرزو	۱۸ دنیا کے رہ گزریں بزرگوں کی چال چل

۱ گز عاقبت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت	۱ خوش خصلتی کی ملک میں بخوش خصال چل
۲ مرشد کی منزلت میں اگر عزم جزم ہے	۲ سایہ کی طرح پیر کے دیناں چال چل
۳	آیا تیری طرف جو ولی تو عجب نہیں کہتے ہیں تیرے کوچے میں صاحب کمال چل
۴ کہوں گس عجز و جاکے درد بے نشان دل	۴ نہیں یک گوش محرم نلتے آہ و فغان دل
۵ غبار خاطر غمناک سے مجھ پر ہوا ظاہر	۵ نہیں ہے اور غیر از درد بار بار و دل
۶ بلاتب سے ہوئی ہوا راہ انہما شکایت کی	۶ خیال خال خواباں تب سے ہے مہر بان دل
۷ پڑی اوس لاف کا فکرتیج جب نظر میری	۷ صنم تب گئی ہے ہاتھ ہو میرے عنان دل
۸	بیانِ سینہ چاکان ایولی کیوں کر سنے ہر اک کہ بوسے گل سے ناز کرتے ہیں آہنگ زبان دل
۹ اس بوفاکے سنگ ہے پارہ پاؤں	۹ ریزش میں اب جفا سے ہو مثل ستارہ دل
۱۰ لرزاں ہو تب ریشہ سیما کی منت	۱۰ جب سے تیری پلک کا کرے ہو نظارہ دل
۱۱ اس رخ کے آفتاب کی گرمی کو دیکھ کر	۱۱ جل شوق کی جلن سے ہو اجوں شلوارہ دل
۱۲ بیشک شفا کے خاطر بیمار تب ہو خوب	۱۲ جہم لب کی جھٹ طبع اگر پائے چارہ دل
۱۳	اترے اگرچہ صد رولی کے محس میں تو دیکھتے ترے جمال کو پھر پھر دو بارہ دل
۱۴ رخ پر ہے تیرے رنگِ شراب باغ گل	۱۴ ہے زلف تیری حلقہ درود چرخ گل
۱۵ معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے	۱۵ بجھتا نہیں ہے باد صبا سے چرخ گل
۱۶ رہتا ہے دل صنم کے تفص میں آدن	۱۶ ہے کار عند لب ہمیشہ سراغ گل
۱۷ عاشق مدام حال پریشاں ہو شاد ہے	۱۷ آشفنگی کی تیج ہے دایم چراغ گل
۱۸ داغوں سے ہو گیا ہے چمن زار دل مرا	۱۸ لے شمع آگے دیکھ تماشا سے باغ گل

جلتے ہیں اُسکے شوق میں عشاق رات دن	۱	ہے بلبلوں کے دلیس شب و روز داغ گل
یوں ہے سخن میں نشہ معنی تیرے ولی	۲	جوں رنگِ بوے محسوس ہے لبریز ایاغ گل
اس شمع نے روشن کیا جب کج گل	۳	اپنے گل مقصود کو پایا چمن گل
لے غنچہ وہاں نام ترا جب کیا ہے	۴	اُس آن سے خوش باس ہوا، دہن گل
بازاریں شاید کہ کرے سیر سمن رو	۵	اس واسطے بازار ہوا ہے وطن گل
رنجی کیا جب سے کہ تیری تیغ ادا نے	۶	آلودہ خوں تیس ہوا پیر ہن گل
اس دل پہ ولی دلبر رنگیں کی حقیقت	۷	مخفی نہیں بلبل کے اوپر جوں سخن گل
صنم کے نعل پر وقتِ تکلم	۸	رگِ یاقوت ہے موجِ تبسم
صنم کتب میں جب آیا تو ہر اک	۹	ہوا ہے سہو تعلیم و تقلم
سمجھ کر بات کراے مردِ ناصح	۱۰	نصیحت عاشقوں کی ہے تحکم
بجائے آنکھوں میں آدلیں میرے شوق	۱۱	کہ ہے غلوت میں اسکے خوفِ مردم
ہوئے اشک ولی از بسکہ جاری	۱۲	اٹھا امواج دریا میں تلاطم
غم تیرا ہے قوت کھاتا ہوں محبت کی تم	۱۳	نے غم دنیا ہے تیرے غم کے راحت کی قسم
ایگل باغِ نزاکت باغ میں امکان کے	۱۴	تجھ سا کم دیکھا ہے میں تیرے نزاکت کی قسم
آئینہ روجب دیکھی ہے تری تصویر کو	۱۵	گلر خان جب سے ہوئے تصویرِ حیرت کی قسم
عاشقاں اے رشکِ یلی دیکھ تجھ کو مہر	۱۶	مثل مجنوں ہیں بیا باں گرد و حشت کی قسم
اے ولی اوس دلربا کو کہہ کہ میرے حال پر	۱۷	لطف سے کر لیکن نظر تجھ کو مروت کی قسم

زلف اسکی دو خم ہے خم کی قسم	۱	چشم مشوق جسم ہے جم کی قسم
لے صنم مجھ سے کیوں نہیں ملتا	۲	نعل تیرے دو قم ہے قم کی قسم
دل پہ ہے نوبت پریشانی	۳	نین میرے دو یم ہیں یم کی قسم
کیا وفادار ہے سخن صاحب	۴	جسکو دیکھو سو دم ہے دم کی قسم
<p>۵ ہے قلی کی زبان میں شیرینی اثر شعر رسم ہے سم کی قسم</p>		
جوں گل شگفتہ رو ہیں سخن کے چمن میں ہم	۶	جوں شمع سر بلند ہیں ہر انجن میں ہم
ہم پاس آ کے بات نظر سے کی مت کرو	۷	رکھتے نہیں نظیر اپنے سخن میں ہم
ہیں یاد و استمان محبت ہزار ہا	۸	استاد بلبلاں کے ہیں ہر اک چمن میں ہم
خوبان دہر جانے ملتے ہیں اپنے ساتھ	۹	کامل مجھے ہیں بسکہ محبت کے فن میں ہم
اس شوخ شعلہ رنگ سے جب تلک لگی	۱۰	جلتے ہیں تب سے شمع نرطاس لگن میں ہم
اکبار منہ کے بول صنم ورنہ حشر تک	۱۱	جوں برق بقیار رہینگے کفن میں ہم
ہر چند جگ کے بخت سیاہوں میں کو	۱۲	کا جل ہو جائے ہیں صنم کے نین میں ہم
سر نیچے تپ تیشہ سافر ہاؤنے کیا	۱۳	باندھ ہی ہیں جی کو جب سے کہ شیریں سخن میں ہم
<p>۱۲ دونوں جہاں ہوئے ہیں فراموش او قلی رکھتے ہیں جب یاوتری اپنے من میں ہم</p>		
نثر شوق سے سرشار ہیں ہم	۱۵	کہیں بچو دکھیں ہشیام ہیں ہم
دورنگی سے تری ایسر رعنا	۱۶	کہیں راضی کہیں بنیرا ہیں ہم
تیری تسخیر کرنے کو سمن بر	۱۷	کہیں ناداں کہیں عیار ہیں ہم
صنم تیری نین کی آرزو میں	۱۸	کہیں سالم کہیں بیار ہیں ہم
<p>۱۹ ولی وصل وجدانی سے صنم کی</p>		

کہیں صحر اکہیں گلزار ہیں بسم	
جلول ب عشق کی آتش میں میں تاجنڈا بظالم	۱
مشتابی آکھ جی بچھڑ کروں سپند ا بظالم	۲
خوش ابر وجوں نگہ کہتے ہیں آنکھوں میں بچھڑ	۳
پیشانی کے دفتر کا لے فہرست کیوں آؤ	۴
تیرے رخسار کے جلو کی آئینہ ہی حیرتیں	۵
مجھے اب حسن کے حیرت کی ہو سو گند ا بظالم	۶
ولی کے شورش دل کا مارا وا کر سکیں حکما تیرے رخسار و لب سے گرے گل قند ا بظالم	
دل کو لے تجھ کو دلبری کی قسم	۷
بیت برجستہ معنی رنگین	۸
ہے بہت جھلجھلا ہٹ اوس رخ پر	۹
ہے تصور ترا مرے دل میں	۱۰
ہم ولی کو صنم گلے تو لگا ہے تجھے بندہ پروری کی قسم	
میں سورہ اخلاص تیرے روستی لکھا ہوں	۱۱
اس چشم کی تعریف کو آنکھوں پہ ہرن کی	۱۲
لے موئے میاں وصف تیری کو میاں گئے	۱۳
تجھے طرطرا کی تعریف کو ایشیوخ	۱۴
بسم اللہ دیوان تجھ ابرو سے لکھا ہوں اکثر قلم زنگس جا دوسے لکھا ہوں چیتے کی کمر پر قلم مو سے لکھا ہوں سنبھل کے چین میں گل شبوی لکھا ہوں	
اس مردک چشم پہ احوال دلی کا پلکوں کا قلم کر کے میں آنسو سے لکھا ہوں	
تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہوں	۱۵
بہ نقشب پری پردہ مینا پہ لکھا ہوں	۱۶
بہمہ عاشق بکرنگ سے دور نگ ہوا تو	۱۷
تیری بہ دورنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں	۱۸

۱	ایک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب سے	یہ صورت تل ل کے سویدہ پہ لکھا ہوں
۲	ہرگز نہ کیا نرم صنم دلکواپس کے	یہہ سنگدلی تختہ خارا پہ لکھا ہوں
۳	اے مرد مک چشم ترے آنکھوں کی لالی	نرگس کے قلم سے گل لالہ پہ لکھا ہوں
۴	اعجاز تیرے اس خطر و دشمن کا مہربان	جوں خط شاعری بد بیضیا پہ لکھا ہوں
۵	اس نرگس مخمور کی کیفیت مستی	اکثر سطر کا غصہ ہبیا پہ لکھا ہوں
۶	اس سنبھل پر پیچ کی خوبی میں کئی سطر	موجوں کی طرح صفحہ دریا پہ لکھا ہوں
۷	لے آہ بندی تھے اس قد کا سبب ہے	متخواہ تیری عالم بالا پہ لکھا ہوں
۸	تم نے جو قدم رنجہ کیا میری طرف آج	یہہ نقش قدم صفحہ رسمیا لکھا ہوں
۹	تجھ عشق میں دیکھا ہی یہہ دل وسعت منور	یہہ حالت دل و امن صحرا پہ لکھا ہوں
۱۰		
اس کے دہن تنگ کی تعریف کا کلمہ صنعت و ولی دیدہ عنقا پہ لکھا ہوں		
۱۱	قد پر تیرے جب پڑی دلبر نگاہ عاشقاں	تب گئی طوبیٰ تلک جس تیرا ہ عاشقاں
۱۲	جیسے ترا منہ دیکھ کر معشوق سب عاشق ہو گئے	تب تو تلک جن میں سے بادشاہ عاشقاں
۱۳	ساعت شناساں تلک ہیں عشاق کے حوالے	لیکھ گھڑی تجھے ہجری کی دو سال ماہ عاشقاں
۱۴	منزل پہ لک پہنچے میں اس جن پر تو سوا ب	رخسار روشن ہو ترا کیا شمع راہ عاشقاں
۱۵		
وہ یوسف کنعان دل کہہ کاروں میں ہے ولی چکے زخمیٰ کو جہاں کہتا ہے چاہ عاشقاں		
۱۶	شیریں سخن کہوے اگر وہ دلبر شیریں باں	ہوا ہ مصری جوں شکر آب خجالت میں نہاں
۱۷	زہرہ جبیناں جہاں دیں بزرگ مشتری	گر ناز سے بازار میں نکلے وہ ماہ مہرباں
۱۸	پڑ نہنا مطلق کا کیا اس مخدوس میں مختصر	تیری زبان سو جب سنا علم معانی کا بیاں
۱۹	لے نور چشم عاشقاں تیری صفت کب کہیں	گر مردم بینا کہو مانند مہرگان صد زباں

۱	دیکھا ہوں ریائے جنوں تجھ آشنائی میں نیا	۱	ہے چشم کے پردے میر گشتی کو تیرے بادیاں
۲	دل بند ہو غمخیز تیر دہن کی فکر میں	۲	ہے تیر لب کی یاد ہو ہر اشک شکر رخسار
۲	تیری نگہ کی تیغ سے زخمی ہے جلا دھلک	۲	تیری بھوؤں کے ہم و خم ہو کمان آسمان
۲	اشکو کی سرخی دیکھ کر یاقوت ہو خوں جگر	۲	اور زعفران ہو زرد دیکھے سو رنگ عاشقان
۵	اے نو بہار خوش تھا جب سہوا ہو تو جفا	۵	تجہ بن ہو دیکھے باغیں اول سو آخر تک خزاں
۶	ہر روز تیرے ہجر میں ہستے ہیں باب چشم وا	۶	تاؤد و خواب کی نہیں تیلی ہو امین پاسبان

یوں دو سقوں کے ہجر ہو ہیں غ سینہ پر قلی  
صحرا کے دامن کے اوپر جو نقش پای رہا

۸	کیوں نہ ہو کو عشق سے آباد سب ہندوستان	۸	حسن کے دہلی کا صوبہ ہو محمد یار خاں
۹	بیچ و تاب بیدلان اس وقت میں سچا نہیں	۹	لٹ پٹی دستار سے آتا ہو وہ نازک سیما
۱۰	دل ہوئے بقیاب مانند سپند آتش قدم	۱۰	جب وہ نکلا ہو سوار تازی آتش عنان
۱۱	کیوں نہ ہو بیتابی عشاق کا بازار گرم	۱۱	ہے نگاہ شوخ سرکش فتنہ آخر زماں
۱۲	جس طرف ہو جلوہ گر وہ آفتاب بینظیر	۱۲	صبح کے مانند ہو کو رنگ وے گلبرغاں
۱۳	کب نظر آویگا یاربہ جواں سرفرد	۱۳	جسکے ابرو کے تصور نے کیا مثل کہاں

اے ولی گر مہربان ہو وہ چمن آراے حسن  
خاطر ناشاد ہوے رشک گلزار جہاں

۱۵	یہ خط اس رخ کے گلشن میں سبزہ ریاں	۱۵	ورق پر حسن کے دیکھو گہو یہ بہ خطر ریاں
۱۶	جو اس خط کی غلامی میں کیا ہے ترک فرمانگو	۱۶	تو اسکا بلغ عالم میں ہوا ہے نام نافرماں
۱۷	جو اس یاقوت لب کا خط ہو مشہور عالم میں	۱۷	رہا یاقوت خط لیکر آپس کا جگ میں ہو حیراں
۱۸	ترا خط دائرہ ہو جیم کا اور خال تہوڈیکا	۱۸	بلا شک جیم کا نقطہ ہو سلوای سخندان

۱۹ ولی یہ دایرہ خط کا ہو بیشک حسن کا قلعہ

اور اس قلعہ کے اندر ہے محل کا شہ شاہاں	
۱ اس قفل کو نہ غیر توکل کلیدیاں ۲ آخر ہے روزہ دار کو اک روز عیدیاں ۳ دامن تلے ہے رات کے روز سفیدیاں ۴ یہہ ہے تمام مقصد گفت و شنیدیاں	قسمت تری ہے حق پہ ہونا امیدیاں سنجی کے بعد ہیش کا امیدوار رہ ظلمات غم میں تجھ کو لے گا خوشی کا خضر سب کام اپنے سوئپ کے بیفکر ہو میاں
حاجت اپنی کہ نہ و نوا اس سے کہہ لی محتاج جس کے سب ہیں قدیم و جدیدیاں	
۶ ہوئی ہو آہ میرے دلیں شعلہ زن تجھ بن ۷ کہ بلبلوں کو جہنم ہوا چمن تجھ بن ۸ سفید داغ سے کردہ ہو سمن تجھ بن ۹ کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھ بن ۱۰ مثال دیدہ یعقوب ہے مین تجھ بن ۱۱ ہے حق میں میرے ہر اک آن سو قرن تجھ بن	قرار کیوں ہو میرے دلوں سے جن تجھ بن شتاب باغیں آئے گل بہشتی رو چمن کی سیر سے نفرت ہو اس سبب مجھے اے رشک چشم خضر اپنی شمع رخ دکھلا نکر تعافی اے مصر حسن کے یوسف قرآن ہو وینا کب مجھے تیرا زہرہ جبین
ولی کے دل کی حقیقت بیان کیونکہ کروں گرہ ہوا ہے زباں پر میری چمن تجھ بن	۱۲
۱۳ تو نزاکت سو قدم اسپر نہ رکھے گلبدن ۱۴ تو نے شمع رخ سے روشن جگہری کی انجمن ۱۵ چشم عاشق جس سے ہے کان بدخشاں مین ۱۶ مصحف گل کیلے اب کرسی پہ بٹھلاؤ سخن ۱۷ دل نے یوں پکڑا ہے تیرا دامن ناؤ گل سپر ۱۸ کیوں نکالے غم سے تیشہ سر پہ اپنے کوہ کن	غرش گر عاشق کرے رو میں تیری اپنی نہیں شمع لے انگشت حیرت منہ میں ستر پالٹی آن بہونکی رنگ کی خوبی کا کیا ہو گویاں خط کتیں رحل مرد منہ کتیں ای اہل فصل پھوکی پھکڑی پہ جوں مارا ہو جگل رنگ نے منہ پشیریں دلیں سنگیں حال مشوق نکا دیکھ



	<p>اے ولی اسکی گلی دل یاد کرتا ہے مدام کیوں نہ آوے یاد ہے ایمان احب الوطن</p>	
<p>۱ پاکبازی ہے شمع راہ یقیں ۲ خرمین ماہ و خوشہ پر دیں ۳ بات کہنی بنات سے شیریں ۴ صورت ناز و معنی تمکین ۵ چشم میری ہے دامن گلچیں ۶ دشمن دین و دشمن آئیں</p>	<p>۲ ۲ ۲ ۵ ۶ ۷</p>	<p>صدق ہے آب و رنگ گلشن دیں خوشہ چیں جمالِ دلبری ہے ہے تیرے لب سے اے شکر گفتار قد سے تیرے عیاں ہو ایجاناں بکہ رویا ہوں یاد کر کے تجھے زلف تیری ہے اے وفا دشمن</p>
	<p>اے ولی تب نہاں ہو لیلِ فراق جب عیاں ہو وہ آفتابِ حبیبیں</p>	
<p>۱ دیکھ کر حسنِ بیجاں سخن ۲ جسکو ہے نشہ شراب سخن ۳ تا قیامت کھلا ہے باب سخن ۴ جب زیاں سے اٹھے نقاب سخن ۵ جسے دیکھا ہے آبِ تاب سخن ۶ جو ہے نغمہ ربابِ سخن ۷ لوحِ دیباچہ کتابِ سخن ۸ جز سخن کیا ہو پھر جوابِ سخن ۹ نورِ معنی ہے آفتابِ سخن ۱۰ دل میرا ہو گیا کبابِ سخن ۱۱ جھکو دیتے ہیں سب کبابِ سخن</p>	<p>۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹</p>	<p>دل ہوا ہے میرا خرابِ سخن بزمِ معنی میں سرخوشی ہے اُسے راہِ مضمونِ تازہ بند نہیں جلوہ پیرا ہو شاہدِ معنی گوہراؤں کی نظر میں ہو تپھر ہرزہ گویوں کی بات کیوں مٹے ہے تیری بات اے نزاکتِ فہم ہے سخنِ خلق میں عذیمِ المثل لفظِ رنگیں ہے مطلعِ رنگیں شعرِ فہوں کی دیکھ کر گرمی عرفی و انوری و خاتانی</p>

۱	لے ولی در دوسر کاتب ہو عسلاج جب ملے صندل و گلاب سخن	
۲	سحر پڑا ہے سپا کی نین ایدل اوسکی آنی سنبھال کجا دل ہوا آج مجھے بیگانہ جگہیں اپنا نظیر رکھتے نہیں نرگستاں کو دیکھنے مت جا وہ ہے گلزار آبرو کا گل	۲ ہوش دشمن ہیں خوش داکنی نین ۲ تیغ برکف ہے میرزا کی نین ۲ دیکھ اوس رمز آشنا کی نین ۵ دلبری میں وہ دہر باکی نین ۶ دیکھ اُس نرگسی قبا کی نین ۷ حق نے جسکو دیا حیا کی نین
۸	لے ولی کس سے اب کروں فریاد ظلم کرتی ہے بیوفا کی نین	
۹	گریہ عشاق سو خنداں ہو باغ بزم حسن بخیریاں گل سے اس سبب اگیلبدن عاشقاں اس آتش رخسار کے چہر پہ حسن کی مجلس کو جب دشمن کیا اے شمعرو آتش فرقت سو گل پانی ہوا ہو مغز شمع	۹ سوز پڑانے سے دشمن ہو چراغ بزم حسن ۱۰ بلبلیں کرتی ہیں گلشن میں چراغ بزم حسن ۱۱ بیچ و تاب حسن ہو دو دو چراغ بزم حسن ۱۲ خبر ویاں سب ہو کچھ لالہ داغ بزم حسن ۱۳ وہ صنم جب ہوا عالی دماغ بزم حسن
۱۲	حرف کہتا ہے ولی عالم میں اب نقاش طبع عیش کی تصویر میں رنگ فراغ بزم حسن	
۱۵	ہوا ہے جب تڑا تل سوار آتش حسن ہنوز حسن کی گرمی بجائے اگیل کرو یہ خط کو دو دمنط دیکھ کر ہو معلوم اوشم بزم ادا بر میں کر لباس نری	۱۵ سپند وار ہے دل بیقرار آتش حسن ۱۶ خط سیاہ ہے تیرا حصار آتش حسن ۱۶ کہ گرم پھر کے ہوا روزگار آتش حسن ۱۸ ہے آفتاب منط شعلہ زار آتش حسن

نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قامت پر ۱ یہ ہر طرف سے مٹھے شرار آتش حسن  
صنم کو دیکھ کے دشوار ہے بجارہنا ۲ نگاہ تیرنگا ہاں ہے خار آتش حسن

۲ ولی کیا ہوں نظر بکہاوس پر یرو پر  
ہوا کہا ب منط دل شکار آتش حسن

خوبی اعجاز حسن یا رگرا نثا کروں ۴ بے تکلف صفحہ کاغذ بید بربینا کروں  
پہنچے جا کر کعبہ مقصود کو کشتی چشم ۵ فیض سوا تشکوئے دریا کو بگرید کروں  
کیا انہوں اس قد کی خوبی نثر عیاں کے حضور ۶ خود بخود رسوا ہو اسکو بھر میں کیا رسوا کروں  
ہندو دلف پر یرو ہے پریشانی فروش ۷ پیچ دیوے مجھ کو سود میں اگر سودا کروں  
سنگدل کے دل پہ مٹے نقش جو نقش لگیں ۸ آہ کا لیکر قلم گرد و دل افشا کروں  
جب کروں تو صیغ تیرے جامہ گلزن کی ۹ جامہ بیوں کو بربنگ صورت دیدا کروں  
راگلو آؤں اگر تیری گلی میں یوحیب ۱۰ زیور لب ذکر سبحان الذی اسر کروں

۱۱ آرزو دل میں ہی ہے وقت مرنے کے ولی  
سرو قد کو دیکھ سیر عالم بالا کروں

صنم کی انتظار میں ہیں ہر دم کھلی آنکھیں ۱۲ مثال شمع تیرے غم سو رو دیکھ جلی آنکھیں  
تیری بن رات دن بھرتے ہیں بن بن کج گماند ۱۳ ایس کے منہ کے اوپر کہہ کر نکلی بانسلی آنکھیں  
تیرے جو تیر خد کے تصور میں ان اشکو نکو ۱۴ تماشے میں تیری جوں آرسی میں جیتی آنکھیں  
تیری آنکھوں پہ گرا ہو تصدق ہو تو جیر کیا ۱۵ کہ او سکودیکھ کر گلشن میں گرسنے ملی آنکھیں

۱۶ اوسے سو جھے ہیں مضمون حسن خوبی اور لطافت کے  
کہ گویا دلیں رکھتی ہے سدا فکر ولی آنکھیں

فدائے دلبر رنگیں ادا ہوں ۱۷ شہید شاہد گلگوں قبا ہوں  
ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں فوق ۱۸ سخن کے آشنا کا آشنا ہوں

کیا ہے ترک نرگس کا تماشا	۱	طلبگار نگاہ با حیا ہوں
سدا رکھتا ہوں شوق اسکے سخن کا	۲	ہمیشہ تشنہ آب بقا ہوں
نہ کر شمشاد کی تعریف مجھ پر	۳	کہ میں اوس سرو قد کا بتلا ہوں
یہہ کی ہے عرض اوس رخ رشید رو	۴	تو شاہ حسن ہے تیرا گدا ہوں
<p>۵</p> <p>قدم پر اسکے رکھتا ہوں سدا</p> <p>ولی ہم مشرب رنگ حنا ہوں -</p>		
میں عاشقی میں تب سوا فسانہ ہو رہا ہوں	۶	تیری نگہ کا جب سے دیوانہ ہو رہا ہوں
گرمی کی بات مت کر ایشی بزم خوبی	۷	مدت سے تیرے رخ کا پر وانیہ ہو رہا ہوں
شاید وہ گنج خوبی آوے کسی طرف سے	۸	اس واسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں
ہرگز نہیں سنو نہیں ناصح تیری نصیحت	۹	میں جام عشق پیکر مستمانہ ہو رہا ہوں
<p>۱۰</p> <p>کس سے ولی اپس کا احوال جا کے بولوں</p> <p>سرتا قدم میں غم سے غمنا نہ ہو رہا ہوں</p>		
باطن کی گرد و ہو ا سے یار کر رکھوں	۱۱	اپنے سخن کا اسکو خسار کر رکھوں
اوسکی ادا و ناز کی خوبی کا کریمیاں	۱۲	ہر خوب رو کو صورت دیوار کر رکھوں
لایق ہے گروہ شوخ کہے آج فخر سے	۱۳	آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں
تبیح تیری زلف کو کہتے ہیں عاشقاں	۱۴	اک تار دے تو رشتہ زنا کر رکھوں
تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر	۱۵	سینے کو دل غ عشق سے گداز کر رکھوں
<p>۱۶</p> <p>ایسے نصیب میرے کہاں ابولی کہ آج</p> <p>وہ گلبدن کہے کہ گلے ہار کر رکھوں</p>		
آوے اگر وہ شوخ شکر عتاب میں	۱۷	طاقت جواب کی نہ رہو آفتاب میں
دونوں جہاں کو مست کرے ایک جام میں	۱۸	آنکھوں کا تیری عکس ٹوگر شراب میں

۱	رخسارِ دلِ ربا کی صفائی ہو کیا بیاں	مخمل نے اوس صفا کو نہ دیکھا ہو خواہیں
۲	اس حسنِ شعلہ بار کی تعریف کیا کہوں	سننے کی تاب آج نہیں آفتاب میں
۳	طاقت نہیں کہ تیری ادا کا بیاں کرے	ہے گرچہ بے نظیر عطار و حساب میں
۴	اُس زلفِ حلقہ دار میں مانند عاشقاں	گرداب و موج بلکے پڑی سچ و تاب میں
۵	اُس حُسنِ ابدار کی تعریف کیا کہوں	موتی ہوا ہے غرق کسے دیکھ آب میں
۶	تیری نگاہِ مست کہ ہے جامِ بخودی	رکھتی ہے کیفیت کہ نہیں شراب میں
۷	تیری بھوؤں کے رتبہ عالی کو دیکھ کر	بر جا ہے گر ہلال چلے تجھ رکاب میں
۸	رکھتے ہیں اُس سے گلبدنِ غبتِ اکام	شاید تیرے عرق کا اثر ہے گلاب میں
۹	ایدل شتاب چل کہ تماشے کی بات ہے	بیٹھا ہے آفتاب محلِ ماہتاب میں
۱۰	مننا بجا نہیں ہے مخالف سے یک آن	اس تان کو بجائے ربابی رباب میں
۱۱	میری دلِ برشتہ میں محشر کا شور ہے	ہے تجھ نکل کا شاید اثر اس کیاب میں
۱۲	آوے وہ نوہار اگر بر سرِ سخن	طوطی کو لا جواب کرے اک جواب میں
۱۳	ہرگز نہیں ہے خشت سے فرق اسکو ای و کی	خوش طلعتوں کی بات نہیں جس کتاب میں
۱۴	ہے بسکہ آبِ رنگ و حیا خوش لباس میں	آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں
۱۵	ایسا ہے اس گروہ میں ہر سرو و نازنین	گو یا گل خوش آب کا جلوہ ہو گھاس میں
۱۶	اُن ابروؤں کو جان کے شمشیرِ ابدار	اہل ہوس کی عقل ہو دایم ہر اس میں
۱۷	آوے فلک سے زہرہ اتر کر وہ جہیں	اک تان گا وے ام کلی یا بھباس میں
۱۸	جاتا ہوں باغِ یاد میں وسِ چشم کے قوی	شاید کہ ہو اسی کی ہونر گس کی لباس میں
۱۹	اوس گل کو جنے دیکھا ہو اگر م کے باغ میں	پہنچی ہے خوشبو عشق کی اس کے دماغ میں

۱	کہو یا تری نگاہ نے عام کے ہوش کو	گردش عجب بر تیری مین کے ایاغ مین
۲	اوس لب کا آب رنگ جو کچھ خط کو دروینا	ہرگز وہ آب و رنگ نہیں شب چراغ مین
۳	جو آتش فراق سے سینہ پر جل گیا	فی الجہا اس کا رنگ ہر لالہ کے دل غ مین
۴	تیرے خیال وصل سے غافل نہیں ولی	رہتا ہے رات دن وہ اسی کے سر غ مین
۵	رکھتا ہوں شمع آہ صدم کے فراق مین	حاجت نہیں چراغ کی میرے رواق مین
۶	آب حیات وصل سے سینے کو سرد کر	جلتا ہوں رات دن مین تمہاری فراق مین
۷	شکر خبر صبا سے گریبان کو چاک کر	نکلے ہے گل چین سے ترے اشتیاق مین
۸	لے دل عقیق لب کے یہ آگے نر من مخری	موتی نہ بوجہ زبرہ چین کی بلاق مین
۹	میرے سخن کے نغمہ رنگین کو سن ولی	دوباعق کے بیج عراقی مین
۱۰	جہان دیکھا تھا مجھے دلہند کو اور اقس	تیری پہون کو و کچھل جزدان چھوڑا قس
۱۱	تیرے دین کو دیکھ کر لے نو بہار عاشقا	ہوں غنچہ گل ہر سحر جاتا ہوں استراق مین
۱۲	مشرق و مغرب تک سدا بہر تابی ہر گہر	دیکھا نہ اپن تک چہرے ثانی تر آفاق مین
۱۳	لے صبح تجھ کو نین خبر اس مطلع انوار کی	ہر چند عالمگیر ہے تو حکمت اشراق مین
۱۴	آیا ہے تب کر دین وہ نور چشم عاشقا	ہوں نوربت تابی سدا مجھ دید و مشتاق مین
۱۵	تیری تواضع کو دیکھ کر ہر جا ہے اسے جان ولی	گر بولی سینا کے دفتر ترے اخلاق مین
۱۶	ہوا تو خسرو ملک سخن شیرین مقامی مین	خیان ہے بد کو مئے تری صبا کمال مین
۱۷	جو کیفیت ہر مستی کی تری آنکھوں میں اذخالم	نہیں وہ رنگ وہ مستی شراب پرنگالی مین
۱۸	تری زلفون کے حلقے مین ہر لوس شمع رخ روش	کہ جیسا گہر مین ہندو کے دیا ہو و دوالی مین

۱	اگر چہ ہر سخن میرا ہے آبِ خضر سے شیرین	۱	وے لذت زلالی ہے صنم کے لب کی پیالی
۲	کہو اس نوحہ پر دم و پستہ لب کو آشتابی سے	۲	کہ جون بادام کے دو مغز ہو بین ایک تالی میں
۳	نظر میں کہے مرد و عجبی جلالت اہل زینت کی	۳	نہیں دیکھا کہی رنگ شجاعت شیر قالی میں
۴		ولی کے ہر سخن کا وہ ہوا ہے سو بوجو خاندان جو کوئی پایا ہر لذت اُن ہو وے کے شعر حالی میں	
۵	چہا ہوں میں صدائے بالی میں	۵	کہ جاتا ہوں پریر ولی گلی میں
۶	عبان ہے رنگ کی شوخی سے ایشوخ	۶	بدن تیرا قبائے صندلی میں
۷	نہیں طاقت مجھے آنے کی باہر	۷	ہر زور آہ پہنچا اس گلی میں
۸	جو ہے تیرے گلے میں رنگ و خوبی	۸	کہاں یہ رنگ یہ خوبی گلی میں
۹	کیا جون لفظ معنی میں سن رو	۹	مقام اپنا دل و جان ولی میں
ولہ			
۱۰	دل نے نیچر کیا شوخ کو حیرانی میں	۱۰	آر سی شہرہ عالم ہے پری خوانی میں
۱۱	خط کے آنے نے خبردار کیا گل رو کو	۱۱	نشہ ہوش ہے اس بادہ ریحانی میں
۱۲	جو ہر آئینہ اس خط کی سیاحت کی خبر	۱۲	موج گوہر کی طرح غرق ہوا پانی میں
۱۳	خط کا آخر کو ہوا رخ پہ پمیرہ وے گزر	۱۳	مور کو راہ ملی ملک سلیمانی میں
۱۴	دل بیتاب کہ اک آن نہیں اسکو قرا	۱۴	زلف دلدار سوا تیری پریشانی میں
۱۵	گلرخان بات مجھ دل کی کہا کرتے ہیں	۱۵	بسکہ ہوں شہرہ آفاق سخن دانی میں
۱۶		جز ولی بات نہ کہہ دل کی کسی سے ہرگز راہ ہر دل کو نہیں مطلب پہنانی میں	
۱۷	نام ہی یہ جو کوئی دل سے فدا نہیں	۱۷	راضی قسم خدا کی ہے اس پر خدا نہیں
۱۸	لے نور جان و دیدہ ترے انتظا میں	۱۸	مدت ہوئی پلک سر پلک آشنا نہیں

۱	خز خاک کوٹے یار ہماری قربانیں	۱	ترک لباس جب سے کیا ہوں جہانیں
۲	انکے غریب حال پہ سحری روا نہیں	۲	عشاق مستحق کرامت میں اسے عزیز
۳	عشاق پر غصے سے یہ ناز وادانہیں	۳	ہر دم بہن رلاتے ہو نہیں جس کے غیر سے
۴	افسوس کس کہ بچہ منے بوٹے وفا نہیں	۴	اے نوبہار حسن گل باغ جان دول
۵		۵	
۶		۶	
۷		۷	
۸		۸	
۹		۹	
۱۰		۱۰	
۱۱		۱۱	
۱۲		۱۲	
۱۳		۱۳	
۱۴		۱۴	
۱۵		۱۵	
۱۶		۱۶	
۱۷		۱۷	
۱۸		۱۸	
۱۹		۱۹	



نیا ہے شاید معنی ایس کو جو کیا حالی ۱ خبر یوسف کے پہنچانے کو غیر از آہ قاصدین

۲ ولی کیونکر کہوں اس بخبر کو درد دل اپنا  
لجائے درد نامے کو کوئی دلخواہ قاصدین

۳ سخن کی طرح عالم میں دگر بین  
عجب ہمت ہے اسکو جس کج جگہ میں  
۴ نیا ہے صندل راز اٹھی  
ہو این جب تلک خالی اپس سے  
۵ وہ ہم میں ہے ولے ہم کو خبر نہیں  
۶ گرفتاروں میں ہرگز معتبر نہیں  
۷ نہ دیوین راہ کچھ کو ملک دل میں  
۸ واپس کے مدعی کے آشنا کو  
۹ نہ پوچھو درد کی بے درد سے بات  
۱۰ ہوا ہوں جون کمان خم زور غم سے  
۱۱ وہ ہم میں ہے ولے ہم کو خبر نہیں  
۱۲ بغیر از یار دیگر ہر نفس میں  
۱۳ جسے گرجی سے دل کی درد سر نہیں  
۱۴ گرفتاروں میں ہرگز معتبر نہیں  
۱۵ وفا کا جب تلک تجھ میں اثر نہیں  
۱۶ نہ پہنچے جب تلک ہمت اگر نہیں  
۱۷ کہے کیا جنبہ جس کو خبر نہیں  
۱۸ ہے اس سینے میں اب آہ ہجر نہیں

۱۱ ولی اسکی حقیقت کیونکہ بوجھوں  
کہ جس کا بوجھن حد بشر نہیں

۱۲ جو کہ تجھ پر نگاہ کرتا نہیں  
۱۳ کیونکہ سیری ہوسن سے تیرے  
۱۴ پیو کے لب سے پیا جواب حیات  
۱۵ غیر تیرے خیال کے دشواری  
۱۶ وہ اپس کی خودی بسترانین  
۱۷ وہ پکھانے سے پیٹ بسترانین  
۱۸ دور آخر تلک وہ سہ تانین  
۱۹ دل میں میرے دگر گذرتانین

۱۶ لے ولی اس کے نقش عالی کو  
غیر مافی کوئی چستہ تانین

۱۷ خوش قدان دل کو بند کرتے ہیں  
۱۸ اپنے شیریں سخن کو دیکھ روئے  
۱۹ نام اپنا بلند کرتے ہیں  
۲۰ سرد بازار قفس کرتے ہیں

۱	اپنے اوپر پسند کرتے ہیں	۲	زلف اپنی نمکد کرتے ہیں
۳	۱۔ ولی جو کہ میں بہت خیال ۲۔ شعر میرا پسند کرتے ہیں	۴	خوب رو خوب کام کرتے ہیں
۵	دیکھہ خوبون کو وقت ملنے کے	۶	کم نگاہی سے دیکھتے ہیں
۷	کیا وفا دار ہیں کہ ملنے میں	۸	کہوتے ہیں جب اپنی زلفوں کو
۹	صاحب لفظ اس کو سنتے ہیں	۱۰	دل لجاتے ہیں ۱۔ ولی میرا ۲۔ سرو قد جب حرام کرتے ہیں
۱۱	گل مقصد کے ہار ڈالے ہیں	۱۲	کیوں نہ ہو راہ عشق نشتر راز
۱۳	دیکھہ اسکی ہلک کے خنجر کو	۱۴	کس طرح نکلے کوئے الفت سے
۱۵	۱۔ ولی شہر حسن کے اطراف ۲۔ خط نے اسکو حصا ڈالے ہیں	۱۶	دیکھا ہے جس نے باغ میں اس سرو قد کتن
۱۷	دل جا پڑا ہے چاہ زرخندان میں	۱۸	۱۔ سرو قد ترے ہی سے ہے عید عاشقان

۱	پن دنگ آسمان پہ ملک جب کیا شکار	آہونے اس مین کے خاک کے سکتین
۲	یا جوج جب رقیب ہو آیا صنم کے پاس	پیدا کیا حجاب سکدر نے سکتین
۳	درکار کہے صافی دل کو لباس زر	جون آرسی پسند کیا ہون نہ کتین
۴	اس کی طرح نظر مجھے آیا نہ بین ولی	دیکھا ہون آفتاب منط جارح کتین
۵	اس سن نے دیا ہے بہار آرسی کتین	بختا ہے خال و خطے نگار آرسی کتین
۶	کس خط کے پیچ و تاب کی دل میں کہہ ہوا	جون آب جیوان نین سر قرار آرسی کتین
۷	حیرت سے آنکھ بند نہ محشر تلک کرے	اک پل ہوا اوکرا پاس گزار آرسی کتین
۸	خوبی میں پہلے سے وہ ہوا ہے دو چند تر	جب سر کیا صنم نے دو چار آرسی کتین
۹	گر اوس کے دیکھنے کی تمنا ہی اے ولی	جلدی اپنے دل کی سنوار آرسی کتین
۱۰	اے سامری تو دیکھ مرے سامری کتین	شیشے میں دیکے بند کہا ہون پر کتین
۱۱	جب سوس ظلم زلف کو دیکھا ہے یار کے	پایا ہے تب سر ششہ جادو گری کتین
۱۲	خورشید لیکے منہ پہ شفق شرم سے چھپا	نکلا ہے جب وہ پہن لباس زمی کتین
۱۳	انجل پری نے چہرہ روشن پہ جب لیا	قربان کیا اپس پہ شہ خاوری کتین
۱۴	پیدا ہوا ہے جگ مین ولی صاحب سخن	میری طرف سے جا کے کہو انوری کتین
۱۵	ہرات اپنے لطف و کرم سے ملا کرو	ہر دن کو عید جان گلے سے لگا کرو
۱۶	حق او سکو ہم کلام رکھے مجھے رات دن	اس بات سے ملام رقیب و حبا کرو
۱۷	وعدہ کیا تہرات کو آؤں گا صبح میں	اے مہربان وعدہ کو اپنے وفا کرو
۱۸	کب تک کہو گے طرز تغافل کو دل میں تم	نک کان دہر کے حال کیسا نکار کرو

آیا ہوں احتیاج سے تم پاس آکھنم	۱ اپنے لبونکے خضر کو حاجت روا کرو
۲ اک بات ہو ولی کی سنو کان رکھ کھنم	میرے رواق چشم میں دایم رہا کرو
۳ خوشی ملک عدم کو تہین نسخہ کرو	۴ خون عتقا کے اگر رنگ سے تصویر کرو
۵ دل دیوانہ کو اب اسکو سوا قید نہیں	۶ زلف کی موج سے تم اب اسے زنجیر کرو
۷ گرد و جلالت کو ملا اشکِ نہایت کے سنا	۸ مورد رحمت حق اس سے ہی تعمیر کرو
۹ صفحہ چشم پہ پتلی کی سیاہی لیکر	۱۰ نقطہ خال کی تعریف کو تحریر کرو
۱۱ عشق کہتا ہے ولی آکے باواز بلند	۱۲ لے جو انو تہین سب درد کو اب پیر کرو
۱۳ چاہو کہ ہوش سر سے اہس کے بدر کرو	۱۴ اکبار کی تم اوسکی پہون پر نظر کرو
۱۵ ہے قصہ دراز کے سننے کی آرزو	۱۶ اس زلف تابدار کی تعریف سر کرو
۱۷ بوجہ ہلال چرخ کو ابروئے سوز	۱۸ اس کے پہونکے خم پہ اگر اک نظر کرو
۱۹ اس گل کے گرد وصال کی ہے تم کو آرزو	۲۰ اس زلف تابدار کی تعریف سر کرو
۲۱ لے دو دستو بنگ ہوا ہوں میں ہوش	۲۲ اس گل کا نام بیکے مجھے بخبر کرو
۲۳ پہنچا ہے جسکے ہجر کی سختی سوداں نزع	۲۴ اس بخیل کو حال سے میرے خبر کرو
۲۵ ہر شعر سے ولی کے عزیز و بیاض میں	۲۶ مسطر کے خط کو رشتہ سلک گہر کرو
۲۷ چاہو کہ او کو زیر قدم تم وطن کرو	۲۸ اول اپنے عجز میں نقش چرن کرو
۲۹ ہے گلر خون کو ذوق تماشا تم عاشقا	۳۰ داغون سے اب دلون کو تم اپنے چمن کرو
۳۱ ثابت ہو عاشقی میں جلا جو بنگ و آ	۳۲ تار نگاہ شمع سے اوس کا کفن کرو
۳۳ گر آرزو ہے دل میں ہم آغوش ہوئی	۳۴ اشکون سے اپنی بیج پہ فرش من کرو

چاہو کہ ہو ولی کی طرح چک میں دور بین  
۱ دن رات عین سعی سے عشق سخن کرو

۲	ماہر و کو چراغ راہ کرو	۲	مت تم اب انتظار ماہ کرو
۳	دل سے گرد یکہنے کی چاہ کرو	۳	منہ دکھاوے گا یوسف معنی
۴	ہمت دل کو ز اوراہ کرو	۴	سفر عشق کا اگر ہے خیال
۵	آہ و زاری کیا کو دو گواہ کرو	۵	عاشقو عاشقی کے دعوے پر
۶	اس چمن میں جد ہر نگاہ کرو	۶	گل و بلبل کا گرم ہے بازار
۷	کہ رقیبوں کا رو سیاہ کرو	۷	سرخروئی ہے عاشقوں کی یہی

۸ حال دل پر ولی کے لئے جانا  
نظر لطف نگاہ گاہ کرو

۹	اس نو بہار سن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو	۹	اے دل سدا اس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو
۱۰	نا آشنائے عشق سے بیگانہ ہو بیگانہ ہو	۱۰	لے یار اگر منظور ہے گر آشنائی عشق کی
۱۱	لے دل تکلف بر طرف مستانہ ہو مستانہ ہو	۱۱	میری طرف ساغر کھن آتا ہے وہمت جیا
۱۲	دریا دل میں اے سخن دروانہ ہو دروانہ ہو	۱۲	اس آشنا کے گوش سے ہونہ ہے تجکو آشنا
۱۳	لگے عشق کے میدان میں مردانہ ہو مردانہ ہو	۱۳	چاہے کہ شاہ عشق کو لاوے اپس کے حکم میں
۱۴	لے جان اب ہر دل میں تو جانانہ ہو جانانہ ہو	۱۴	جائز رکھیں گاہ تک رکھ جفا و جور کو
۱۵	لے گردن چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو	۱۵	مجلو تمہارے ہجر سے پیدا ہوا ہے درد سر
۱۶	یہ آن غفلت کی نہیں فرزانہ ہو فرزانہ ہو	۱۶	اسوقت دلبر کی نگہ کرتی ہے شوق دلبری
۱۷	آتی ہے سیل شامی ویرانہ ہو ویرانہ ہو	۱۷	لے عقل کب تک ہم سے یکجا کرے گی خار و سوس
۱۸	لے سرگزشت حال ل فسانہ ہو افسانہ ہو	۱۸	میرے سخن کو مہر سے سنتا ہے وہ رنگین دا

۱۹ عالم میں تجکو اے ولی ہے فکر جمعیت اگر

۱ ابرو دم خیال یار سے ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو	
۲ صحبت غیر میں جایا نہ کرو	۲ درد مندوں کو کڑھایا نہ کرو
۳ حق پرستی کا اگر ہے دعویٰ	۳ بے گناہوں کو ستایا نہ کرو
۴ اپنی خوبی کے اگر ہو طالب	۴ اپنے طالب کو جلایا نہ کرو
۵ ہے اگر خاطر عشاق عزیز	۵ غیر کو شک دیکھایا نہ کرو
۶ ہم کو برداشت نہیں غصے کی	۶ بے سبب غصے میں آیا نہ کرو
۷ جھکو ترشی کا ہے پر ہنر صنم	۷ چین ابرو کی دکھایا نہ کرو
۸ دلو ہو تو ہے صنم بیتابی	۸ زلف کو ہاتھ لگایا نہ کرو
۹ نگہ تلخ سے اپنی طلب	۹ زہر کا جام پلایا نہ کرو
۱۰ پاکبازوں میں ولی ہے مشہور اس سے چہرے کو چھپایا نہ کرو	
۱۱ شوخی و ناز سے عشاق کو حیران نہ کرو	۱۱ گروش چشم کو غارت گرایا نہ کرو
۱۲ عشق کا داغ ہے مشاق نمک کا دایم	۱۲ لب دلدار بن اوس کو نکلان نہ کرو
۱۳ تب تلک بوئے محبت کو نہیں پاؤ گے	۱۳ جب تلک گل کے من چاک گریبان نہ کرو
۱۴ لب تمہارے میں شفا بخش ولی ہے بیمار حیف مدحیف کہ اس وقت میں در مان نہ کرو	
۱۵ عالم کو تیغ ناز سے ہیجان مت کرو	۱۵ غم سے اپنے غارت ایمان مت کرو
۱۶ جمعیت آرزو ہے فلاطون کو خلق میں	۱۶ زلفین دکھا کے اسکو پریشان مت کرو
۱۷ آئینہ جمال منور کو کر عیان	۱۷ خوبان خود پرست کو حیران مت کرو
۱۸ زاہد چلا ہے صورت محراب دیکھ کر	۱۸ ابرو دکھا کے اسکو پریشان مت کرو
۱۹ مدت سے اس نگاہ کا مشاق ہو ولی	

۱ کس نے کہا غیب یہ احسان مت کرو	
۲ کب تک بیگ خواب میں بیدار ہو بیدار ہو	غفلت میں وقت اپنا نہ کہو ہشیار ہو ہشیار ہو
۳ ظاہر پرستوں سے سدا بیزار ہو بیزار ہو	۴ گردیکہنا ہے مدعا اس شاید معنی کارو
۵ تب فوج اہل عشق کا سردار ہو سردار ہو	۶ جون چتر دل غ عشق کو رکھہ سر پہ اپراولا
۷ ایدیدہ وقت خواب میں بیدار ہو بیدار ہو	۸ وہ نو بہار عاشقان ہے سیمر جگ میں عیا
۹ مطلع کا مصرعے ولی ورد زبان کر اپنا تو	
۱۰ یہ خوبی کچھ سدا رہتی نہیں اس جہان سمجھو	۱۱ غفلت میں وقت اپنا نہ کہو ہشیار ہو ہشیار ہو
۱۲ ہوا ہوں بال سا باریک دنیا رک میں سمجھو	۱۳ نذر آزار دلو میرے اور آرام جان سمجھو
۱۴ رہیگا کب تک ظلم ای ابرو کمان سمجھو	۱۵ گہا ہے چرخ و تاب عشق نے بیتاب دلو
۱۶ یقین ہے مہربان منہ سے اگر میلر بیان سمجھو	۱۷ تمہاری خیر خواہی کا بیان میری زبان پر ہے
۱۸ سخن کے آشنا سے لطف رکھتا ہے سخن کہنا	
۱۹ ولی سے بات کہنا ہے بجا اید وستان سمجھو	
۲۰ دیتا نہیں ہے بار قریب شریرو کو	۲۱ شاید کہ بوجھتا ہے ہمارے ضمیر کو
۲۲ اس نازنین کی طبع گر آوے خیال میں	۲۳ بوجھوں صدائے صورت سلم کے صریر کو
۲۴ بر جا ہے اوسکے عشق کے گوشے میں مقبرار	۲۵ جوج و تاب دل سے بچھاوے حصیر کو
۲۶ اوکو قدم کی خاک میں ہے حشر کی نجات	۲۷ عشاق کے کفن میں رکھو اس عبیر کو
۲۸ محکو ولی کے طبع کی صافی کی ہے قسم	
۲۹ دیکھا نہیں ہوں جگ میں سخن تجھ نظمیر کو	
۳۰ خدا یا بلا صاحب درد کو	۳۱ کہ میرا کہے درد بیدرد کو
۳۲ کرے غم سے صد برگ صد پارہ دل	۳۳ دکھاؤں اگر چہرہ زرد کو

۱	کہاں تابش شیر نامرد کو	۲	اگر جل میں جھکے کنول خاک ہو
۳	لکھا اوس دہن کی صفت میں ولی	۴	ہر اک فرد میں جو ہر فرد کو
۵	تفنگی اپنی نہیں کہتا کسی بیتاب کو	۶	اضطراب لگیا ہے اسکے منہ کو دیکھ کر
۷	اشک ریزان مثل انجم صبح تک رہتا دم	۸	جب سے دیکھا ہے خم ابرو ترا ای قبلا
۹	میرے طرف سے جا کہو اس مہر عالم تاب کو	۱۰	اپنے دل پر خون کو میں لایا ہوں تیرے پیش
۱۱	گر عشق میں قائم ہے تو اپنا گریبان بدلہ کر	۱۲	میرے دل گناہ کی کیا قدر بوجہ میں بے خبر
۱۳	اس دلوں سرگردان کی ساغون من اسٹخ	۱۴	صافی دلوں کو بیٹھنا ہے کعبہ لت کاٹے
۱۵	اشکوں سے تیری یاد میں بے ریز ہے چشم ولی	۱۶	اک بار مری بات اگر گوش کرے تو
۱۷	ہے بسکہ تری چشم میں کیفیت سستی	۱۸	لے سرو گل اندام تو اب اپنے قدم سے



غیرت سے کرے جاگ گریبان دل پر خون ۱	اگر گل کے حامل کو ہم آغوش کرے تو
۲	۱ لے جان ولی وعدہ دیدار کو اپنے ڈرتا ہوں مبادا کہ فراموش کرے تو
عاشق کی چشم زار کے پانی کو دیکھ تو ۳	اس آئینہ میں راز نہانی کو دیکھ تو
سن ہقراقی پہلے میرے دل کی شملہ ۴	تب اس حرف میں دلی معافی کو دیکھ تو
خوبی کا شمع ماری ہے دم ترے حضور ۵	اس بھجیا کی چرب زبانی کو دیکھ تو
دریا پہ جا کے موج روان پر نظر نہ کر ۶	اشکو نچی میرے آگے روانی کو دیکھ تو
۷	جو داغ شوق تیرا ولی کے جگر میں ہے بریطافتی میں اس کی نشانی کو دیکھ تو
چلنے میں جو لے چل گر بہاؤ بتا دے تو ۸	بتیاب کرے جگ کو گرنار سے آئے تو
یکبار گی ہو ظاہر بیتابی مشتاقان ۹	جس وقت کہ غم سے کچھ پانی کو چھپا دے تو
گو یا کہ شفق میں ہے خورشید ہوا ظاہر ۱۰	جب اوٹ میں پڑے کے چہرہ کو چھپا دے تو
تب مہر فلک منہ میں انگشت تجھ لے ۱۱	جب مرلی نزاکت سے مجلس میں بجا دے تو
عشاق کی شادی کی اس وقت بچے نوبت ۱۲	مردنگ کی جس ساعت آواز سنا دے تو
اک تان سنانے میں دل جان لیا سبک ۱۳	اب دل سے گزر جاوین گر بہاؤ بتا دے تو
۱۴	تو بے ربانی سے شاید کہ کرے تو بہ اس وقت ولی بد کو اک جام پلا دے تو
دیکھ گیا ہر اک آن تری جلوہ گری کو ۱۵	پایا ہے تری مہر سے جو دیدہ وری کو
بخشی ہے مجھے چشم نے کیفیت مستی ۱۶	اور رخ نے خبر دار کیا بیخبری کو
جاری ہوا اس غم سے میرے اشک کا مطلب ۱۷	ہم دانہ وہم آب ملا ہے سفری کو
مجھ عاشق دیوانہ کو گر حکم ہو نیرا ۱۸	تجہ حور کے آگے میں کروں فرش پری کو

۱	اگلشن کی طرف پہنچن گراہ سحری کو	۲	اگر دیکھے ترے فرق پہ دستار زری کو
۳	کرتا ہے ولی سحر و اشعر کے فن میں اس چشم سے سیکھا ہے مگر جادو گری کو	۴	دیکھو نگاشناسانی سے اب اس رشک کی کو
۵	لایا ہوں تیری نذر عقیقہ حبس گری کو	۶	ایٹو خ ترے ملنے کو اب آنکھوں پہ رکھ کر
۷	دیکھے جو تری چشم کی جہاز و نظری کو	۸	کاجل کو لگا سحر کے غائب ہوئے ساحر
۹	سب حیلہ گران نرگ کے حیلہ گری کو	۱۰	لے حیلہ گر زند تری حیلہ گری دیکھ
۱۱	یکبار لگی ہوتا ہے ولی زر کی طرح زرد	۱۲	جب باندہ کے آتا ہے تو دستار زری کو
۱۳	ہرگز تو نہ لاسا تمہ رقیب و غلی کو	۱۴	لے زہر و جبین کشن ترے منہ کی کلی دیکھ
۱۵	مست راہ دے خلوت میں تو ایسے خللی کو	۱۶	تیرے لب یا قوت پہ یہ خط خفی دیکھ
۱۷	گاتا ہے ہر اک صبح میں اٹھتے رام کلی کو	۱۸	خطاب جہان نسخ و ست خط حبلی کو
۱۹	مست بھول تو اب دل سے محبت ازلی کو	۲۰	دل میں نے دیا تجھ کو صنم روز ازل سے
۲۱	۱۳ ماہ جبین مہر تھا تیری جب سین پر	۲۲	۱۴ دم کرتا ہوں میں وقت تھرنا و غلی کو
۲۳	۱۵ نے منصب و زر چاہئے نے ملک و وظیفہ	۲۴	۱۶ ہر روز تیرا نام و وظیفہ ہے ولی کو
۲۵	۱۷ ہوا ہے رشک چنبی کی کلی کو	۲۶	۱۸ کرے فردوس استقبال اسکا
۲۷	۱۹ تصور جو کیا تیری کلی کو	۲۸	۲۰ دل بیتاب لے تجھ عم کی خاطر
۲۹	۲۱ کیا ہے فرش خواب مخفی کو	۳۰	۲۲ ترے عم میں دل سوراخ سوراخ
۳۱	۲۳ کیا پیدا صدائے بانسلی کو	۳۲	۲۴

۱	دل پر خون نے میرے بلغم میں جا کیا ہوں آبِ نخلت سے سراپا پڑے سنکر اچھل جون مصرع برف	۲	تو اشعار ایسے ہیں فراتی کہ جیسے رشک آوے گا وکی کو	۳	نہیں معلوم ہوتا داغ دیگا کس بجائے کو لیا ہے گھیر زلفون نے تمہارے کان کا موٹی ہر اک احوال میں دلبر نظر میں خوب آتا ہر یہی ہے آرزو دل میں کہ صاحبِ دو کوئی جا	۴	کمر سے کیا جدا ہوتی نظر اس شوخ چنچل کی ولی آخر کیا ہے صید چیتے نے چکارے کو	۵	وہ کیوں جانے کہو اس شوخ چنچل کی معافی کو نہ پہنچے کوئی باریکی میں کاہل کی معافی کو نہیں ہے جو کہ سمجھا چشمِ احوال کی معافی کو یہ بوجھے وہ کہ جو بوجھا بخجل کی معافی کو ابھی تک تم نہیں سمجھے مطول کی معافی کو	۶	اس رخ پہ جواب خط کا اندازہ ہوتا تازہ پہو لون نے اپنی کل رنگ ایشار کیا تجھ پر سینے سے لگانے کی ہو دل میں ہوتی نامی
---	--	---	--	---	--	---	---	---	---	---	---

۱	ہر منہ سے ترا جگ میں اندازہ ہوتا تازہ	اجسن کے عالم میں یہ شہرہ عالم ہے
۲	جب شعر ولی تیرا یہ تازہ ہوا تازہ	جو شعر لبا سی تہے جون پہول ہوئے باسی
۳	بچھی بات اپنے دلکی اب سنا آہستہ آہستہ	صنم نمک ناز سے مجھ پائی آہستہ آہستہ
۴	صنم اس بات کو خاطر میں لا آہستہ آہستہ	نہ لا خاطر میں اپنے خود غرض کی بات کو ہرگز
۵	رقیبان اس میں ہو دینگے جدا آہستہ آہستہ	ہر اک کی بات سننے پر توجہ مت کر ایطالم
۶	طنبورہ آہ کالے دل بجا آہستہ آہستہ	مبادا محتسب بدست نگر تان میں آئے
۷	ولی ہر گز اپس کے دل کو سیسے میں نہ کہہ غم گین	کیا مجھ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ
۸	کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب ہستہ آہستہ	وفا داری میں دلبر کی بچھایا آتش غم کو
۹	کہ جون بیہوش کرنی ہے شراب ہستہ آہستہ	مرے دل کو کیا بخود تری آنکھوں میں ایطالم
۱۰	کہ جون گلستا ہے آتش میں گلاب ہستہ آہستہ	ہوا تجھ عشق سے اے آتشیں رو دل مر پانی
۱۱	کہ جون مشرق سے نکلے آفتاب ہستہ آہستہ	اودا ناز سے آتا ہے وہ روشن جبین گہرے
۱۲	خطاب ہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ	عجب کچھ لطف رکھتا ہے شب خلوت میں گہرے
۱۳	ولی مجھ دل میں آتا ہے خیال یار بے پروا	ہوا ظاہر خطر و مئے نگار آہستہ آہستہ
۱۴	کہ جون آنکھوں میں آجاتا ہے خواب ہستہ آہستہ	کیا ہے رفتہ رفتہ رام اسکی چشم وحشی کو
۱۵	کہ جون گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ	جو اپنے اشک مثل جو بہار اول کیا پانی
۱۶	کہ جون آہو کو کرتے ہیں شکار آہستہ آہستہ	برنگ فطرہ سیاب میرے دل کی خنجر سے
۱۷	ہوا اس سرو قد سے ہلکنا آہستہ آہستہ	
۱۸	ہو بے دل صنم کا بیقرار آہستہ آہستہ	

۱	اگیا کعبہ کو یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ	مرا دل اشک ہو پہنچا ہے گوچین سخن بر کے
۲	جو گلر و یون مین پایا اعتبار آہستہ آہستہ	اے کہنا بجای عشق کے گلزار کا بلبل
۳	ولی مست حاسدوں کے ہاتھ سے دل کو مکدر کر کہ آخر دل سے جاوے گا غبار آہستہ آہستہ	
۴	کہ جون بہانہ میں آتا ہے ہر آن آہستہ آہستہ	ہوئی ہے رام اس بت کی نین آہستہ آہستہ
۵	لگی اس شمع سے آخر گن آہستہ آہستہ	مرا دل مثل پروانے کے تھا اشتاق حلقہ کا
۶	سے گلابات وہ شیرین سخن آہستہ آہستہ	گریبان صبر کا ست چاک کرای خاطر سگین
۷	چمن مین جب جلوہ گلشن آہستہ آہستہ	گل و بلبل کے سودے میں غلیل ہو تو دیکھا کہ
۸	ولی سینہ مین میرے پنجہ عشق مستغرق کیا ہے چاک دل کا پر سن آہستہ آہستہ	
۹	ہے بیقرار بجلی تجھے بیقرار دیکھہ	گریبان ہے البرقم میری اشکبار دیکھہ
۱۰	اے دل تو اوسکے رخ کے چمن کی بہا دیکھہ	فردوس دیکھنے کی ہے گر تجھ کو آرزو
۱۱	تیری ادا و ناز کو معنی نگار دیکھہ	حیرت کا رنگ لیکو کیے شکل بخود دی
۱۲	لایا ہوں تیری نذر مثال انار دیکھہ	تیرے خیال دید میں یہ دل کہ چاک تھا
۱۳	سینے مین عاشقوں کے اٹھتا ہے خواب دیکھہ	اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس
۱۴	اے بوالہوس نہ میری طرف دید بادر دیکھہ	تیری نگاہ خاطر نازک پہ بار ہے
۱۵	تجھہ عشق مین ہوا ہے جگر خون داغ دار دل مین ولی کے پہولا ہوا لالہ زار دیکھہ	
۱۶	دل جا پڑا غفل مین ترے منہ کا خال دیکھہ	چھل ہوا ہے جی مرا جان تیری چال دیکھہ
۱۷	گل کر ہوا ہوں بال مین میرے بال دیکھہ	برشب ہوں چچ و تاب مین اس زلف کو سبب
۱۸	جلتا ہے آفتاب یہ جاہ و جلال دیکھہ	خوبان اگر چہ رشک کر مین تجھ پہ کی عجب

۱	گل کر گلاب گل ہونے سب تیرا گالی دیکھ	۱	اے نبی! حسن تو گلشن میں جب چلا
۲	مصحف میں اس جمال کی ایجان فال دیکھ	۲	مت کہہ اپس کے حال کو رمال سے کہی
۳	اس مہ کی ابروؤں کی وہ شکل ہال دیکھ	۳	دونوں جہان کی عید کی ہے آرزو اگر

۴	دل بچ و تاب میں ہے ولی کا مثال موج	۵	آج ہے اس کا حال کچھ کا کچھ
	اس زلف تابدار کا ہر تہج و جال دیکھ	۶	دل بیدل کو آج کرتی ہے
	کیون نہ گذرے خیال کچھ کا کچھ	۷	شوخ چنچل کی چال کچھ کا کچھ
	آج تیرا جمال کچھ کا کچھ	۸	حکو لگتا ہے اے پری سیگر
	اگر گیس ہے سوال کچھ کا کچھ		اثر بادہ جوانی سے

۹	اے ولی جی کو آج کرتی ہے		بجئے باغ وصال کچھ کا کچھ
---	-------------------------	--	--------------------------

۱۰	یار از مجسم ہے کہ تصویر ادا ہے	۱۰	عشاق کی تسخیر کو بالا یہ بلا ہے
۱۱	یا بر میں گل اندام کے گل رنگ قبا ہے	۱۱	یا لفظ ہے رنگین ہم آغوش معانی
۱۲	ہر موسے مرے رنگ ادا جلوہ نما ہے	۱۲	از بسکہ دل اس رشک پری سو جو بند ناہی
۱۳	سمجھا ہے کہ وان آہ مری باد صبا ہے	۱۳	جاتا نہیں گلشن کی طرف صبح وہ گلرو
۱۴	صدگر کہ لب میں ترے ہر دیکھ کی دوا ہے	۱۴	بیاری عاشق ہے تری آنکھوں میں لیکن
۱۵	تجہ نطق میں بوجھا ہوں کہ قانون شفا ہے	۱۵	عجبہ حال پہ اے بوعلی وقت نظر کر
۱۶	سایہ ترا جہہ سر کے او پر ظل ہے	۱۶	گر حکم میں میرے ہو سعادت تو عجب کیا
۱۷	راضی ہوں میں اس پر کہ تری حسین رضا ہے	۱۷	اک دید کا وعدہ کیا ہے اپنی رضا سے

۱۸	پایا ہوں ولی سلطنت ملک قناعت		اب تخت و چتر حق میں مرے ارض و سما ہے
----	------------------------------	--	--------------------------------------

۱	نہ وہ بالائے وہ بالی بلا ہے	بلائے عاشقان ناز و ادا ہے
۲	غافل شوخ کا عاشق کے حق میں	ستم ہے ظلم ہے جور و جبر ہے
۳	کہا مژگان نے او کی شوخیوں کو	کہ عاشق پر ستم کرنا روا ہے
۴	نجانے تجھ کو چوڑاے گلشن ناز	مراد بلبل باغ و وفا ہے
۵	ہے دولت کہ دایم سایہ ناز	ہمکے سرو پر ظل ہمسا ہے
۶	مراد کیون نہ جاوے اس گلی کو	گلی اس دلربا کی دلکش ہے
۷	ہمیشہ عندلیب عاشقی کو	گل مقصود تیرا نقش پا ہے
۸		
ولی آئے ہیں راہ عشق میں وہ		
کہ تنگواستقامت کا عصا ہے		
۹	دیکھا ہے جسے وہ مبتلا ہے	خوبون کی نگہ نہیں بلا ہے
۱۰	گر تجھ کو ہے غم سیر گلشن	دروازہ آئینہ کہا ہے
۱۱	صیقل تری بہو نیکی ایشوخ	آئینہ عشق کی حلا ہے
۱۲	جوں سمع ہوا جو تیرا عاشق	وہ سر سے قدم تلک جلا ہے
۱۳	خوبونکا ہوا ہے سرد بازار	تجھ حسن کا جب سے غلغلہ ہے
۱۴	اے اہل ہوس نگاہ مت کر	بالائے سہی و تان بلا ہے
۱۵	اک دل نہیں آرزو سے خالی	ہر جا ہے محال اگر حلا ہے
۱۶		
تجھ کیسا ہے گوش گل کو		
بلبل کا ولی عجب گلا ہے		
۱۷	ہمکے اس خوش ادا کی خوش ادا ہے	مگر اس دلربا کی دلربا ہے
۱۸	صنم کے حسن کو ٹک منکرے دیکھ	کہ وہ آئینہ معنی منسا ہے
۱۹	یہ خط ہے جو ہر آئینہ راز	اسے مشک فتن کہنا خطا ہے

۱	ہوا معلوم زلفون سے یہ اسے شوخ	۱	کہ شاہ حسن پر ظل تہا ہے
۲	نہ پوچھو آہ و نزاری کی حقیقت	۲	عزیز و عاشقی کا مقتضا ہے
۳	نہ ہووے کوہ کن کیون آہ عاشق	۳	کہ وہ شیریں ادا گلگون قبا ہے
۴	ولی کو مت علامت کرے وا غلط		
	علامت عاشقوں پر کب روا ہے		
۵	نظر جو باغ میں وہ سرو نو بہار کرے	۵	نگہ کے پائون میں آنسو کی پر قطا کرے
۶	گزر چمن میں اگر اپنا گل عذار کرے	۶	بہار باغ میں تازہ عیان بہار کرے
۷	ہوا ہے قامت دلدار کا جو دیوانہ	۷	قدم میں سرو کے زنجیر جو بٹا کرے
۸	وہ راحت دل و جان نے وہاں مقام کیا	۸	ہوا ہے درد دل و جان کو بقرار کرے
۹	میں اپنی آنکھوں کو واہد فرش راہ کرے	۹	گزر جو میری طرف کو وہ شہسوار کرے
۱۰	اگر چہ بندگی وصل ظاہری ہے ولی		
	خیال ناز کو گر ہو سکے حصار کرے		
۱۱	گلتا نیکی لطافت میں ترا قد سرو رخا ہے	۱۱	ہمیشہ ناز کی کے آب جو میں جلوہ پیرا ہے
۱۲	عدم تیرے دہن کا جگ میں ثانی ہو چری بکیر	۱۲	اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عقاب ہے
۱۳	ہوا ہے نشین وہ سرو قامت دل میں اب نہیں	۱۳	صنوبر گر مرے سائے سے پیدا ہو تو بر جا ہے
۱۴	پریشانی کی مکتب کا معلم کہو کہتے ہیں	۱۴	تیری زلف پریشان کا صم جس سر میں سودا ہے
۱۵	ولی تیری تواضع سے رقیب شکر دل و ایم		
	پیشانی ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا		
۱۶	قد ترا رشک سرو رخا ہے	۱۶	معنی ناز کی سراپا ہے
۱۷	اُن بہون کی میں کیا کروں تعریف	۱۷	مطلع شوخ رمز ایما ہے
۱۸	ساقی و مطرب آج میں ہر رنگ	۱۸	شہ بخودی دو بالا ہے



کیون نہ ہرزہ رقص میں آوے	۱	جلوہ گر آفتاب سیما ہے
نہ ہے اسکے قد کو دیکھ بجا	۲	سرو ہر چنڈ پائے ہر جا ہے
چمن حسن میں نظر کر دیکھ	۳	زلف معشوق عشق پیچا ہے
نہ کوئے کیون نثار نقد نیاز	۴	حسن کو ناز کی تمنا ہے
دل مردہ کو زندگی بخشی	۵	بات تیری دم میا ہے
سنبل او سکی نظر میں جانہ کرے	۶	جسکو زلف پیری کا سودا ہے
او سکی پہچان کا شمار نہیں	۷	زلف ہے یا یہ موج دریا ہے
ترک کرے رقیب فرعون	۸	آہ میری عصائے موسیٰ ہے
<p>۹</p> <p>آج تجھے غم سے ہے ولی گریان</p> <p>دیکھ چل نوح کا تماشا ہے</p>		
آج سرسبز باغ و صحرا ہے	۱۰	ہر طرف سیر ہے تماشا ہے
چہرہ یار و قامت زیبا	۱۱	گل رنگین و سرور عنا ہے
معنی حسن و معنی خوبی	۱۲	صورت یار سے ہویدا ہے
دم جان بخش نو خطو محب کو	۱۳	چشمہ خضر ہے میا ہے
کمر نازک و دہان صنم	۱۴	فکر نازک ہے یا ممیسا ہے
موبہ او سکو ہے پریشانی	۱۵	زلف مشکین کا جسکو سودا ہے
سبب دلربائی عاشق	۱۶	مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے
کیا حقیقت ہے تجھے تواضع کی	۱۷	یہ تملطف ہے یا مدارا ہے
<p>۱۸</p> <p>جون ولی رات دن ہے اک خیال</p> <p>جسکو تجھ عشق کی تمنا ہے</p>		
عشق بازی میں رضا در کا ہے	۱۹	فکر اسباب و فادر کار ہے

چاک کرتے جامہ صبر و رضا	۱	دلبر رنگین قبا در کا ہے
ہر صنم تسخیر دل کیوں کر سکے	۲	دلربائی کو ادا در کا ہے
زلف کو داگر کہ شاہ عشق کو	۳	سایہ بال ہما در کا ہے
رکبت دم مجھ دیدہ خونبار پر	۴	گر بجھے رنگ حنا در کا ہے
دیکھہ اسکی چشم شہلا کو اگر	۵	نرگس باغ حیا در کا ہے
۶		عزم اسکے وصل کا ہے اسے ولی لیکن ادا و خدا در کا ہے
آج ہر گل نور کا فانوس ہے	۷	کوہ و صحرا صورت طاؤس ہے
اے صنم تیرے دہن کے شوق سے	۸	ہر کلی میں نغمہ نا توس ہے
گرنہ نیکے سیر کو وہ نو بہار	۹	ظلم ہے فریاد ہے افسوس ہے
نور الفت سے ترے او شمعرو	۱۰	پردہ دل پردہ فانوس ہے
دیکھہ کر اوسکی اداؤں ناز کو	۱۱	ہر پر ہی کو خواہش پاؤس ہے
دل نہ دے اور ونگو غافل دیکھہ سے	۱۲	کم نگاہی شوخ کی جاسوس ہے
۱۳		دیکھنے سے سیر کیا ہو وے ولی مدعا اوس کا کنار و بوس ہے
جب سے میرا گلبدن گل پوش ہے	۱۴	بیلون کا ہر طرف سے جوش ہے
اے صنم اک بات ہے لیکن اے	۱۵	بوجھتا ہے وہ کہ جسکو ہوش ہے
گول پگڑی کے نہ پہرے گرو تو	۱۶	گول پگڑی حسن کا سر پوش ہے
دیکھنا تجھ قد کا لے نازک بدن	۱۷	باعث خمیازہ آغوش ہے
اب خلاصی عشق سے ممکن نہیں	۱۸	وام دل زلفون کا دامی پوش ہے
کیون نہ ہوا امید کا روشن چراغ	۱۹	شمع مجلس ساقی مینوش ہے

<p>۱ ہر سخن تیرے تلمطف سے ولی مثل گوہر زینت ہر گوش ہے</p>	
<p>۲ جہان کی خوب رویوں کا سپہ سالار آتا ہے ۳ جد ہر وہ حیرت افزا جانب بازار آتا ہے ۴ ادا سے بوستان میں وہ گل خسار آتا ہے</p>	<p>نگہ کی تیغ لے وہ ظالم خو خوار آتا ہے ہر اک دیدہ کو حکم آئینہ ہے اسکے جلوہ سے حسن و بر کے نہ ہوتے ولی کیون قائم قیامت سے</p>
<p>۵ مثال منع کرتا سینے کی ہے الجھن روشن وکی کہہ اس سے مجھ دل میں خیال یار آتا ہے</p>	
<p>۶ گلبدن کے جو پاس ہوتا ہے ۷ کیا کروں جی ادا اس ہوتا ہے ۸ عاشقی میں بہا اس ہوتا ہے ۹ درد و غم آپا اس ہوتا ہے</p>	<p>مغر جان باس باس ہوتا ہے آشنا بی نہیں تو جاتا ہوں کیون نہ کپڑے رنگوں میں غم میں شکر تجہ جدائی میں نین اکیلا میں</p>
<p>۱۰ لے ولی دلربا سے ملنے کو دل میں میرے ہر اس ہوتا ہے</p>	
<p>۱۱ دل اوسکے تیر کا پیکان ہوا ہے ۱۲ یہ کس کے قتل کا سامان ہوا ہے ۱۳ پسند خاطر جانان ہوا ہے ۱۴ جو بزم عشق میں جہان ہوا ہے ۱۵ کہ جی دینا لے آسان ہوا ہے ۱۶ جسے درد بتان در مان ہوا ہے ۱۷ گریبان چاک تا دا مان ہوا ہے ۱۸ بہار گلشن ریحان ہوا ہے</p>	<p>کمان ابرو پہ چھی قسہ بان ہوا ہے بہوان تیغ اور نگہ خنجر ہلک تیر مرا دل مجھ سے کر کربے و فانی پیاسے جام دل سے بادہ خون عزیز و کیا ہے پر و لے کے دل میں طیبو نکا نہیں محتاج ہر گز برنگ گل فراق گلوز خان میں سوا و خط خوبان دل کشی میں</p>

۱	ولی تصویر اسکی جس نے دیکھا مثال آئین حیران ہوا ہے	
۲	عشق دکھلانے حشر آیا ہے	۲ دشمن ہوش و صبر آیا ہے
۳	مجھے وحشی ہن گلرخان گویا	۳ فوج آہو میں بسر آیا ہے
۴	دیکھ اوسکی کلاہ بارانی	۴ چاند پر آج ابر آیا ہے
۵	یہ صنم کا ہے غمزہ بیدین	۵ یا ولایت میں گبر آیا ہے
۶	لے ولی کی سبب کہ آج صنم برسر جور و جبر آیا ہے	
۷	مکتب میں جسکے ہاتھ ادا کی کتاب ہے	۷ خوبی میں آج ہم سبق افتاب ہے
۸	ظاہر ہوا ہے مجھے ترے ناز سے صنم	۸ رنگین بہار حسن بہار عتاب ہے
۹	ماتمذ موضعیت کیا اسکے شوق نے	۹ جس موکر کا نام نرا کت تاب ہے
۱۰	کیفیت بہار ادا تب سے ہے عیان	۱۰ وہ مست ناز جب سے کہ مت شرا ہے
۱۱	تیرے نین کے عصر میں ہے یوقر شراب	۱۱ میخانہ تجہ نگاہ سے وایم خراب ہے
۱۲	دیوان میں ازل کے طے جب بحر عشق	۱۲ تب کر نیاز و ناز میں باہم حساب ہے
۱۳	پوشیدہ حال عشق ہے کیونکر لے ولی غماز تار زلف خم پیچ و تاب ہے	
۱۴	عشق میں جسکو مہارت خوب ہے	۱۴ مشرب محنون پہ وہ منوب ہے
۱۵	عاشق بیتاب سے طس زوفا	۱۵ جون ادا محبوب ہے محبوب ہے
۱۶	عشق کے معنی نے یون فتونی دیا	۱۶ دیکھنا خوبون کا یار و خوب ہے
۱۷	لحنت دل پر خط لکھا ہے یار کو	۱۷ داغ دل مہر سر مکتوب ہے
۱۸	غمزہ و ناز و ادائے نازنین	۱۸ ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

۱   اگرچہ نور دیدہ یعقوب ہے	لکھدے یوسف ہی غلامی خط بچے
۲   ہر گہڑی پڑھتا ہوں شمار ولی	دل کو صرف عاشقی مرغوب ہے
۳   جہیں حال پر او سکی سدا رنگ مست ہے ۴   موزن کی زبان او پر ہمیشہ لفظ قامت ہے ۵   خیال قیامت رعنا ہے حق میں قیامت ہے ۶   یہی اس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرمت ہے ۷   یہ اس زلف پریشانی پریشانی کی محبت ہے ۸   صف عشاق میں اسکی امامت ہر امامت ہے ۹   سدا نقد محبت کا محک سنگ علامت ہے ۱۰   تجلی مند پہ ترے یہ سیادت کی علامت ہے	۳   جسے اقلیم تنہائی میں انداز اقامت ہے ۴   گذرا سہر و قامت کا ہوا ہے جبے مسجد میں ۵   مجھے روز قیامت کا رہا کب خوف آواغظ ۶   ہوا ہے صورت دیوار زابد کج عزت میں ۷   سیاہ بختی ہوئی جاگ میں نصیب عاشق بیدل ۸   ہوا ہے جو جہیں فرساتری حجاب ابرو میں ۹   نہ ہونا صبح کی سختی سے مکر اے دل شیدا ۱۰   شرف ذاتی ہے تجکو اے گل گلزار معشوقی
۱۱   ولی جو عشق باز و نیکی حقیقت سر نہیں واقف سخن اوس کا قیامت میں گل باغ ندامت ہے	
۱۲   شوخ ہے بیدا ہے صیاد ہے ۱۳   داد ہے بیدا ہے فریاد ہے ۱۴   سخت ہے ہر ہر دم ہے فولاد ہے ۱۵   آہ دل پر تیشہ فرما دے	۱۲   سرو میرا ہر سے آزاد ہے ۱۳   ماتمہ سے اس غمخوار خونی زکے ۱۴   سنگدل کا نرم اب کیونکر ہو دل ۱۵   عشق میں شیریں سخن کے رات دن
۱۶   غم نہیں مجنون کو ہر گز لے ولی خانہ زنجیر اگر آباد ہے	
۱۷   دیدار اوس کا آنکھوں کی میری مراد ہے ۱۸   مانند آئینے کے جو صاف اعتقاد ہے	۱۷   جس دلربا سے دلوں کو مرے اتحاد ہے ۱۸   رکھتا ہے دل میں دلبر نگین خیال کو

۱	شاید کہ دام عشق میں تازہ ہوا ہے قید	وعدے پہ گلرخون کے جسے اعتماد ہے
۲	باقی رہے گا جور و ستم روز حسد تک	اس زلف کی جفا میں نہٹ استاد ہے
۳	مقصود دل ہے اوس کا حال اسے ولی مجھے	
	میری زبان کا اور دھند مراد ہے	
۴	ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے	غمرہ خوشخوار ظالم سرسبز بید ہے
۵	کیون نہ ہو فوارہ خون جوش زن ہر گز	ہر نگاہ تیز خوبان نشتر فصّاد ہے
۶	ہر گہڑی تجھ بھیر میں اسے دلربا نہیں	منوس و دمساز میری آہ ہے فراد ہے
۷	زلف کہوئے دیکھو اسکو چھپے یوں ظاہر	صید کرنے کو ہمارے رعبت صیاد ہے
۸	آسمان پر بہ نہ جانو چادر ابرس فید	جانمازا بد عزت نشین برباد ہے
۹	حرف شیریں دم بدم ہوتے ہیں اس جلوہ گر	اہل معنی کی زبان کیا تیشہ فرما دے
۱۰	سرو کی وارستگی پر توفیق کرے ولی	
	باوجود خود دنیا کی کس قدر آزاد ہے	
۱۱	نوجھو خود بخود اس گل میں اڑے	رقیب روسیہ فتنے کی جڑ ہے
۱۲	نہیں ہر زلف دیکھے سے اکتا	اکتا ہوں جہان دل کی کڑ ہے
۱۳	نہیں چیرہ ہے اسکو سر پہ بل دار	عزیز و نوجوانوں کی اکڑ ہے
۱۴	کرین کیون سنگدل کے دلوں کو خیر	زبردستی میں بجا پور کا گڑ ہے
۱۵	برستانہ پہ ہے اس ماہ کو نور	یہاں عشاق کی آنکھوں میں جڑ ہے
۱۶	سخن مہمون کی مجلس میں ولی یہ	
	ہر اک مصرع ترا مونی کی گڑ ہے	
۱۷	اسکے نبین میں غمرہ آہو پچھاڑ ہے	اسے دل سمجھ کے چل کہ یہاں ناو کاڑ ہے
۱۸	کس طرح آسکون تیری آنکھوں کے باغ میں	خارونکے جھاڑ حجر مڑگان کی باڑ ہے

۱ جنکو نہیں ہے بوجھ ترے حسن پاک کی  
۲ سنی اگرچہ کہسا ہی سو کہا سا ہاڑ ہے  
نزدیک انکے تنکا مثال پہاڑ ہے  
پر دشمنوں کے سر پہ مثال پہاڑ ہے

۳ دل میں ولی رکھے ہے خیال جمال یار  
در کی طرح سے سینے میں اسکے در اڑ ہے

۴ گلر خون میں جس کے سر پر طرہ زنتار ہے  
۵ چہرہ گل رنگ زلف موج زن خوبی میں  
۶ بسکہ بیدردان ہوئے ہیں مجتمع چاروں طرف  
۷ زخم دل تھا گرچہ کاری لیکن اس کو غم سو ب  
۸ کیونکہ جاعے بواہوس اسکی گلی میں ہو دلبر  
۹ کیون نہ لین زہاد بچہ کو دیکھ طرز برین  
زیب گلزار ادا وہ سرو خوش نقار ہے  
آیہ جنات تجری تحتہا الانہار ہے  
بستہ زلف پر پرویان پہ مار مار ہے  
سبزہ خط دل آرا مرہم زنگار ہے  
ہر نگاہ تیرا وکی تیرے تلواری ہے  
رشتہ اخلاص تیرا رشتہ زنتار ہے

۱۰ مت نصیحت کر ولی کو اے صنم نا آشنا  
ترک کرنا عشق کو دشوار ہے دشوار ہے

۱۱ بیابان عاشقوں کا ملک اسکندر برابر ہے  
۱۲ جنوں کے ملک کے سلاطین کو کیا حاکم فسر کی  
۱۳ جو کوئی حاصل کیا ہے دولت عالم کو سوز ہے  
۱۴ فنا کر جو کوئی سبھا وئی کی زندگانی کو  
بہراک آئو کا گو ہر تخت کے اختر برابر ہے  
ہگو اسراو پر محبوبوں کے یہ افسر برابر ہے  
بہو لا اس دل دریا کا سو گو ہر برابر ہے  
اسے گزران کرنے دشت ہو یا گہر برابر ہے

۱۵ ولی دیوان میں میرے بہلا دفتر کی حاجت کیا  
میرے دیوان کا بہراک شعر سود دفتر برابر ہے

۱۶ نہ سمجھو خود بخود دل بے خبر ہے  
۱۷ نہیں اب تک دکھا یا منہ اپس کا  
۱۸ مروت ترک مت کر لے پری رو  
نگاہ میں اس پری رو کے اثر ہے  
مرے کیا حال سے وہ بے خبر ہے  
محبت میں مروت معتبر ہے

۱	نترے قد کے تماشے کا ہون طالب	۱	کہ راہ راست بازی بے خطر ہے
۲	نتری تعریف کرتے ہیں ملائیک	۲	شنا تیری کہاں حد بٹہ ہے
۳	بیان اہل معنی سے مطول	۳	اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے
۴	وکی کے رنگ کو دیکھے نظر سے		
	اگر وہ دلر با مشتاق زربے		
۵	نجانوں خط بین تیرے کیا اثر ہے	۵	کہ دیکھے سے یہ دل زیر و زبر ہے
۶	اے باریک بین کہتے ہیں عاشق	۶	نظر میں جس کے وہ نازک کمر ہے
۷	نہ ہو وے بے ہجوم راست بازان	۷	جہاں اوس سر و قامت کا گزر ہے
۸	ہر اک سے آشنا ہو جا ہنرین	۸	کہ راہ راست بازی بے خطر ہے
۹	نہ باوے تجھے گر سب زخندان	۹	نہاں عشق بازی بے ثمر ہے
۱۰	ربنیے خاک ہو تیری گلی مین	۱۰	وفاداری ہماری اس قدر ہے
۱۱	وکی مجھہ دل کی آتش پر نظر کر		
	جہنم کی زبانیرا محذر ہے		
۱۲	رخ ترا آفتاب محشر ہے	۱۲	شعلہ اسکا جہاں میں گہر گہر ہے
۱۳	رگ جان سے ہوا ہے خون جاری	۱۳	دل میں تیری پلک کا نثر ہے
۱۴	پہنچتا ہے دلون کو ہر جا پر	۱۴	غم ترا روزی مقدر ہے
۱۵	بات میٹھی ترے لبون کی صنم	۱۵	بخدا رشک شہد و شکر ہے
۱۶	رخ ترا بحر حسن ہے جانان	۱۶	زلف پر پہنچ موج عنبر ہے
۱۷	قد سے تیرے کبھو نہ پایا پہل	۱۷	حق میں میرے درخت بے بر ہے
۱۸	تجھ بن لے نو بخش محفل دل	۱۸	حال مجلس تمام ابر ہے
۱۹	آگ ہو وے بقدر نیزہ بلند	۱۹	شمع کیا آفتاب محشر ہے



۱	دود آتش کیا ہے سرمہ چشم	۱	داغ دل دیدہ سمندر ہے
۲	صفو دل پہ درد کو لکھئے	۲	رشتہ آہ تار مسطر ہے
۳	آج جون آرسی ہوئے ہیں عزیز	۳	خود نبائی جنون کا جو ہر ہے
۴	سادہ رو بہن ہمیشہ با عزت	۴	آب ہر دم محیط گو ہر ہے
۵	سیر دریائے معرفت کی کر	۵	کشتی دل اگر قفلندر ہے
۶	آئیئے سے سنی ہے مین نے یہ بات	۶	صاف دل وقت کا سکندر ہے

۷ لے ولی کیا ہے حاجت قاصد

نامہ میرا پر کہو تر ہے

۸	قبلہ اہل صفائے شیر ہے	۸	یاد می و مشکل کشا شیر ہے
۹	غازی اب سعادت کیون نہوں	۹	سایہ بال ہما شیر ہے
۱۰	کیون نہ دشمن کے کرے سینہ میں جا	۱۰	ناخن شیر خدا شیر ہے
۱۱	کیون نہوئے قتل عاشق و مہم	۱۱	کشوخ کی بانگی ادا شیر ہے
۱۲	اوسکے آگے بواہوس کیون اسکا	۱۲	صورت دست قضا شیر ہے
۱۳	اولا ریحان و آخر لالہ رنگ	۱۳	ظاہر آبرگ حنا شیر ہے
۱۴	زندہ جاوید شہدا کیون نہوں	۱۴	موجہ آب بقا شیر ہے
۱۵	سالک راہ فنا کو دم بدم	۱۵	آخرت کی رہنما شیر ہے
۱۶	صاحب بہت کونست ہر دستگیر	۱۶	مرشد حاجت روا شیر ہے
۱۷	دشمنان کیون کر سکیں مکر فریب	۱۷	صیقل زنگ و غاشم شیر ہے
۱۸	راہ غیرت میں کہ مشکل ہو تمام	۱۸	نا توانوں کا عصا شیر ہے
۱۹	ہے کلید باب فتح مدعا	۱۹	ناخن مشکل کشا شیر ہے
۲۰	کیون نہ ہوئے آب سر سے تا قدم	۲۰	جو ہر کان حیا شیر ہے

۱	جس نے پکڑا گوشہ آزادگی																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																										
۲	کعبۂ فتح و خضرین اسے ولی شکل محراب دعا شمشیر کی																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																										
۳	عاشق کو قید تیرا حسن عالمگیر ہے ۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴

<p>۱ خال تیرا دل میں اب آکر ہوا خلوت نشین          ۲ وہ اپنے وقت کا منصور ہے عالم میں بس          ۳ سو کہہ کر غم میں ترے یہ تن ہوا ہے جون بیاہ</p>	<p>۱ غم ترا سینے میں میرے راز کا ہمارا ہے          ۲ صدق سے رہ میں تری جو عاشق سر باز ہے          ۳ دل مرا سینے میں میرے مثل تارا ساز ہے</p>
<p>۴ یاد سے اس رشک گلزار ارم کے اسے ولی          رنگ کو میرے سدا جون بوسے گل پرواز ہے</p>	
<p>۵ لہر باجیرا صغم کا بسکہ خوش نشین ناز ہے          ۶ موم خط میں نہ کر فکر ای گل رنگین ادا          ۷ رو بر و ہونے میں اوسکے راز دل ظاہر ہوا          ۸ زندگی میں طائر دل کو خلاصی کیونکہ ہو          ۹ الفت اغیار کرنا ہجر میں درکار کیا          ۱۰ درد مند و نکی نظر سے اسکا گونا ہر بجا          ۱۱ زندہ کرنا استخوان کو گرچہ تنہا کار سنج          ۱۲ درد مند و نکی نظر میں قول مطرب انواز          ۱۳ بزم کو رونق دیا ہے جبکہ وہ عالی مقام          ۱۴ دیکھنا آئینہ رو کا امر مشکل ہے ولے</p>	<p>۵ دلربائی میں ہر رنگ موج گل کھلتا ہے          ۶ سبزہ گلزار خوبی کا ہنوز آغا ز ہے          ۷ جلوہ آئینہ رویان کا شرف ہر راز ہے          ۸ پیچہ عشق سے تگر چکل شہباز ہے          ۹ دم بدم آہ دل بیتاب اگر دمساز ہے          ۱۰ جو برنگ طفل رشک عاشقان غماز ہے          ۱۱ زندہ کرنا شوق کو تجھ ناز کا اعجاز ہے          ۱۲ گرمی افسردہ طبعان شعلہ آواز ہے          ۱۳ رشتہ آہ دل بیتاب تارا ساز ہے          ۱۴ سدا راہ سپہ صافان طالع ناساز ہے</p>
<p>۱۵ لے ولی یہ مصرع موزون ہر ہر دل کا عزیز          قامت رعنا صغم کا سر و باغ ناز ہے</p>	
<p>۱۶ جھپٹ حکم میں وہ راست قد و لنواز ہے          ۱۷ رکھتے ہیں کہول پر وہ شناسان مدعا          ۱۸ جبکہ رکھا ہوں عشق کی آتش میں قدم          ۱۹ لے بوا کہو سن دل میں رکھے آہنگ عاشقی</p>	<p>۱۶ جسکے ہر ایک قول میں عشرت کا سا ہے          ۱۷ جو اوج میں ہوا کے اڑے شاہباز ہے          ۱۸ تب کو مثال عود و مرا جی گداز ہے          ۱۹ جانباز عاشقو نہ یہ دروازہ باز ہے</p>

۱	تو اصل دائرہ میں ہے اور دوسرے ہیں فرج	۱	اوج و حصیص بیچ نہیں یکہ تازہ ہے
۲	تیرے خیال میں جو ہوا خشک جھن رہا ہے	۲	مضرب غم کا ہاتھ اسی پر دراز ہے
۳	محرابان ہوونکی عجب ہے مقام خاص	۳	ہر بچگانہ جس میں دلون کی نماز ہے
۴	سن حرف راست یار کا مت مل قریب سے	۴	ہر چند تیری طبع مخالف نواز ہے
۵	خارا دلونکی چشم کی نسبت کے فیض سے	۵	برے کو صفہاں کے عجب امتیاز ہے
۶	کرنے کو سدا رہ عراق و حجاز عشق	۶	عشاق پاس سازو نوا سب نیاز ہے

بانگ بلند بات جو کہتا ہے اے ولی  
اس شعر پر بجا ہے اگر محب کو ناز ہے

۸	ذلف لبر کی جو عنبر بیز ہے	۸	حسن کے دعویٰ کی دست آویز ہے
۹	ہے گل رعنا بہار حسن کا	۹	ناز تیرا جو نسا آئینہ ہے
۱۰	شوق کے مرکب کو راہ عشق میں	۱۰	اے صنم تیری نگہ ہمیں ہے
۱۱	ہر پلک ہر تیراے تیغ فرنگ	۱۱	عاشقوں کے مارنے کو تیز ہے
۱۲	ہاتھ میں میرے نہ سمجھو تم بیانی	۱۲	شوخی کے ملنے کی دست آویز ہے
۱۳	چاہتا ہوں دل سے میں اے نازنین	۱۳	جنگ تیرا وہ کہ صلح آئینہ ہے
۱۴	اس صنم کا وصف لکھنے میں قلم	۱۴	ابر نیسان کی طرح دریر ہے
۱۵	اب تغافل سے ہوا ہے رہنا	۱۵	گریہ عاشق کہ خون آئینہ ہے
۱۶	دل مراے دلہر شیرین سخن	۱۶	اُن لبون کے شوق سے لبریز ہے

اے ولی یوسف سا ہے دلکو عزیز  
شعر تیرا بس کہ شوق آئینہ ہے

۱۸	ہر نگاہ شوخ کمرش دشنہ خونریز ہے	۱۸	تیغ اس ابرو کی ہر دم مارنے کو تیز ہے
۱۹	عشق کے دعوے میں اسکا کہتی ہوا بیانی	۱۹	سبیل زلف پریر و جب کو دست آویز ہے

۱	آج گلشنِ حُب کا وقت ہے اے نوبہار	۱	بادۂ گلرنگ سے اب جامِ گلِ لبریز ہے
۲	جب سِ گلشنِ مین تری زلفوں کا ہے سایہ پڑا	۲	تب ہے صحنِ حُب ہر تارِ سبیلِ خیز ہے
۳	سادہ رویوں کو کیا مشتاق اپنے حسن کا	۳	شعرِ تیرا اے ولی از بسکہ شوق انگیز ہے
۴	عاشق کو تیری رویت آگے نہ جال میں ہے	۴	خاموش ہو کے رہنا اتنی ہی خال میں ہے
۵	گر عید کو جہاں مل سکتا ہے ماہِ نو کو	۵	اور ہم کو ماہِ عید اب ابرو ہلال میں ہے
۶	ہر دلِ پاک کو ہرگز دیتا نہیں ہوں دلو	۶	دلِ لگی کو میری وہ ہمیشہ ال میں ہے
۷	کیوں دام و دانہ رکھے صیا و حسنِ پنا	۷	کر نیکو صیدِ دل کے یہ خط و خال میں ہے
۸	ہر حسد اے ولی مین ہوں غرقِ بحرِ عصیان	۸	مجلو شفیعِ محشر حضرت کی آل بس ہے
۹	تحصیلِ خط کو اسکے رخ کی کتاب میں ہے	۹	وانائے منتخب کو یہ انتخاب میں ہے
۱۰	مجھہ حال کا کرے گر آکر سوالِ دلیر	۱۰	تو لا جواب ہو نا مجھہ کو جواب میں ہے
ولہ			
۱۱	مجلو شفیعِ محشر وہ دینِ پناہ بس ہے	۱۱	شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ہے
۱۲	خاطر سے کہ ہے خواہشِ اسبابِ دنیوی	۱۲	ہمت رہِ رضا میں اب زادِ راہ بس ہے
۱۳	جو صاف دل میں انکو درکار کہے زینت	۱۳	جونِ آرسی نمود کی سر پر کلاہ بس ہے
۱۴	اسبابِ جنگ رکھنا درکار ہم کو کیا ہے	۱۴	دشمن کے مارنے کو اک تیر آہ بس ہے
۱۵	نین آرزو کہ بیٹھوں منہ پہ سلطنت کی	۱۵	تیری گلی پہ آنا یہ دستِ گاہ بس ہے
۱۶	درکار کہے مسجدِ سجدے کو عاشقون کے	۱۶	محراب اُن ہو وُنکی یہ قبلہ گاہ بس ہے
۱۷	منت تیر اور کمان کی کر فکرِ ادخوش ابرو	۱۷	عاشق کے مارنے کو سید ہی نگاہ بس ہے
۱۸	تجربہ عشق کے جلے کو کیا کام چاندنی سے	۱۸	تجربہ حسن کا تماشا اے رشکِ ناہ بس ہے

۱	درکار کیا کہ دیکھوں ہر اک ادا کو تیری	۱	تجہ چال کا تماشا ہے کجگاہ بس ہے
۲	بیجا ہے بادشاہی ہر خو بر و کو دینا	۲	خوبی کے تخت او پر اک بادشاہ بس ہے
۳	غم کیا ہے گر قیام آئے ہیں چل ولی پر	۳	لے دوست تجہ کرم کی ٹکڑی کجگاہ بس ہے
۴	دل طلبگار یار مہوش ہے	۴	لطف اسکا اگر چہ دل کش ہے
۵	مجھ سے کیونکر ملے گا حیران ہونا	۵	شوخی ہے پیوفا ہے سرکش ہے
۶	کیا تری زلف کیا تری ابرو	۶	ہر طرف سے مجھے کشا کش ہے
۷	تجہ بن لے داغ بخش سینہ دل	۷	چمن لالہ دشت آتش ہے
۸	لے ولی تجہ زکی سے پایا ہوں	۸	شعلہ آد شوق بے غش ہے
۹	ہر طرف ہنگامہ اجلاف ہے	۹	مست کسی سے مل اگر شراف ہے
۱۰	ہر سحر کو نعمت دیدار کی	۱۰	آئینے کو اشتیائے صاف ہے
۱۱	نین شفق ہر شام تیرے خواب کو	۱۱	پنجہ خورشید مغل باف ہے
۱۲	نقد دل اور ونکو دینا تجہ بغیر	۱۲	حق شناسوں کے قریب اسراف ہے
۱۳	کیا کروں تفسیر غم ہر ایک شک	۱۳	راز کے قرآن کا کشف ہے
۱۴	مست جام عشق کو کچھ غم نہیں	۱۴	خاطر ناصح اگر ناصاف ہے
۱۵	وسوسے سے دل کو مست کر قلب ہے	۱۵	سینہ صاف فونکی نظر صراف ہے
۱۶	جب سے وہ آتا ہے ہمراہ قریب	۱۶	ورد مند و نکامکان عرف ہے
۱۷	رحم میرے حال پر کرتا نہیں	۱۷	شوخی ہے سرکش ہے بے بصاف ہے
۱۸	صورت نارسنہ خطا ہے جلوہ گر	۱۸	اسقدر چہرہ صنم کا صاف ہے
۱۹	لے ولی تعریف اسکی کیا کروں	۱۹	ہر طرح مستغنی از اوصاف ہے

۱	ہر چند کہ اسل جوئے وحشی مین بہرک ہے	بتیا کج دل لینے کو ہرگز نہ دہرکے
۲	عشاق پہ اس ابروئے خم دار کا پہرنا	تلوار کی او جھڑ ہے یا کشتی کی ٹکر ہے
۳	گرمی سے تری طبع کی ڈرتے ہیں سب بخت	غصے سے کڑکنا ترا بجلی کی کڑک ہے
۴	اکھونکو کہاں تاب ہو دیکھیں تری سجا	سورج سے زیادہ ترے جامہ کی بھر ہے

۵	کرنے کو وئی عاشق بیتاب کو زخمی وہ ظالم پیر حم نپٹ ہے نہ ٹھکے	
---	---	--

۶	اے دوست تیری یاد میں دلکا کمال ہے	نقش مراد آئینہ تیرا جمال ہے
۷	ہے راستی سے قد کو تیرے رتبہ بلند	جنت میں اوس کو عشق سے طوبی نہال ہے
۸	حاجت نہیں ہے شمع کی اس انجن میں کچھ	جس انجن میں شمع صنم کا جمال ہے
۹	آای مہ دو ہفتہ مرے پاس ایک وز	ہر ماہ تیرے ہجر میں اب مج کو سال ہے
۱۰	ہمسایہ بتان نے کیا فائدہ مردوتا	اس مدعی پہ غمزدہ دار و ال ہے
۱۱	زادہ کو مثل دائہ تسبیح ایک آن	کو چرے اب ریا کے نکلتا محال ہے
۱۲	لازم سے درس یار کی تکمیل رات میں	بر بدر سے کے بیچ یہی تیل قال ہے
۱۳	جب سے ترے خیال نے دل میں گذر کیا	بتیا جان میری پہ عجب وجد و حال ہے
۱۴	ای عاشقو بچی عید تامل سے کر نظر	تیری ہوونگی یاد میں تن جون ہلال ہے
۱۵	تیری مین کے عشق میں جس سفر کیا	اوس سفر کی راہ نگاہ غمزدہ ہے
۱۶	باگک بلند زمرہ میرا ہے اے حجر	کعبے میں تجھ جمال کامل جون ہلال ہے
۱۷	گل یہ زبان سے کہتا تھا کل بلغ میں سخن	غنجہ کو اوس دہن سے سدا انفعال ہے

۱۸	خاموش گر رہا ہے وہی تو عجب نہ جان خواص کا ہمیشہ خوشی کمال ہے	
----	---	--

۱۹	مہر چرسن تیرا قاضی ہے	رخ ترا رشک ماہ کامل ہے
----	-----------------------	------------------------

۱	نسخہ حسن کا لیا جو سب سے	۱	نہیں وہی فاضل و مکمل ہے
۲	رات دن تجھ جمالِ روشنی سے	۲	فضل پروردگار شامل ہے
۳	حب کو کچھ حسن کی نہیں ہر خبر	۳	بیگمان وہ جہان میں غافل ہے
۴	زاد رہ دل سے جو بغل میں لیا	۴	عشق کے چٹھ سے وہ غافل ہے
۵	عشق کی راہ کے مسافر کو	۵	ہر قدم اس گلی میں منزل ہے
۶			
۷			
۸			
۹			
۱۰			
۱۱			
۱۲			
۱۳			
۱۴			
۱۵			
۱۶			
۱۷			
۱۸			



۱	اویں شاہ نو خطان کو ہمہ را سلام ہے	۱	جسکے نگین لب کا دو عالم میں نام ہے
۲	سرشارا نبطا وہ اس انجن میں ہے	۲	جسکو خیال آنکھوں کا تیری مدام ہے
۳	جس سرزمین تیری ہو نکا بیان کروں	۳	خوبی ہلال چرخ کی دان ناتمام ہے
۴	جب ہے گلی میں تیرے رقیب بیاہ رو	۴	تب تک ہمارے حق میں ہر اک صبح شام ہے
۵		تنہا نہ بند عشق میں تیرے ہوا وئی یہ زلف حلقہ دارد دو عالم کا دام ہے	
۶	ترا مجنون ہوں بھرا کی قسم ہے	۶	طلب میں ہوں تمنا کی قسم ہے
۷	سراپا ناز ہے تولے پر یرو	۷	مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے
۸	کیا تجھے زلف نے جھکودوانہ	۸	ترمی زلفوں کے سودا کی قسم ہے
۹	دورنگی ترک کر لوں گے ہو مل	۹	تجھے اس قدر عدا کی قسم ہے
۱۰	کیا ہے عشق نے عالم کو مجنون	۱۰	مجھے اس رشک بیل کی قسم ہے
۱۱		وئی مشتاق ہے تیری نگاہ کا مجھے تجھ پر چشم شہلا کی قسم ہے	
۱۲	صنم میرا پیٹ روشن بیان ہے	۱۲	برنگ شعلہ سرتاپا زبان ہے
۱۳	نظر کرنے میں اس کا سیہ ہے	۱۳	کمند گل نگاہ بلب لان ہے
۱۴	وفا کر حسن پر مغرور مت ہو	۱۴	وفا داری بہارِ بختراں ہے
۱۵	صنم تجھ دیدہ و دل میں گذر کر	۱۵	ہوٹے بلوغ ہے آب روان ہے
۱۶	بجائے گروہ سرد و گلشن نانا	۱۶	ہماری راستی پر مہربان ہے
۱۷	ہوا تیرے طاقت کا نشانہ	۱۷	نظر میں جسکے وہ ابرو کمان ہے
۱۸		وئی اوسکی جفا سے خوف مت کر جفا کرنا و وفا کا امتحان ہے	

۱	سمن مصری دلب کان سمن ہے	۱	یہ تل ننگی وہ خط مشک خن ہے
۲	تری ابرو کہ چین جس کا وطن ہے	۲	میرے پر کھینچی ہے تیغ ہندی
۳	تری باتوں میں بنگائے کافن ہے	۳	تری آنکھوں میں دیکھا کافور ووس
۴	سمن تیرا ہر اک دُرِ عدن ہے	۴	ہیں رنگیں لب ترے لعل بخشان
۵	جبیں تیری مجھے صبح وطن ہے	۵	تری یہ زلف ہے شامِ غریبان
۶		۶	
دلی ایران و توران میں ہے مشہور		وطن گواس کا گجرات و دکن ہے	
۷	لقب جس شوخ کا جادو میں ہے	۷	شکار انداز دل وہ من ہرن ہے
۸	برنگ داغ دل خونین کفن ہے	۸	ہوا ہے جو شہید لالہ رویان
۹	بہار عاشقان وہ گلبدن ہے	۹	نہیں درکار گلگشت چمن کی
۱۰	صد گبیدلان فریاد فتن ہے	۱۰	کریگا سنگدل کے دل میں جانفش
۱۱	نظر میں جس کے وہ شیریں سخن ہے	۱۱	بجا ہے اوس کو کہنا خسرو وقت
۱۲	شال سرد و زیب انجمن ہے	۱۲	ترا تہ لب بہار گلشن ناز
۱۳	اگر اس شمع روشن کی لگن ہے	۱۳	خود می سے اولاً خالی ہوا ہے دل
۱۴	سدا میری نہ بانیر یہ سخن ہے	۱۴	غلام مندوی در گاہ احمد
۱۵		۱۵	
ہوا جو خادم شاہ ولایت		وئی ہے والی ملک سخن ہے	
۱۶	کہ فن عاشقی عجب فن ہے	۱۶	عارفوں پر ہمیشہ روشن ہے
۱۷	کہ دل صاف مثل درپن ہے	۱۷	کیون نہ ہو منظر تجلی یار
۱۸	بلبلو نکا مقام گلشن ہے	۱۸	عشق باز اس گلی میں رہتے ہیں
۱۹	غمرہ چشم یار رہن ہے	۱۹	سفر عشق کیون نہ ہو مشکل

بار صفت ہے رقیب کو اسے یار	۱	دوستو نکار قیٹب دشمن ہے
تنگ چشمی ہے راہ بے بصری	۲	گر چہ مقدار چشم سوزن ہے
محبو روشن دنوں نے دی ہجر	۳	کہ سخی کا جب زرع روشن ہے
عشق دین شمع رو کے ہلکا ہون	۴	حال میرا سب جو نہ روشن ہے
گہیر رکھتا ہے محبو جائے تنگ	۵	دور افلاک دور دامن ہے
۶		۷
۸		۹
ترے لب پر جو خطِ حسن ہے	۱۰	خط یا قوت سے نقش نگین ہے
چمن آرائے باغ خوش ادائی	۱۱	بہال سرو قد ہے گلِ حبسین ہے
کہو زہد کو جاوے اس گلی میں	۱۲	اگر مشتاقِ فردوس ہر میں ہے
نہ آوے گی کہی کہے میں ہرگز	۱۳	مصور یہ ادائے نازنین ہے
ہمیشہ دیکھتی ہے اس کمر کو	۱۴	نگہ میری ز بس باریک بین ہے
مرے حق میں غایتِ نامہ یار	۱۵	مثال شہپر روح الامین ہے
کے اک آن میں دیوانہ سب کو	۱۶	نکاہ یارِ حباد و آفرین ہے
نہیں گلبرگِ گلشن میں یہ گلرو	۱۷	ترے تلگوں کا یہ دامان زین ہے
سو یہ اکی طرح جاوے نہ ہرگز	۱۸	خیال اس خال کا جو دیشین ہے
۱۹		۲۰
۲۱		۲۲
۲۳		۲۴
۲۵		۲۶
۲۷		۲۸
۲۹		۳۰
۳۱		۳۲
۳۳		۳۴
۳۵		۳۶
۳۷		۳۸
۳۹		۴۰
۴۱		۴۲
۴۳		۴۴
۴۵		۴۶
۴۷		۴۸
۴۹		۵۰
۵۱		۵۲
۵۳		۵۴
۵۵		۵۶
۵۷		۵۸
۵۹		۶۰
۶۱		۶۲
۶۳		۶۴
۶۵		۶۶
۶۷		۶۸
۶۹		۷۰
۷۱		۷۲
۷۳		۷۴
۷۵		۷۶
۷۷		۷۸
۷۹		۸۰
۸۱		۸۲
۸۳		۸۴
۸۵		۸۶
۸۷		۸۸
۸۹		۹۰
۹۱		۹۲
۹۳		۹۴
۹۵		۹۶
۹۷		۹۸
۹۹		۱۰۰

خیال یار کو رکھ دل میں اپنے محکم کر	۱	کہ عاشقوں کے لئے شیشہ و پری یہ ہے
بساعز یزین اوس منہ کے آفتاب پرست	۲	تو جلوہ گر ہو کہ اب دورہ پر دوری یہ ہے
دورہ نقاب انگرتو اپنا منہ دکھلا	۳	کہ دہرون کے لئے حق دہری یہ ہے
۴		کر اپنے دل سے ثواب دور یا د خاقانی
۵		ولی کو دیکھ کہ اب رشک انوری یہ ہے
نکل لے دلر با گھر سے کہ وقت بیجانی ہے	۵	چمن میں جل بہار سترن ہر ماہستانی ہے
کسی کی بات سنتا نہیں کسی پر رحم کرتا نہیں	۶	ہنسیا ہے عنادی ہے جھانی ہر عجبانی ہے
گیا ہے جب کہ وہ لکڑ چمن میں سیکشی کرتے	۷	ہر اک گل صورت ساغب ہر غنچہ گلابی ہے
کسے طاقت کہ آنکھیں کہو لکڑ دیکھتے تری جا	۸	جہاں احسن روشن کی شعاع آفتابی ہے
یہ کیوں ہوش عاشق کا سلاست و بچکر نکو	۹	تبسم ہے نگہ ہے زلف ہے چہرہ شبنابی ہے
مجھے اس یوفا کی بات پر کیا اعتبار آئے	۱۰	کہ ظالم ہے سنگ ہے دور لکھی ہر شرابی ہے
اٹھا ہے عشق کا شعلہ دکھائے چہرہ روشن	۱۱	دکھانا آگ کو مصحف کو پیش کتابی ہے
تہا را اے صنم مدت کر یہ فدوی دعا گو ہے	۱۲	سخن کیا ہم سے کرنا ہے حجابی بیجانی ہے
وفا داری بہار گلشن خوبی ہے اگر لکڑ	۱۳	بنو چو سر سری ہر گز سخن میرا کتابی ہے
۱۴		ولی پایار بائی چار ابرو کے تصور میں
۱۵		تخلص چشم گریان کا بجائے گرجابی ہے
مفلسی سب بہار کہوتی ہے	۱۵	حسن کا اعتبار کہوتی ہے
کیونکہ حاصل ہو جب کو جمعیت	۱۶	زلف تیری ستار کہوتی ہے
ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب	۱۷	چشم دل کا خمر کہوتی ہے
کیونکہ منہ صنم کا ترک کرنا	۱۸	دہری اختیار کہوتی ہے
۱۹		لے ولی آبا اس پر برو کی
۲۰		میرے دل کا غبار کہوتی ہے

شب فرقت میں مونس وہم دم	۱	بمقرر وں کو آہ و زاری ہے
لے عزیز و مجھے بنیں برداشت	۲	سنگدل کا فراق بہاری ہے
فیض ہجران سے تیرے لے ہم حزن	۳	چشم گریان کا کام جاری ہے
فوقیت یگیا ہوں بلبس پر	۴	گرچہ منصب میں وہ ہزاری ہے
عشق بازوئے حق میں قاتل کی	۵	ہر نگہ خجستہ و گٹاری ہے
۶		آتش ہجر لالہ رو سے ولی
۷		داغ سینے میں یاد گاری ہے
عشق بیابان گداز می ہے	۸	حسن مشتاق دلتوازی ہے
اشک غونی ہے جو کیا ہے وضو	۹	نہیب عشق میں نزاری ہے
جو ہوا راز عشق سے آگاہ	۱۰	وہ زمانہ کا خستہ رازی ہے
پاک بازوئے یون ہو معلوم	۱۱	عشق مضمون پاک بازی ہے
جا کے پہنچی ہے حد ظلمت کو	۱۲	کیا ہی اس زلف کی درازی ہے
تجربہ سے ہوا مجھے ظاہر	۱۳	ناز مفہوم بے نیازی ہے
۱۴		لے ولی عیش ظاہری کا سبب
۱۵		جلوہ شاد مجازی ہے
کوچہ یار عین کا سی ہے	۱۶	دل لگا جو وہان کا باسی ہے
اوسکے ہیراگ کی ادا سی سے	۱۷	دل پہ ہیراگ کے ادا سی ہے
خال پیشانی بت بیدین	۱۸	ہندوئے ہر دوار باسی ہے
زلف تیر سی ہے بوج جہنم کی	۱۹	اسکے نزدیک تل سناسی ہے
طاس خورشید غرق ہر جب سے	۲۰	ہر مین تیرے لباس طاسی ہے
گہر تر ہے یہ رشک یول چین	۲۱	اس میں مدت سے دل اپاسی ہے

یہ یہ زلف اس زرخندان پر ۱  
جسکی گفتار میں نہیں ہر مرزہ ۲  
ننگینی کی طرح پسای ہے  
سخن اوس کا طعام باسی ہے

۳  
اے ولی جو لباس تن پہ رکھا  
ماشوق کا وہی لباسی ہے

تیرا منہ شہر قی حسن انوری جلوہ جالی ہے ۴  
ریاضی ہنرم و گلشن طبع دانادل علی فطرت ۵  
نگہ میں فیضی و قدسی سرشت طالب شیدا ۶  
تو ہی ہے سرور و شفیع و صاحب شکست ۷  
نہن جامی جہین فردوسی اور ابرو ہلالی ہے  
زبان تیری فیضی اور سخن تیرا زلالی ہے  
کمالی بدرد دل آہنی چشم اوسکی غمگینی ہے  
تری ابرو سے پر ختم مجہ کو طغرای ہلالی ہے

۸  
ولی اس قدر ابرو کا ہوا ہے شوقی و مایل  
تو ہر اک بیت عالی طور ہر اک مصرع خیالی ہے

نہ پوچھو خود بخود اس شوخ میں جہاں کما کی ۹  
نہ جانوں کیا بلال لاو گی اوس کے کان سرنگ کر ۱۰  
سدا اس موکر کے وصف آتے ہیں زبان او پر ۱۱  
زبان قمریان پر یہ سخن جاری ہے گلشن میں ۱۲  
بہیشہ جون صندو بر راست بازان جد کہ تو ہیں ۱۳  
سیان ہے شاہ بیت بھری اس چشم عا دو کے ۱۴  
کہا اس شکرین گفتار نے میرے سخن شکر ۱۵  
نہ جانوں کس پر یہ دو کا گذر آج مجلس میں ۱۶  
نگاہ پاکبازان حسن کے گلشن کامالی ہے  
ہلائے جان مشتاقان ترے کا نوئی بانی ہے  
غیر و طبع میں میرے عجب نازک خیالی ہے  
کہ عشق سرو قد کہتا ہے جسکی فکر عالی ہے  
مگر قد پر پرو مصرع بر جستہ حالی ہے  
کہ رسمہ اُن ہو نکا معنی بیت ہلالی ہے  
کہ طوطی کی زبان پر یہ عجب شیرین معانی ہے  
کہ حیرت سے ہر اک کار و پر نکش قالی ہے

۱۷  
ولی وہ سرو قامت ہے بہار گلشن خوبی  
نہ رہنا اوسکی صحبت میں نہیٹ بے اعتدالی ہے

باغ ارم سے بہتر گل و تری گلی ہے ۱۸  
ساکن تری گلی کا ہر آن میں ولی ہے

۱	بہر زہون صد الفت سر میں سراپا	۱	بہر استخوان میں میرے آواز ہانسی ہے
۲	کہہ دی ہے اہل دل نے یہ بات جھکو دل سے	۲	عارف کا دل انہل میں قرآن ہیکلی ہے
۳	اس سرخ پاگرچہ یہ خط باریک ہو لیکن	۳	آنکھوں کا نور افسانہ جوں قطعہ علی ہے
۴	امید ہے کہ ہووے اب درو سر کا دریاں	۴	جائے کارنگ تیرے اشوچ صندی ہے
۵	آتا نہیں ہے تجھ بن اک ان خوابِ راحت	۵	تکیہ مرے سر پائے ہر چند خنسی ہے
۶	اگر تیرے اس دہن میں خطر نہیں سخن کا	۶	گو یاد دہن یہ تیرا تصویر کی کلی ہے
<p>۷ جھکو کہا صنم نے لاؤ نگاہ بندگی میں</p> <p>زمرے میں شاعر و نیک ہر چند تو ولی ہے</p>			
۸	قد میں تیرے وہ خوشخراہی ہے	۸	جان سی ناز کی تسامی ہے
۹	گرچہ سب خوب روہین خوب نے	۹	سر و میرا سبھوں میں نامی ہے
۱۰	ہر پلک تیری لائے نگاہ مست	۱۰	نشر بخشی میں شعر جامی ہے
۱۱	آتش شوق زلف سون تیرے	۱۱	دل عاشق کسباب شامی ہے
۱۲	سرو کو باوجود آزادی	۱۲	تجھ سے بس دعویٰ غلامی ہے
۱۳	جس نے باندھا لگیں لب و دل	۱۳	اوسکو عالم میں نیک نامی ہے
۱۴	آتش عشق سے نہ گل چبانا	۱۴	عشق بازو نیک حق میں خامی ہے
<p>۱۵ لے ولی اوسکی بیت ابرو میں</p> <p>معنی نہجائے جامی ہے</p>			
۱۶	ناز طراز گرچہ آئی ہے	۱۶	مایہ عیش جاودانی ہے
۱۷	یاد کرتے ہیں خط و بید صنم	۱۷	کام ہندو کا بید خوانی ہے
۱۸	تجھ سے ہر گز جدا نہو نگا جان	۱۸	جب تنک میری زندگانی ہے
۱۹	دل میں آیا ہے جب سر سرون	۱۹	تب سے اشعار میں روانی ہے

۱	وقت مرنے کے بولتا ہے بنگام	۱	کہ محبت رسیق جا رہی ہے
۲	آشنا لوہاں سے ہو نا	۲	ثمرۂ گلشن جوانی ہے
۳	سکندر زوٹا ہو بڑا بجبات	۳	چشمہ خضر خوش بیانی ہے
۴	گرچہ ماسد لفظ ہوں لیکن	۴	دل مرا عاشق مہربانی ہے
<p>۵</p> <p>۱۰</p> <p>۱۱</p> <p>۱۲</p> <p>۱۳</p> <p>۱۴</p> <p>۱۵</p> <p>۱۶</p> <p>۱۷</p> <p>۱۸</p> <p>۱۹</p> <p>۲۰</p> <p>۲۱</p> <p>۲۲</p> <p>۲۳</p> <p>۲۴</p> <p>۲۵</p> <p>۲۶</p> <p>۲۷</p> <p>۲۸</p> <p>۲۹</p> <p>۳۰</p> <p>۳۱</p> <p>۳۲</p> <p>۳۳</p> <p>۳۴</p> <p>۳۵</p> <p>۳۶</p> <p>۳۷</p> <p>۳۸</p> <p>۳۹</p> <p>۴۰</p>			
<p>۱</p>		<p>۲</p>	
<p>۳</p>		<p>۴</p>	
<p>۵</p>		<p>۶</p>	
<p>۷</p>		<p>۸</p>	
<p>۹</p>		<p>۱۰</p>	
<p>۱۱</p>		<p>۱۲</p>	
<p>۱۳</p>		<p>۱۴</p>	
<p>۱۵</p>		<p>۱۶</p>	
<p>۱۷</p>		<p>۱۸</p>	
<p>۱۹</p>		<p>۲۰</p>	
<p>۲۱</p>		<p>۲۲</p>	
<p>۲۳</p>		<p>۲۴</p>	
<p>۲۵</p>		<p>۲۶</p>	
<p>۲۷</p>		<p>۲۸</p>	
<p>۲۹</p>		<p>۳۰</p>	
<p>۳۱</p>		<p>۳۲</p>	
<p>۳۳</p>		<p>۳۴</p>	
<p>۳۵</p>		<p>۳۶</p>	
<p>۳۷</p>		<p>۳۸</p>	
<p>۳۹</p>		<p>۴۰</p>	
<p>۴۱</p>		<p>۴۲</p>	
<p>۴۳</p>		<p>۴۴</p>	
<p>۴۵</p>		<p>۴۶</p>	
<p>۴۷</p>		<p>۴۸</p>	
<p>۴۹</p>		<p>۵۰</p>	
<p>۵۱</p>		<p>۵۲</p>	
<p>۵۳</p>		<p>۵۴</p>	
<p>۵۵</p>		<p>۵۶</p>	
<p>۵۷</p>		<p>۵۸</p>	
<p>۵۹</p>		<p>۶۰</p>	
<p>۶۱</p>		<p>۶۲</p>	
<p>۶۳</p>		<p>۶۴</p>	
<p>۶۵</p>		<p>۶۶</p>	
<p>۶۷</p>		<p>۶۸</p>	
<p>۶۹</p>		<p>۷۰</p>	
<p>۷۱</p>		<p>۷۲</p>	
<p>۷۳</p>		<p>۷۴</p>	
<p>۷۵</p>		<p>۷۶</p>	
<p>۷۷</p>		<p>۷۸</p>	
<p>۷۹</p>		<p>۸۰</p>	
<p>۸۱</p>		<p>۸۲</p>	
<p>۸۳</p>		<p>۸۴</p>	
<p>۸۵</p>		<p>۸۶</p>	
<p>۸۷</p>		<p>۸۸</p>	
<p>۸۹</p>		<p>۹۰</p>	
<p>۹۱</p>		<p>۹۲</p>	
<p>۹۳</p>		<p>۹۴</p>	
<p>۹۵</p>		<p>۹۶</p>	
<p>۹۷</p>		<p>۹۸</p>	
<p>۹۹</p>		<p>۱۰۰</p>	



کیون نہوں عشقا ز خسرو وقت	۱	عشق کا داغ چتر شاہی ہے
نوحطو کی طرف نہ جازا ہد	۲	زہد و تقویٰ پہ وان تباہی ہے
شاہ خوبان کے رخ پر سبز خط	۳	حسن کی فوج کا سپاہی ہے
نہ		عشقا زون میں ہے ولی کامل
		طلب گھر خان کہا ہی ہے
سدا ہکو خیال رنگ و مریار جاتی ہے	۵	ہمائے شیشہ دل میں شراب ارغوانی ہے
زبان حال سے کہتا ہے خضر سبزہ نوحط	۶	شنا کرنا صنم کے لب کی آب زندگانی ہے
گیاہے حسن کی شادی میں از بس تکلف ہو	۷	سراپا عشق کے برین لباس زعفرانی ہے
تواضع کا توقع نو بہاروں سے نہ رکھہاں	۸	کہ بیباکی و شوخی لازم وقت جوانی ہے
۹		ہوا ہے شوخ زلف مو گھرے جو سخن سرزد
		ولی وہ شعر نازک موج دریا معانی ہے
مت تصور کرو مجھہ دلو کہ ہر جاتی ہے	۱۰	چمن حسن پریر و کاما شانی ہے
گلر خان کیون نہ کہیں تجھ کو سکندر طاع	۱۱	جلوہ گر برین ترے جامہ دارائی ہے
یا و کرتا ہے سدا مصرع زنجیر جنون	۱۲	دل بیباک کہ تجھہ زلف کا سودائی ہے
چشم خونبار کو رونے سے نہیں ہرگز غم	۱۳	خط شہر رنگ ترا سرمہ بنیائی ہے
دیکھ کر او کو ہوے سرو صنوبر پابند	۱۴	اسقدر قد میں ترے جلوہ رعنائی ہے
شیخ مت گھر سے نکل آج کہ خواہاں خط	۱۵	گول و ستار تری باعث رسوائی ہے
۱۶		لے ولی رہے کو دنیا میں مقام عاشق
		کوچہ زلف ہے یا کوچہ رسوائی ہے
جب کبارات کو اس زلف نے بتیا مجھے	۱۷	تب پریشانی میں کالے کا پڑا خواجے
تیرے کشتی کے خیالات میں بیٹھا جب	۱۸	عشق نے بحر میں غم کے کیا گرداب مجھے

۱	مضطرب عشق سے ہو محکوم طامت نہ کرو	۱	طیش دل نے دیا رشتہ سیلاب مجھے
۲	دل نے کی چاہ تیرے چاہ زرخندان کی حبیب	۲	چرخ گردان نے دیا گردش دولا مجھے
۳	ہم ہوئے قوس قزح اس کا خم ابرو و کبیر	۳	جس نے دیوار میں غم کے کیا گردا مجھے
۴	گرمی جرم سے جب سو کہہ گیا باغ امید	۴	آب رحمت سے کیا فیض نے سیرا مجھے
۵	جام دل میں جو میسر ہوئے ناب مجھے	۵	جام دل میں جو میسر ہوئے ناب مجھے
۶	سر خوشی حاصل ہوئی ہے آج گونا گوں مجھے	۶	سبزہ خط نے دیا ہے نشہ افیون مجھے
۷	کشتہ منت نہیں مینائے نرگس کا کہو	۷	ہے خیال چشم خوابان بادہ گلگون مجھے
۸	لالہ و گل جیسے بجاتے ہیں رنگ بوٹو درو	۸	گلر خوشے عشق نے جب سے کیا ہے خون مجھے
۹	ہوش کہونا عاشق بیدل کا کچھ مشکل نہیں	۹	نام لے اس رشک سیلی کا کرو ممنون مجھے
۱۰	کیون نہ ہووے آہ میری ہمسر و بلند	۱۰	یاد آتا ہے عزیز و وہ قد موزون مجھے
۱۱	کثرت اسباب لے لینے کو کچھ درکار نہیں	۱۱	اک نگاہ لطیف سے کرا می صنم مجنون مجھے
۱۲	آبرو کی کس سے رکبتے خلق میں چشم طبع	۱۲	ہر گہری کرتا ہے رسوا دیدہ پر خون مجھے
۱۳	کیا ہو اگر عقل دور اندیش کی سنتا ہوں	۱۳	ہوش کو کہو دیگا محکوم وہ لب می گون مجھے
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	کیون نہ ہو حاصل رم آہو مجھے	۱۵	اوسکی آنکھوں نے کیا جادو مجھے
۱۶	وعدہ شب کر کے پہر آیا نہیں	۱۶	پیچ دیتا ہے وہ مشکین ہو مجھے
۱۷	لے عزیز و کیا کروں اخلاص کی	۱۷	پہنچتی نہیں گلبدن کی بو مجھے
۱۸	کیونکہ بیٹھوں گوشہ آرام میں	۱۸	کہیں پختا ہے وہ کمان ابرو مجھے
۱۹	بلبل نالان ہوا ہوں درو سے	۱۹	جب نظر آیا ہے وہ گلرو مجھے

۱	شوحی چشم پر ہی پرونگ کن	۱	اجرت افزا ہے رم آہو مجھے
۲	دہقانین اپنے ہر دو غور شید	۲	گر می غم سے ہوئی سپہ خو مجھے
۳	بسکہ ہوں تیری جدائی سے ضعیف	۳	اگر سی دی تہیں ہے رو مجھے
۴			
۵		۵	
۶			
۷		۷	
۸			
۹		۹	
۱۰			
۱۱		۱۱	
۱۲			
۱۳		۱۳	
۱۴			
۱۵		۱۵	
۱۶			
۱۷		۱۷	
۱۸			
۱۹		۱۹	
۲۰			
۲۱		۲۱	
۲۲			
۲۳		۲۳	
۲۴			
۲۵		۲۵	
۲۶			
۲۷		۲۷	
۲۸			
۲۹		۲۹	
۳۰			

<p>۱ ہرگز کسی نے ناز کی صورت نہیں بچی          ۲ مصحف سر تجھ جمال کی آیت نہیں بچی          ۳ طالع میں میرے کشف و کرمت نہیں بچی</p>	<p>۱ تصویر تیرے قد کی محصور نہ لکھ سکے          ۲ وہ دلبری ہے نور سے جس نے کہ چاشن          ۳ کیوں سنگدل تمام مسخر ہوں دوستو</p>
<p>۴ ڈرتا ہوں ساوگی سے صنم کے میں آوٹی          اس خوف سر قریب کی غیبت نہیں لکھی</p>	
<p>۵ ترانہ دیکھ کنگان یاد آوے          ۶ جسے سیل زمستان یاد آوے          ۷ بہار سہلستان یاد آوے          ۸ مجھے فردوس رضوان یاد آوے          ۹ اُسے شمع شبستان یاد آوے          ۱۰ اُسے گرداب گردان یاد آوے          ۱۱ اُسے ابرہہ ران یاد آوے</p>	<p>تیرا لب دیکھ جوان یاد آوے          ترے زلفوں کی طولانی کو دیکھے          ترا خط زمر و رنگ دیکھے          ترے رخ کے چمن کے دیکھنے سے          یہ زلفوں میں یہ رخ جو کوئی دیکھو          جو یہ حال کی گردش کو دیکھے          جو کوئی دیکھے میری چشم گریان</p>
<p>۱۲ ولی میرا جنون جو کوئی دیکھے          اُسے کوہ و بیابان یاد آوے</p>	
<p>۱۳ جسم مری آغوش میں وہ سہمیر آوے          ۱۴ وہ نور نظر آج اگر میرے گہراوے          ۱۵ جو وقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلند آوے          ۱۶ اُس گل کی خبر نے جو نسیم سحر آوے          ۱۷ دل کے شجر خشک کو پہرے برگے بر آوے          ۱۸ جو وقت مرے حکم میں وہ سہمیر آوے          ۱۹ ہر شعر میں بس لذت شہد و شکر آوے</p>	<p>اسوقت جو امید ہے دل کی وہ بر آوے          مسد کروں آنکھوں کو تو تکیہ کروں تپلی          اسوقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلند آوے          غنچہ کی طرح رہ نہ سکون جاو میں ہرگز          اگر اس گل خوبی کا گذر میری طرف ہو          اسوقت مجھ کو دعویٰ تسخیر بجا ہے          اس لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر</p>

ہجوقت ولی وصف کروں اسکی نین کے  
ہر شعر مرا غیرت سلک گہر آوے

۱ سر و عشق کا دین ہم اگر وہ عشوہ سا آوے  
۲ ہجاوین طبل شادی کا اگر وہ دنو آوے  
۳ خمار جگر نے جسکے دیابے در و سر جھپے کو  
۴ رکھوں انشہ نہیں آکھوں نہیں گروہ مست نا آوے  
۵ جنون عشق میں جھکوں نہیں زنجیر کی حاجت  
۶ اگر میری خبر لینے کو وہ زلف ہزار آوے  
۷ ادب کے اہتمام انکے نیا آوے بار واپہر گز  
۸ ترے سایہ کی پابوسی کو پہر پہر کیا آوے  
۹ عجب کیا ہے جو گل و دھریں پڑ کر صورت قمری  
۱۰ ادا سے بلغ میں جسم وہ سر و سر فرار آوے  
۱۱ پرستش اسکی ہووے برہمن سر پہ سر لازم  
۱۲ صنم میرا قیونکے اگر طے سے باز آوے

۸ ولی اس کو ہر کان حیا کی کیا کہوں خوبی  
مرے گہر سطر آتا ہے چون سینہ میں آوے

۱ جہوقت بزم میں وہ رنگین دہن آوے  
۲ گلزار میں غنچے کے دہن پر سخن آوے  
۳ تا حشر ہے بوئے گلاب اسکو عقیق میں  
۴ جس برہمن کہ اکبا وہ گل ہر برہمن آوے  
۵ سینہ ہو مرا سبز برنگ پر طوطی  
۶ آغوش میں میرے جو وہ شیریں سخن آوے  
۷ ہر حال میں فرقت کے ترے لب کو کر لیا یاد  
۸ ہر شک مرا رشک عشق میں آوے  
۹ اک گل کو بی ہم خود کے چلن پر نہیں پاوین  
۱۰ جہوقت چمن بیچ وہ رشک چمن آوے  
۱۱ عالم میں تری شیریں زبانی کی ہے تعریف  
۱۲ ایسا تو نہ کر کام کہ مجھ پر سخن آوے  
۱۳ گر ہند میں اس زلف کی کافر کو خسر ہو  
۱۴ جیسے کہوسن کفر کا ہر برہمن آوے  
۱۵ دیکھے تو یقین نہ لے ہمتاب کو ہر رشک  
۱۶ جسم مری آغوش میں دو سیم تن آوے  
۱۷ ہر گز سخن سخت نہ لاوے وہ زبا نہر  
۱۸ اس گل کی صباحت کا جو تحریر کروں وصف  
۱۹ جہوقت کرے سیر حیاتی کے چمن میں  
۲۰ گر گور پہ عاشق کے وہ عیسیٰ سخن آوے

<p>۱   بر جا ہے ولی خلق میں گر پہر کے دگر بار رکھہ شوق مرے شر کا شوقی حسن آوے</p>	
<p>۲   نہ سمجھانے کے تجھ کو اگر غفور چین آوے اگر خوشبید کی صورت غلام زبیر میں آوے ۳   اجا لاتب ہو گہر میں میرے جیب میں آوے خیال بدل دیر میں گر مثل نکین آوے</p>	<p>۲   کیسی گر خطا او پر تری ابرو یہ چین آوے ۳   بحر تیرے دہن کے میں نہ چاہوں دولت عقی ۴   نہ چاہو گی چراغوں سے شب فرقت کی تاریکی کہیں دلوں میں سب خاتم مہر سلیمانی</p>
<p>۴   وکی مصرع فراقی کا پڑھوں جب کہ وہ ظالم کمرے کہیں جیتا خنجر چڑھاتا آستین آوے</p>	
<p>۵   بیو چوں طفل کتب سا کروان بو علی آوے اگر جواہر کی نے سے صدائے بانسی آوے ۶   برنگ گل نکھر ہر چین سے ہر گلی آوے وگر نہ اک اشارہ میں مرے گہر وہ چلی آوے</p>	<p>۵   فدا طوں ہوں زمانیکہ صنم جب مجھہ گلی آوے ۶   سرو و عشق سے یہ دل بہا لب ہر عجیب کمر ۷   تماشا دیکھنے تیرے دہن کا او گلستان رو کہوں کیا ای صنم تجھ میرا افسوں نہیں چلیا</p>
<p>۱۱   عروس حسن نے تجھ کو کیا ہے اس قدر سرکش کہ خاطر میں نہ لاوے گرتے گہر کو ولی آوے</p>	
<p>۱۲   عجب کیا ہی فلک کو مہر ہو کر مشتری آوے ہزاروں آفرین کرتا مرے گہر چہری آوے ۱۳   اگر اکبا ر خلوت میں مرے رشک پر چکا آوے عجب کیا اگر مرے گہر دولت اسکندی آوے</p>	<p>۱۲   اگر بازار میں خوبی سے وہ رشک پر چلی آوے ۱۳   قلم نگرس کا لیکر جب لکھوں اس چشم کی خوبی ۱۴   کہیں خاطر میں اب خطرہ نہ آوے جو جنت کا نرا آئینہ رخسار دیکھا خواب میں میں</p>
<p>۱۶   ولی رکھتا ہوں سینے میں ہزاروں گوہر معنی دکھاؤں اپنے جوہر کو جو کوئی جوہری آوے</p>	
<p>۱۷   اکبار گر چین میں وہ نو بہار جاوے بلبل کے دل سے گل کا سب اعتبار جاوے</p>	<p>۱۷   اکبار گر چین میں وہ نو بہار جاوے</p>

آئے اگر کرم سے مانند آب رحمت ۱ جاتی ہے حاسدوں کے یوں دل میں بیت بہری ۲	دیکھے سے آب او سکی دل کا عیار جاوے سینے میں دشمنوں کے خون و الفکار جاوے
۳	مستی نے اس میں کی بخود کسی ولی کو آوے جو بزم سے میں کیوں ہو شیار جاوے
اگر وہ رشک گلزار رگم گلشن طرف جاوے ۴ کہان سے تاب مانی کو کہان بہزاد کو فقت ۵ کہیں چون دانہ تسبیح عنبر طبلہ دل میں ۶ کہان ہے آج یارب جلوہ مستانہ ساقی ۷ کیا ہے جسکی زلفوں نے ہمارے دلوں کو گردان ۸ کسے ہر زلف کو زنجیر کر کر شانہ آویزی ۹	عجب کیا باغ میں گل میں کٹ پر اپنے چتاوے کہ تیری ناز کی تصویر تجہ کو لکھ کے دکھلاوے خیال خال دلبر عاشق بیدل اگر پاوے کہ دل سے تاب جی سے صبر دل سے ہوش لجاوے کوئی تو اس پیشی کو ہماری بات سمجھاوے اگر انصاف کو وہ ناز میں ملک کام فرماوے
۱۰	ولی اسباب معنی میں اسے ہے عیش کا تہ پریرا و معانی کو جو کوئی کر سی یہ بٹھلاوے
دل چھوڑ کے یار کیونکہ جاوے ۱۱ جب تک نہ ملے شراب دیدار ۱۲ ہے حسن ترا ہمیشہ یکسان ۱۳ اشکو نجی اگر مدد نہ ہووے ۱۴	زخمی ہے شکار کیونکہ جاوے آنکھوں کا خمار کیونکہ جاوے جنت سے بہار کیونکہ جاوے مجہ دل کا عیار کیونکہ جاوے
۱۵	ممکن نہیں اب ولی کا جانا ہے عاشق زار کیونکہ جاوے
تری زلفوں کے حلقے پر تو جب دریا نہ چل جاوے ۱۶ کہان طاقت ہر اک کو ہے جو دیکھے طرف ظالم ۱۷ لگے ہر سات اشکو نکا ہر اک کے دیدہ تر سے ۱۸	عجب کیا ہے پری پیکر اگر گر واپ بل جاوے تری خم شیرا برو دیکھ کر رستم ہی مل جاوے جہان مانند بجلی کے سرچنچل جو چل جاوے

توجیب نہانے کو جاگو روز روشن جانب دریا	۱	ترے زلفوں کے بندو کی سیاہی تازہ چاہے
ترے قد و می ترے دربار آسکے نہیں ہرگز	۲	رقیب رو بہ جاوے تو اس گہرے غلغلے
تری آنہو کی ہے تعریف ہر بہریت میں میری	۳	غزالان صید ہو جاوین چہان میری غل چاہے
چمن میں جب خبر چاہے ہمارے دل کی سوزش کی	۴	دل میں کی صورت ہر گل خوش رنگ چاہے
۵		
وئی ہے اس قدر صافی صاف چہرہ پر کہ او کو وصف لکھنے سے قلم کی شاخ پھل جھڑے		
اس رخ سے گر کن ری صبح نقاب ہووے	۶	عالم تمام روشن جون نقاب ہووے
آئے تو کیا عجب ہے شیشہ پہ دل کو آفت	۷	جس وقت وہ تگر مست شراب ہووے
بر جا ہے آئین میں اس دلربا کے اودل	۸	گر ناز سے نگہ کے تا در رکاب ہووے
کیونکر سے عزیزان تاریکی شب خم	۹	وہ رشک ماہ انور جب بے حجاب ہووے
گرمی سے دیکھتا ہوں تیری طرف او گلرو	۱۰	تا وہ قریب بدخول کر کباب ہووے
ہے ماہ نو کے دل میں یہ آرزو ہمیشہ	۱۱	لے شہسوار آ کر تیری رکاب ہووے
۱۲		
بیشک نگاہ سے اپنے بیجو و کرے وئی کو وہ چشم مست سرخوش جب نیم خواب ہووے		
اگر گلرو کرم سے مجھ طرف آؤ تو کیا ہووے	۱۳	ادا سے اس قد نازک کو دکھلاؤ تو کیا ہووے
مجھے اس شوخ کے طے کا دایم شوق و تمین	۱۴	اگر کبا محبہ آ کے ملجاوے تو کیا ہووے
رقیبوں کے نہ ملنے میں نہایت اُسکو خوبی ہے	۱۵	اگر دانش کو اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے
صنم کے قذیب پر اب کیا ہے ہٹ کر دل نہ	۱۶	محبت سے اگر ایک اسکو سمجھاوے تو کیا ہووے
۱۷		
وئی کہتا ہوں ہر اک بات اس گلرو کو پر دوزین اگر میرے سخن کے مغز کو پافے تو کیا ہووے		
اگر مجھ پاس تو رشک چمن ہووے تو کیا ہووے	۱۸	نگہ میری کا تیرا رخ وطن ہووے تو کیا ہووے



سید روز و نئے مائتم کی سیاہی دفع کرنے کو	۱	اگر اک شب و شمع بجھن ہو وے تو کیا ہو
ترمی باتوں کے سنے کا ہمیشہ شوق ہر دل میں	۲	اگر اک دم تو جیسے ہم سخن ہو وے تو کیا ہو
ترے دیدار کا ہے شوق جس کو ای ہلال ابرو	۳	اُسے آنکھوں کے پردے کا کفن ہو تو کیا ہو
<p>۴</p> <p>ولی غنچہ منظر اک رات اس ہستی کے گلشن میں</p> <p>اگر چہ ہر مین وہ گل پر مین ہو تو کیا ہو وے</p>		
جو محبت میں تری فانی ہوئے	۵	روز و شب وہ محو حیرانی ہوئے
دیکھ کر ابرو کی جو ہر دار تیغ	۶	جو ہر شمشیر سب پانی ہوئے
خنجر مرزگان پہ اوسکے کر نظر	۷	دید باز ان چشم قربانی ہوئے
دوست تجھے مین نے کی جیب دوستی	۸	دوست سار دشمن جانی ہوئے
پان کہا یا تو نے جب اے آفتاب	۹	لب ترے محل بدخشی فانی ہوئے
اس دہان کا لہدم کی یاد سے	۱۰	بات مین عاشق کئی فانی ہوئے
دیکھ کر گوہر ترے دندان کا آب	۱۱	غرق دریا نے پشیمانی ہوئے
تجھ کو دیکھے آکے یاں اے صبح رو	۱۲	مہر سے دل انکے نورانی ہوئے
<p>۱۳</p> <p>عشق مین اس رشک لیلیٰ کے ولی</p> <p>مثل مجنون کے بیابانی ہوئے</p>		
اندوہ و غم کی بات سوا اسکے بن گئی	۱۴	آواز میرے آہ کی پہر تا لگن گئی
تا حشر اسکو پویش مین آنا محال ہے	۱۵	جس کی طرف نگہ تری ناوک فلک گئی
سرے کار و یہ کیا اوس نے خلق مین	۱۶	جسکی مین مین یار کی خاک چرن گئی
تنہا سوا و ہند مین شہرت نہیں صنم	۱۷	تجھ زلف مشکبو کی خبر تا خوش گئی
<p>۱۸</p> <p>اب تک ولی صنم نے دکھایا نہیں جمال</p> <p>جون شمع افکار مین ساری رین گئی</p>		

۱	اس رخ کا رنگ دیکھ کنول جل میں جل گئے	تیری بچاؤ گرم سے گل گل پہل گئے
۲	ہر اک کو کب ہر تاب جو دیکھے تری طرف	ضیغہ تری نگاہ کی دہشت سے مل گئے
۳	صافی ترے جمال کی مین کیا بیان کروں	جس پر قدم نگاہ کے کثر پہل گئے
۴	مرنے کے آگے مر گئے جو اس جہان میں	تصویر کی طرح وہ خودی سے نکل گئے
۵	پائے جو کوئی لذت دین جگ میں اے ولی وہ ہاتھ اس جہان میں حسرت سے مل گئے	
۶	جو کوئی ہر رنگ میں آپ کو شامل کر نہیں گئے	ہیں سب قلوب میں انکو عاقل کر نہیں گئے
۷	مدرس مدرسے میں گرد پوسے درس ہفت کا	تو اسکو عشقا باز استاد کامل کر نہیں گئے
۸	خیال خام کو جو کوئی دہو دے صفحہ دل سے	تصوف کے مطالب کو وہ مشکل کر نہیں گئے
۹	جو سہل میں ہوا تیری نگہ کی تیغ سے بس	شہیدان جگ کے سہل کو سہل کر نہیں گئے
۱۰	جو راہ عشق میں کرتے سفر میں روز و شب بار	وہ دنیا کو بغیر از چاہ باطل کر نہیں گئے
۱۱	نہیں جس دل میں اسکا یاد کی گرمی کی بیا بی	تو ویسے دلوں سارے دلبران دل کر نہیں گئے
۱۲	رہ محروم تیری زلف کے مہر سے وہ دیکھ	جو کوئی تیری مین کو زہر قاتل کر نہیں گئے
۱۳	نہ وہ دنیا میں پائے لذت دیوانگی ہرگز	جو ان زلفوں کے حلقوں کو سلسل کر نہیں گئے
۱۴	بغیر از معرفت سب بات میں گر کوئی ہو کامل ولی سب اہل عرفان اسکو کامل کر نہیں گئے	
۱۵	صنم تجھ بن تو ہم گلشن کو گلشن کر نہیں گئے	بجز تیرے مددگاروں کو روشن کر نہیں گئے
۱۶	سکندر کیون بجاوے بحر حیرت میں کشت قاتان	بغیر از نور حق درپن کو درپن کر نہیں گئے
۱۷	نہیں تیرے رقیبوں سے عداوت دین کیجئے	مروت دوستان دشمن کو دشمن کر نہیں گئے
۱۸	اگر اشکونے گوہر سے مکمل نہیں ہوا دامن	محبت مشرب اس دامن کو دامن کر نہیں گئے
۱۹	ولی دل میں ہمارے حاسدوں کا خوف نہیں ہرگز	

	۱   بحرِ زوی کہیں رہ نہ گور نہ ن کر نہیں گنتے
۲ سخن کے آشنا او کو سخندان کر نہیں گنتے ۳ جو کوئی عاشق نہیں اس کو مسلمان کر نہیں گنتے ۴ گلے کا دام ہے اس کو گریبان کر نہیں گنتے ۵ تواضع میں ہے جہیں اس کو نہان کر نہیں گنتے	بزرگوں کے جو پاس آپ کو نادان کر نہیں گنتے طریقِ عشقِ بازی کا عجب نامور طریقہ ہے گریبان جو ہوا میں چاک تیلیابی کے ہاتھوں سے عجب کچھ بوجہ رکھتے ہیں سرِ اہل معنی کے
	۶   ولی را و محبت میں وفا واری مقدم ہے وفا میں جہیں اس کو اہل ایمان کر نہیں گنتے
۷ ہوئی اہل سخن کی فیکر عالی ۸ ہوئے میں گلرخانِ سب نقشِ قالی ۹ تو باندہا سر پہ جب چیرا گالی ۱۰ مرادِ مثلِ فانوسِ خیالی ۱۱ پیسا گو یا شہرِ آفتِ تگالی ۱۲ ترے یا قوت لب کی دیکھ لالی ۱۳ نہیں دنیا میں اکدل اس سے خالی ۱۴ بڑے شعرِ زلالی اور ہلالی ۱۵ بنائی خلق نے ریشم کی جالی ۱۶ دو پلکین کی بین اب تو شکِ نہالی ۱۷ کہوں مشتاقِ رند لا ابالی ۱۸ ہوا تو حسن کے کشورِ کالی	تراقد ویکہ اسے سیدِ معالی ترے پاؤں کی خوبی کو نظر کر فلک کو ہوا میں ڈوبا سرے پاک ہوا تیرے خیالوں سے سراپا تری آنکھیں نظر آتی ہیں یونست گیا ہے خوب سے اڑتھل کا رنگ خیال اس خال کا از بسچ و لچپ ترے لب اور تیری ابرو کو دیکھے تری آنکھوں میں ڈورے دیکھ کر سچ کرے آنکھوں میں میری استراحت اگر پوچھے وہ بے پروا مرانام ہوسے مغرورِ خوبانِ جہان اب
	۱۹   ولی تب سے ہوا ہم کا رند باد سنا جب سے تری شیریں رمتالی

کرتی ہے دلو کو بچو اس دلربا کی گالی	۱	گو یا ہے جام شربت اس خوش دلی گالی
کس ناز و کس ادا سے آتی ہے اور عزیز	۲	ہے میرزا دایم اس میرزا کی گالی
مدت کے بعد دلی گرمی فرو ہوئی ہے	۳	شربت ہے حق بین میرے ہتھ فانی گالی
گلزار سے وفا کے کیوں جاسکون گا باہر	۴	کرتی ہے بند دلو گلگون قبا کی گالی
<p>۵</p> <p>جون گل شگفتگی سے جاے میں نین سمایا</p> <p>جب سے سناوئی نے رنگین ادا کی گالی</p>		
بقلم دلبری کا وہ دلربا ہے والی	۶	آتی ہے جبہ صادق ترکیب بہتالی
وحشی نگہ کو ہرگز مسند نشین نہاے	۷	محروم صید سے بین ہر آن شیر قالی
خبر مرزدان نہ پہنچے معنی کو او کی ہرگز	۸	قد نگاہ عاشق ہے مصرع خیالی
ابیات صاف رنگین رکھتا ہے شہسوی میں	۹	تیری بیٹو کا گویا شاگرد ہے ہلالی
جب تک ہری حقیقت تفصیل سے نہ بوجھو	۱۰	ہرگز نہ ہو مسخر وہ رند لا ابالی
غیرت کو کام فرمانا آشنائے مت مل	۱۱	لے نوجوان نہیں ہے ہنگام خورد سانی
<p>۱۲</p> <p>آزادگی سے او کی مت خوف کر وئی تو</p> <p>ہے عین مہربانی اس مہربان کی گالی</p>		
جیونٹی کو نہیں دی ہے یہ باریکی سانی	۱۳	پایا ہے کہاں غنچہ نے یہ تنگ دہانی
آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہو مجھ کو	۱۴	کرتی ہے نگہ اس قد نازک پہ گرانی
دریائے طبیعت کو مرے جوش ہو میرا	۱۵	اس زلف کی تعریف ہے اسواج صافی
مجھہ پاس سے مت دور ہوا کہ لہو لہاں	۱۶	لے باعث جمعیت ایتام جو انی
<p>۱۷</p> <p>کیا تاب وئی دل کو کہ آئینہ غولاد</p> <p>اس حسن کی سبیت سے ہوا صورت پانی</p>		
تیرا ہے چراغ دلربائی	۱۸	عیان ہے اس سے نور آشنائی

۱	لکھا ہے قد پر ترے کا تب صنع	۱	سدا پامعنی نازک ادائی
۲	تو سرے پاؤں تک انہیں نازک	۲	نگہ کرتی ہے پاتیرے حسنائی
۳	ہوا تیری نگہ کی بس ہے محکو	۳	ہوا ہے دل میرا تیر ہوائی
۴	محبت میں تری لے گو ہر پاک	۴	ہوا ہے رنگ میرا کھر بائی
۵	شنا تیری کیا ہوں ورد از بس	۵	بجائے گر کہیں محکو شنائی
۶	تری آنکھوں کی سستی دیکھو سے	۶	گئی ہے پارسا کی پارسائی
۷			
ولی ہستی ہے ہر شب بزم میں شمع پتنگ میں دیکھ کر عشق ریائی			
۸	یہ میرا رونا کہ ہے تیری ہنسی	۸	پر بسی ہے پر بسی ہے پر بسی
۹	کل عالم میں نظر میرے پر اب	۹	جزری ہے جزری ہے جزری
۱۰	رات دن جگ میں رفیق بیگان	۱۰	بے کسی ہے بے کسی ہے بے کسی
۱۱	مست ہونا عشق میں تیرے صنم	۱۱	ناکسی ہے ناکسی ہے ناکسی
۱۲			
باعث رسوائی عالم ولی مغلی ہے مغلی ہے مغلی			
۱۳	جس کو لذت ہے سخن کے دیدی	۱۳	اسکو خوشوقتی ہے صبح عید کی
۱۴	دل مرا موٹی ہوا بانی میں جا	۱۴	کان میں کہتا ہے باتان بہید کی
۱۵	زلف ہے یہ رخ پر اے دیبا حسن	۱۵	موج ہے یا چشمہ نور شید کی
۱۶	اوسکے خطے خال کی پوچھو خبر	۱۶	پوچھنا ہندو سے باتان بہید کی
۱۷			
اس دہن کو دیکھ کر بولا ولی یہ کلی ہے گلشن امید کی			
۱۸	جسے عشق کا تیرا کار می لگے	۱۸	اُسے زندگی جگ میں بہاری لگو

۱	نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک	جسے یار جانی سے یاری لگے
۲	نہ ہو دے اسے جگ بین ہرگز قرار	جسے عشق کی بقیہ راری لگے
۳	ہر اک وقت مجھ پر عاشق پاک کو	پیارے تری بات پیاری لگو
۴	وئی کو اگر تو کہے اک سخن	رہیو بخود دل میں کٹاری لگے
۵	ترے آنکھوں کو دیکھ کے دل ہوا ہوتے بیابانی	ترے زلفوں سے جو ہے بستہ دامن پریشانی
۶	ہوا ہے دل ہر اک عاشق کا مالان شان مل کے	ترے رخ نے کیا جو جب سر عالم میں گل فانی
۷	ہوا یا قوت رنگین دیکھ تیرے محل رنگین کو	ہوا سے سبز تیرے خط میں دیکھا رنگ یسکانی
۸	صنم تیری غلامی میں کیا ہے سلطنت حال	مجھے تیری گل کی خاک پر مہر سلیمانی
۹	وئی کون کرے نزدیک ہو کوئی تو یوں بوجھے	لکھے ہے صفحہ ہستی او پر تصویر حیرانی
۱۰	پریشان عاشقوں کے دل فدا ہیں اس فکر کے	بلا کر دان ہے جی جو گی منط اس تیغ و خنجر کے
۱۱	دیبا ہے حق نے اس دنیا میں جنت بے قرار دنگو	بجائے دل جو کوئی مشاق میں اس پر سر کے
۱۲	ترے احسن عالمگیر کہنیا جو ہو برین	مگر کہتی ہے یہ کیا آرسی طالع سکندر کے
۱۳	اگر چاہوں لکھوں تجھ پر محل کے اوصاف رنگین	رگ یا قوت سراول پناؤں تار سطر کے
۱۴	وئی تیرے سخن یا قوت سے رنگین ہوئی لیکن	خریدار اس جہان میں ہیں کہاں بس آج جو ہر کے
۱۵	آیا وہ شوخ باندہ کے خنجر کمرستی	عالم کو قتل عام کیا اک نظرستی
۱۶	طاقت رہے نہ تاب کہ پہر انفعال سے	شبہ اُن بونکی اگر دون شکرستی
۱۷	غم نے کیا ہے تب کے مجھے بیچ و تاب میں	باندہ ماہوں جب کجی کو میں اس موکرستی
۱۸	غم کے چمن کو باو خزاں کا نہیں ہے خوف	پہنچا ہے اس کو آب مرے چشم ترستی

۱ اکبار جا کے دیکھہ ولی اوس کے حسن کو لکھتا ہوں جس کے وصف کو آب گہرستی	
۲ مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی ۳ جہل کے آئے ہیں مصرعی نشامی ۴ حفظ کر کر قصیدہ لامی ۵ گل نرگس تخلص جامی ۶ اس کی آنکھیں ہیں مہربانامی ۷ نو بہاؤں سے حسن میں نامی ۸ تجہ نگاہ سے قصیدہ جامی ۹ پہنتا ہوں قبائے بادامی	چھوڑے شوخ طرز خود کامی اس لب زلف کے تماشے کو زلف تیری ہوئی ہے چرب زبان باغ میں آنکھوں سے تیری پایا نامہ حسن پر نگہ کر دیکھہ لے نگین لب کیا ہر حق نے تجھے چشم رکھتا ہوں لے صنم کہ تجھے پست لب تیری آنکھیں کر گریاؤ
۱۰ لے ولی غیر عشق حریف و گر پختہ مغز و نیک نرد ہر خامی	
۱۱ تماشا و کینے اسکا ہر اک سینے سے غم نکلے ۱۲ تو بیتا بانہ ہر اک چھوڑ گلزار ارم نکلے ۱۳ پئے دیدار ابراہیم او ہم لے صنم نکلے ۱۴ تو اسکے وید کو بخود ہوا ہوئے حرم نکلے ۱۵ تو ہر دیول سے استقبال کو ہر اک صنم نکلے ۱۶ توجہ سوج ہر اک کے دوس ہر اک چشم نم نکلے	اگر باہر اپنے گہرے دلبر اک قدم نکلے ترے رخ کی گلستان کی اگر جودوں میں پوٹھرت ترے اس حسن پر مائل ہیں جاگئے عابد شاہ اگر ملک عرب میں تو دکھاؤ اپنے جلوہ کو اگر وہ رشک چین جاوے جو کرنے سیر ملک چین سحر کے وقت گردلبر چلے حمام کی جانب
۱۷ ولی سودا زودہ دل کی حقیقت میری گرس لین تو ہوں دیوانے ہر اک یک زنجیر ایک دم نکلے	
۱۸ مرے سینے سے بیتا بانہ آہ کو بہن نکلے	اگر ملک گہرے وہ گلگون قبا شیریں سخن نکلے

<p>۱ ہر نقش قدم سے دستہ گل جلوہ پیراہون ۲ خن میں اور خطا میں ہوئے آہو کوئی کیا پاؤ ۳ بند باہر لے صنم جو دل ترے ہاتھ کے صندل</p>	<p>۱ اگر سیر گلستان کو مرار شک چین نکلے ۲ نگہ کی تیغ قاتل یکے گروہ تیغ زن نکلے ۳ عجب کیا ہر اگر سانسو سے تیرے برسن نکلے</p>
<p>۴ چراغون کی نہو وے گرمی بازار کیون آخر ۵ وئی جب جانب مجھ میں زیب انجمن نکلے ۶ نرگس قلم ہوئے ہیں صنم کی نین آگے ۷ غنچہ کو گل کی چال میں آنا محال ہے ۸ ڈالا ہے تیرے چہرے نے غنچہ کو بیچ میں ۹ ہے تجھ نین کے پاس میرا غنچہ بے اثر</p>	<p>۵ ڈوبی ہے شکر آب میں تیرے سخن آگے ۶ تیرے دہن کی بات کہوں گر چین آگے ۷ ہر گل ہے سینہ چاک ترے پیر سن آگے ۸ زاری بجاہے پیش کہین راہزن آگے</p>
<p>۹ کرحال پر وئی کے صنم مطف سے نظر ۱۰ لایا ہوں سر نیاز سے تیرے چرن آگے ۱۱ تعریف اس پر ہی کی جسے تم سناؤ گے ۱۲ جو وقت سر کرو گے بیان او کی زلف کا ۱۳ جو وقت اسے حسن کو دیکھو گے بیجا ب ۱۴ طوبی طرف نہ دیکھو گے ہرگز نگاہ کر</p>	<p>۱۰ تا حشر اس کے ہوش کو اس میں پناؤ گے ۱۱ سودا زو نہ غم کے سیر روز لاؤ گے ۱۲ جیران ہو کیونکہ ہائے میں اپنے سماؤ گے ۱۳ اگر قد سے اسکے اپنا اگر دل لگاؤ گے</p>
<p>۱۵ کیون نہ آئے نشہ غم سے دماغ عاشقی ۱۶ اشک خون آلود ہے سامان خفرائی نیاز ۱۷ آب دریا سے نہیں کچھ کام ہے عشاق کو ۱۸ گر طلب ہے تجکو راز خانہ دل ہو عیان</p>	<p>۱۵ باوہ حسرت سے دل ہے پر یانغ عاشقی ۱۶ بہر فرمائے وفاداری ہے داغ عاشقی ۱۷ اگر یہ حسرت سے ہے سبز باغ عاشقی ۱۸ آہ کی آتش سے روشن کر چراغ عاشقی</p>



	<p>۱ درو مند اب باغ میں ہرگز نہ جاوین اے ولی گر نہ دیوے ناز بلسل سراغ عاشقی</p>	
<p>اس گوش میں کیا ہے جب سے مکان موتی ۲ اس روز سے ہوا ہے صافی کی کان موتی یہ گوش کہنیتا ہے زرین کسان موتی ۳ مانگے ہے تجھے دایم امن و امان موتی ۴ لے شوخ گوش کی جب تعریف تیر کی ہے ۵ میرے سخن کو سنکر کپڑا ہے کان موتی</p>		
	<p>۶ باغ میں ناز نہیں کے رہتا ہے رات اور دن دست سستی و آبی کا اب ہو کے حسان موتی</p>	
<p>تربان یا رہے ازبکے یار خاموشی ۷ سیاہی خط شبنم سے مصور نے ۸ اٹھا ہے لشکر اہل سخن میں حیرت سے ۹ ظہور خط میں کیا ہے جیلنے بسک ظہور ۱۰ ہمیشہ شکر آفات سے رہے محفوظ ۱۱ غور دل سے بجائے سکوت نے ممتی ۱۲ بہار خط میں ہے برجا بہار خاموشی لکھا نگار کے لب پر نگار خاموشی عبار خط سے صنم کے غبا خاموشی وہ دل شکار ہوا ہے شکار خاموشی نصیب جبکو ہوا ہے شعار خاموشی کہ بے صدا ہے سدا کو ہمار خاموشی</p>		
	<p>۱۳ ولی نگاہ کو اس خط سرنہ رنگ کو آج کہ طور نور میں ہے سرنہ زار خاموشی</p>	
<p>شوق میں عشاق تری ناز و ادا کے ۱۴ ہر چہ میں چیرے کے ترے پٹے میں عاشق ۱۵ لڑان ہے ترے ہاتھ سے لب بچہ خورشید ۱۶ تجہ عشق کے حلقے میں ہے دل بیرونی یا ۱۷ زخمی ہیں مجھان تری شیر جفا کے عالم کے دل اب بند ہیں اس بند قبا کے تجہ حسن کی ہے بات ملا یک میں سما کے ٹیک مہر کر اب حال یہ اس بیسرو پا کے</p>		
	<p>۱۸ تنہا نہ ولی خلق میں کرتا ہے ترا وصف</p>	

۱ دفتر یکے عالم نے تری مدح و ثنا کے	
۲ نہ ہو دل کیون شہار آشنائی ۳ ہو اہوں بے قرار آشنائی ۴ کہ رنگین ہے ہر آشنائی ۵ زمان انتظار آشنائی ۶ روان ہے جو شہار آشنائی ۷ وفا پر ہے مدار آشنائی ۸ عنان اختیار آشنائی ۹ مدار ہے حصار آشنائی	صنم میں ہے شہار آشنائی صنم تیری مروت پر نظر کر ہو معلوم ملنے سے ترے پار نہیٹ و شہار تھا مجھ دل میں ایچا جیا کے آب سے باغ و فامین وفا دشمن نہ ہوں آشنارو مروت کے ہمیشہ ماتہ میں ہے مدار ترک مت کر لے حیارو
۱۰ وکی اس واسطے گریان ہوا ہے کہ تر ہو سبزہ زار آشنائی	
۱۱ جسکے چہرے پر ہے خال دوستی ۱۲ جسکو حاصل ہے زلال دوستی ۱۳ جس اوپر روشن ہو حال دوستی ۱۴ درو دوری ہے وہاں دوستی ۱۵ دیکھنا بر جا ہے فال دوستی ۱۶ تازہ و تر ہے نہال دوستی	اس سے رکھتا ہوں خیال دوستی خشک لب کیون رہے اس دہرین شع بزم اہل معنی کیون نہ ہو اس صنم سے آشنا ہے دروند اس صنم کے مصحف رخسار میں فیض قدسے تیرے اور رنگین ہمارے
۱۷ لے وکی ہر آن کر مشق وفا ہے وفاداری کمال دوستی	
۱۸ ہر دل چلے کاسینہ جلکے کباب ہو ۱۹ جون عکس آری میں گل غرق آب ہو	گر می سے وہ پریر و جب شعلہ تاب ہو گر تجھ سے ہو مقابل تو شرم سے عجیب کیا

تصور اس پر ہی کی دیکھا ہے جس نے اسکا	۱	برجائے کر تخلص حسرت تاب ہووے
آئو وہ کیوں نہ ہووے واماں پاک زاہد	۲	جب دست نازنین میں جام شراب سے
شبنم میں غرق ہووے شرمندگی کر ہر گل	۳	وہ گلبدن چمن میں جب بے حجاب سے
تیرے ہونکے آگے برجائے ای پر پرو	۴	گر آب زندگی کا موج شراب سے
۵		
کیوں بے خودی نہ آوے اوقت پر وئی کو		
وہ سرو ناز پیکر جب ہم جواب ہووے		
اسکو حاصل کیونکہ ہو جبک میں فراغ زندگی	۶	گردش فلاک ہر جسکو ایاغ زندگی
بے عزیزان سیر گلشن گل کی ہے داغ الم	۷	صحبت احباب ہے معنی میں بلغ زندگی
جب نہیں دیکھا نظر سے کامل مشکین یار	۸	تب ہر جوں جنبل پریشان ہر داغ زندگی
لب میں تیرے فی الحقیقت حشیم آب حیات	۹	خضر خطے اس سے پایا ہے سراغ زندگی
آسمان میری نظر میں کلبہ تاریک ہے	۱۰	گرد و گیون تجھ کوئے چشم و چراغ زندگی
لاہ خوفی کفن کے حال سے ظاہر ہوا	۱۱	بستگی ہے خال سے خواب کے داغ زندگی
۱۲		
کیوں نہ ہووے اسے وکی روشن شب قد حیات		
ہے نگاہ گرم گلرویان چراغ زندگی		
اگر گلشن طرف وہ نو خط رنگین اوانکلے	۱۳	گل ریحان سے رنگ بوستانی پیشوا نکلے
کہلے ہر غنچہ دل جون گل شاد و ایشاد سے	۱۴	اگر دک گہرے باہر وہ بہار و لکشا نکلے
غینم غم نے کی ہے فوج بندی عشق بازو نہر	۱۵	بجائے آج وہ راجا اگر کو بت بچا نکلے
نشا او کو قدم پر مین کروں شکونے رنج ہر	۱۶	اگر موتی کا بالاپہنکر وہ خوش اوانکلے
کرونگا او کو آگے ناٹہ جانسوز کو ظاہر	۱۷	مگر اس شگل سے مہربانی کی صدا نکلے
رہے مانند لعل بے بہا شا ہونکے تاج او پر	۱۸	محبت میں جو کوئی اسباب ظاہر کو بہا نکلے
۱۹		
بخیلی دید کی ہر گز نہ کیجولے پر ہی پیکر		

۱	وئی تیری گلہی میں جب کہ مانت گدا نکلتے	
۲	اس لب کی شیرینی سے ہوئی دلوں شنگی	اس زلف کی شکن نے مجھے وحی شنگی
۳	آنکھوں کے دام میں تیرے بادام بند ہے	تیرے لبوں سے چھوڑ دی پستہ ڈبٹلی
۴	اس قد کی راستی نے کیا بند سروس	آزادگی سے آج ہوئی اسکو رستلی
۵	دس زلف سحر ساز کے جلوہ کے فیض سے	بے طاقتی میں ہوش نے پایا ہے حسلی
۶	عشرت کے تار ساز نے پایا شکستگی	مجلس سے جون وئی کی وہ شیریں ادا اٹھیا
۷	ہے غم اسکو لکھوں اپنے دل کی بیتابی	بیاض چشم سے گراؤں کا غذا آبی
۸	لکھا پلک کے قلم سے میں اے کمان ابرو	جگر کے خون سے اس تیغ کی سیہ تابی
۹	ہو ہے جب سے وہ نور نظر سے جدا	نہیں نظر میں مرے تب سے غیر بھابی
۱۰	نگہ کے جھاڑ کا بیل بوئے اے بہار کرم	اگر درخت کو امید کے ہو سیرابی
۱۱	وئی خیال میں اس ماہ کو جو کوئی رکھے	تو خواب میں نظر آوے نہ مہتابی
۱۲	کان تک بیان کروں ان بانوں کو کبھی شوخی	جس پاس موسے کم ہے وارحرب کی شوخی
۱۳	پریون کو پہن نہیں ہے پر مارنے کی طاقت	یا قوت سے فزون ہے اس نگاہ کی شوخی
۱۴	تجہ لب کے آگے لب میں پستہ کے بند واکم	اور شرم سے لب میں ڈوبی غیب کی شوخی
۱۵	گستاخ ہو کے ہندی تیرے قدم لگی ہے	گر رنگ سے کہوں میں اس بے ادب کی شوخی
۱۶	دل گرچہ چون کہلو نا تیری نظر کیا ہے	منظور ہے جسے تجہ لبو و لعب کی شوخی
۱۷	مغذو رکھہ وئی کو طفلی طلب کی شوخی	طفل طلبے ہٹ سے اس لب پہ دل بندہ ہوا
۱۸	مجھ دل میں بیدل کے سدا یوں دلبر جان ہے	جون روح قابل کے بہترین تن مونہا ہے



لکھتا ہے جو دایم خونین جگر و نین سرمایہ بیش ہے بے نظردن میں لے ساقی بدست بے بخبر و نین	۱ خطا ہرین ترو تازہ و باطن میں ترا داغ ۲ چون لالہ اسے بوجہ کہ بیرنگ ریاست ۳ عاشق کو یہ بتیابی و بیطافتی دل ۴ بے عشق جو عالم میں فراغت کو جیہا جگر ۵ تنہا نہیں سرشار و لی شوق سے تیرے ۶ تجھ عشق کا اس بزم میں جو جام پیاست
گویا ہے نگاشن پہتا ہے وہ بن بن بولا مجھے یہ دل خورشید ساروشن نرگس کی ہے سو گند عشاق کا تن میں از بس کہ ہے طرار او شاہد پر فن ورہ سے ہے کمتر لے ہاتھ میں درین	۷ کی جس نے نظر جب کہ اس رشک پر ۸ باندہا ہے جو دلو ترمی نازک کمری پر ۹ دیکھا جو ترے داغ کے جلوہ کو جگر پر ۱۰ کیا خوب تھا یہ نقش عقیق جگر پر ۱۱ چنچل نے نظر ناز سے آہو یہ کیا ہے ۱۲ قربان ہوا اس شوق کی والا نظری پر ۱۳ ہموار کیا اپنے پہ اب ترک و فا کو ۱۴ باندہی کمر ناز سے اب حیلہ گری پر ۱۵ جانا ہے وہی جب کہ ہے خورشید کو اس ۱۶ کی اس نے نظر جب سے کہ دستا زری
گل پیر ہون کا تنہا نہیں خورشید سین بد نونکا	۱۷ بیتیاب کیا شوق نے مجھ دیکھے صحن میں ۱۸ مجھہ دل کی طرح عشق سے گردش میں ہمیشہ ۱۹ مشتاق ہو مہ پہتا ہے بس جبرخ کہن میں

۱	مست بوجہ کہ میں آپ سے دہشت میں یہ آہوں	ہین کشتہ خوبان
۲	پہیلاؤ سحر کہ سب اطراف خشن میں	جادو نینوں کا
۳	کہتا ہے سدا دل غم محبت کا جگر پر	ہر لالہ رنگین
۴	ہے عشق سے کیا حال ترے دیکھ چمن میں	خونی کفنوں کا
۵	غریب کی آتی ہے سدا روح صبا کی	مجھ شعر کو سنے
۶	نہ کو رہے از بسکہ دلی تیرے سخن میں	شیریں سخنوں کا

### پنجم

۷	مشق کر لے دل سدا تجرید کی	عاشقی ہے ابستہ اتوجہ کی
۸	ترک مست کر گفت گو تفرید کی	جسکو لذت ہے سخن کے دید کی

### ۹ اسکو خوشوقت ہے صبح عید کی

۱۰	اے صنم تجھ سے نہیں اکدم جدا	ہوں بدل خدمت میں میں حاضر ہوا
۱۱	دوست مجکو بوجہ اسکا خوش نقا	دل مرا موتی ہے تجھ بالی میں جا

### ۱۲ کان میں کہتا ہے باین بید کی

۱۳	لب ہے تیرا نشہ صہبائے حسن	قد ہے تیرا ہمت بالائے حسن
۱۴	آکھ تیری ہے چمن آرائے حسن	زلف ہے تجھ منہ پہ آدیا حسن

### ۱۵ ہوج ہے یہ چشمہ خورشید کی

۱۶	خورد سالی میں ہے شوخی معتبر	اس سبب ہر عاشقان خونی جگر
۱۷	مہربان ہو خط نمایان ہوا اگر	اس کے خط و خال سے پوچھوں خبر

### ۱۸ پوچھنا ہندوئے باتان بید کی

۱۹	بر میں تیرے ہے لباس صندلی	رنگ گل ہے تجھ کو فرش مخلی
۲۰	جنت فردوس ہے تیری گلی	تجھ دین کو دیکھ کر بولا ولی

	۱	یہ کلی ہے گلشن امید کی	
		محسوس	
نازے آتھے اوا کی قسم	۲	مہربان ہو تجھے دیا کی قسم	
مین وفا دار ہوں وفا کی قسم	۳	خیر خواہ ہوں مین ہوں خدا کی قسم	
	۴	مان اس صادق آشنا کی قسم	
بواہوس تجھ اوپر رکھے مین نظر	۵	جب سے تجھ سن کی سے مین خبر	
حرف میرا سن لے پر ہی پلک	۶	کم نمانی کو مدعا کر کر	
	۷	مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم	
دلو تجھ عشق سے ہر عننا کی	۸	لیکن اس کے نہیں ہوں مین شاکی	
کم ہے عالم مین عصمت و پاکی	۹	دیکھ تیری یہ شوخ بیباکی	
	۱۰	خوف مین ہوں سدا رجا کی قسم	
گر سخن فہم تجھ کو پاؤں گا	۱۱	حال دل کا تجھے سناؤں گا	
بندہ بیدرم کہ پاؤں گا	۱۲	یہ قدم چھوڑ کر نہ جاؤں گا	
	۱۳	مجھ کو ہے تیرے خاک پاکی قسم	
سب رقیب ان مین کورید و نکے	۱۴	جان کر حرف ان پلید و نکے	
مت ہو فرمان مین یزید و نکے	۱۵	لطف سے آ طرف شہید و نکے	
	۱۶	تجھ کو ہے شاہ کر بلا کی قسم	
عشق کے در سک ہوں مین ہتاؤ	۱۷	طفل کتب مرا ہے اک فرماؤ	
بندہ تیرا ہوں لبکہ ہوں آزاد	۱۸	لبکہ رکھتا ہوں تجھ قدم کی یاد	
	۱۹	دل مرا خون ہوا حق کی قسم	



۱	اشوق تیرا ہوا ہے جس کو امام	۱	اس سنی پایا ہے مدعا کو تمام
۲	عشق میں ہے حیات تیرے مدام	۲	عاشقوں کو نہیں ہے کس کام
۳	مرقد پاک اولیاء کی قسم		
۴	سرکشوں سے ہے راہ عرفان دو	۴	ان کو اک ان نہیں ہے بار حضور
۵	خود نمائی کی ترک بیان ہے ضرور	۵	خاکساری ہے نزدیک منظور
۶	خاک درگاہ مرتضیٰ کی قسم		
۷	دل سے اپنے نکال وہم و خطر	۷	عشق کی راہ میں قدم کو دہر
۸	نقش دنیا کا کہنچ مست دلہر	۸	دشمن جان ہے محبت زر
۹	۱۰	۹	۱۰
۱۰	معرفت حق کی کار مشکل ہے	۱۰	اہل پندار اس سے غافل ہے
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰

۱	جب سے ترے خیال نے دل میں گزر کیا	
۲	تیرا فراق سینے میں اول تھا مثل کھل	۳
۴	دیکھا نہیں میں خواب میں آرام لیک تل	۵
۶	جب سے ترے جان پہ میں نے نظر کیا	
۷	شہرت کا تیری جگ میں بجا ہر طرف ہل	۸
۹	سرشار اس میں کی نشہ سے ہے جام ل	۱۰
۱۱	پیدا ترے لبوں سستی شہید و شکر کیا	
۱۲	تیری معاونت میں میں منت مرتضیٰ علی	۱۳
۱۴	خوشامد کی من ہے مری طبع منجلی	۱۵
۱۶	فی الفور دل میں جا کے ہر اک کے اثر کیا	
۱۷	منہم میرا سخن سے آشنا ہے	۱۸
۱۹	سخندان آشنا فضل خدا ہے	۲۰
۲۱	ادا بھی سخن دانی بلا ہے	
۲۲	لک سے آئے سرو کبکے فتا	۲۳
۲۴	کیا دل کو میرے یہ سخن گلزار	۲۵
۲۶	گل رنگین بہار مدعا ہے	
۲۷	لیا گیا میرا عشق بے ریا اب	۲۸
۲۹	جز آزار بے صبری دیا اب	۳۰
۳۱	تیری یہ کم نگاہی نیچہ ہے	
۳۲	عجب تجھے بر میں ہے اے یار جانی	۳۳
۳۴	نشاط دل لباس زعفرانی	

تیرے جلوئے پایا ہے جوانی	۱	نہ بخشے کیون ترا خط زندگانی
۲	کہ موج چشمہ آب بقا ہے	
صف مژگان خوبان ابھو یک سر	۳	اُسے ہیں عاشقو نہ پر کینج جہد ہر
ادا کا ہر طرف ادا ہے لشکر	۴	انہیں وان آب غیر از آب خنجر
۵	شہادت گاہ عاشق کر بلا ہے	
وفا ہے بادشاہی عاشقی میں	۶	محل ہے سپاہی عاشقی میں
نہیں شوخی نگاہی عاشقی میں	۷	وہی آتے ہیں راہی عاشقی میں
۸	کہ جب کو استقامت کا عصا ہے	
گداہیں جو محبت کی گلی کے	۹	وہ وایم ہم سفر ہے منجلی کے
نہیں بلبل وہ ہر گل کی گلی کے	۱۰	غینمت بوجھ ملنے کو ولی کے
۱۱	نگاہ پاکبازان کیسیا ہر	
۱۲	یا قوت لب تیر صنم دلکا ہمار قوت ہے	ہر خال یکا دل میں اچھن کان میں یا قوت ہے
شہر کے تیرے حسن کے معموسب ناسوت ہے	۱۳	تجہ یاد کی تسبیح سے سینہ مرا ملکوت ہے
۱۴	تجہ عشق کا دل میں مرے جبروت ہر لاہوت ہے	
اوشاہ اس دنیا میں اب دل چوہر کجھ علم ستی	۱۵	زنجی تری شمشیر کے بزار میں مرہم ستی
جہم جہم جو ہے تجہ روز میں ڈرتا نہیں وہ جہم ستی	۱۶	جہم گرجہ غالب م پر ہے قایم ہر وہ خون دم ستی
۱۷	میں دم کی کچھ پر وا اسے جو عاشق مہوت ہے	
تجہ شوق سے لے دل یا تجہ مکہ میں درپن ہوا	۱۸	تجہ عشق کے گوہر ستی سینہ مرا من ہوا
تجہ روئے عالم تاب بیدل مرا روشن ہوا	۱۹	تجہ رخ کے اب گلزار سے بدل مرا گلشن ہوا
۲۰	میری نین میں اے صنم ہر آن چن در جوت ہے	

ساکن ہوئی الفت تری مجھ خاطر مجھ پرین ۱  
دل ہے پریشان روز و شب مجھ سبب مجھ پرین  
دلی ہے آتش دل میں یوں آتش ہے چھوڑو میں ۲  
تابت صدمہ کے عشق میں جو حال تھا منصور میں

۳ یہ عشق میرا خلق میں اثبات اور ثبوت ہے

تجہ عشق کے دریا سے دل باہی سپاہی ۴  
کو صبر اسکو ای صدمہ تیرا شکار پاک ہے

۵ تجہ جان بن دل کا کفن بیشک کنوں کنوں چاہے

۶ تجہ غم میں جہک جہک آج بھن بہن مرانا بوت ہے

ولہ

گلشن میں میرے سینے کے صاحبِ حال چل ۷  
مجھ دل کے باغ میں تو اب آؤ نہاں چل

۸ مجھ طبع کے چین میں اے زکین خیال چل  
میری نگہ کی رہ میں اے فرخندہ خال چل

۹ ہے روزِ عید آج اے ابرو ہلال چل

تجہ زلف مشکبو کی چلی باس گہر بہ گہر ۱۰  
اس بوسے آج مست ہے کیا جن کی لہر

۱۱ دل تجہ نگاہ کے دام میں ہے بند سرسبز  
تیری نگہ کی دید کو اے نور ہر نظر

۱۲ کیا شک ہے آدے ملکِ حق سے غوال چل

عالم کے خشک ترے کیا دلوں نہر دشت ۱۳  
کس لہلہ کو جا کے کہوں دلی سرگشت

۱۴ مجھ زرد رو کے دل کا پڑا ہام سے طشت  
مکن نہیں ہے تنگی طرف اسکی بازگشت

۱۵ جو دل گیا ہے دلبر دلاش کے نال چل

ہے سبزہ زار حسن سرا پا سواد ہند ۱۶  
خو بون سے ہے بہر ہوا سارا بلا ہند

۱۷ عشاق با صفا کے ہے سینے میں یاد ہند  
دلبر کی زلف میں نظر آیا سواد ہند

۱۸ اس راہ مار تیج میں اے دل سب نہال چل

یہ حرف راست جا کے کہو حرفِ نوش کو ۱۹  
اس کج خرام چھوڑوے ظاہر کے جوش کو

دیتے نہیں ہیں سا غول خود فروش کو	۱	وحدت کے میکے میں نہیں بارہوش کو
۲	اس بخود ہی کے گہر کی طرف سدہ کو ڈال چل	
۳	پاؤں نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت	۴
۵	کر عاقبت کے ملک کی خواہش سے سلطنت	۶
۷	انوش خصلتی کے ملک میں اسے خوشنصال چل	
۸	دل کی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے	۹
۱۰	انہی شراب صاف معافی کی رزم ہے	۱۱
۱۲	اس انجمن کی سیر کا گر غم بزم ہے	۱۳
۱۴	۸	۹
۱۵	۱۰	۱۱
۱۶	۱۲	۱۳
۱۷	۱۴	۱۵
۱۸	۱۶	۱۷
۱۹	۱۸	۱۹
۲۰	۲۰	۲۱
۲۱	۲۱	۲۲
۲۲	۲۲	۲۳
۲۳	۲۳	۲۴
۲۴	۲۴	۲۵
۲۵	۲۵	۲۶
۲۶	۲۶	۲۷
۲۷	۲۷	۲۸
۲۸	۲۸	۲۹
۲۹	۲۹	۳۰
۳۰	۳۰	۳۱
۳۱	۳۱	۳۲
۳۲	۳۲	۳۳
۳۳	۳۳	۳۴
۳۴	۳۴	۳۵
۳۵	۳۵	۳۶
۳۶	۳۶	۳۷
۳۷	۳۷	۳۸
۳۸	۳۸	۳۹
۳۹	۳۹	۴۰
۴۰	۴۰	۴۱
۴۱	۴۱	۴۲
۴۲	۴۲	۴۳
۴۳	۴۳	۴۴
۴۴	۴۴	۴۵
۴۵	۴۵	۴۶
۴۶	۴۶	۴۷
۴۷	۴۷	۴۸
۴۸	۴۸	۴۹
۴۹	۴۹	۵۰
۵۰	۵۰	۵۱
۵۱	۵۱	۵۲
۵۲	۵۲	۵۳
۵۳	۵۳	۵۴
۵۴	۵۴	۵۵
۵۵	۵۵	۵۶
۵۶	۵۶	۵۷
۵۷	۵۷	۵۸
۵۸	۵۸	۵۹
۵۹	۵۹	۶۰
۶۰	۶۰	۶۱
۶۱	۶۱	۶۲
۶۲	۶۲	۶۳
۶۳	۶۳	۶۴
۶۴	۶۴	۶۵
۶۵	۶۵	۶۶
۶۶	۶۶	۶۷
۶۷	۶۷	۶۸
۶۸	۶۸	۶۹
۶۹	۶۹	۷۰
۷۰	۷۰	۷۱
۷۱	۷۱	۷۲
۷۲	۷۲	۷۳
۷۳	۷۳	۷۴
۷۴	۷۴	۷۵
۷۵	۷۵	۷۶
۷۶	۷۶	۷۷
۷۷	۷۷	۷۸
۷۸	۷۸	۷۹
۷۹	۷۹	۸۰
۸۰	۸۰	۸۱
۸۱	۸۱	۸۲
۸۲	۸۲	۸۳
۸۳	۸۳	۸۴
۸۴	۸۴	۸۵
۸۵	۸۵	۸۶
۸۶	۸۶	۸۷
۸۷	۸۷	۸۸
۸۸	۸۸	۸۹
۸۹	۸۹	۹۰
۹۰	۹۰	۹۱
۹۱	۹۱	۹۲
۹۲	۹۲	۹۳
۹۳	۹۳	۹۴
۹۴	۹۴	۹۵
۹۵	۹۵	۹۶
۹۶	۹۶	۹۷
۹۷	۹۷	۹۸
۹۸	۹۸	۹۹
۹۹	۹۹	۱۰۰

۱	نزد کھلا رشک یوسف اپنا تو چاہ ذوق ہرگز	
۲	نشانِ حق کے پانے کی دلی کی بے نیازی ہے	۲
۳	تواضع خاکساری میں ہماری سرفرازی ہے	۳
۴	نپاٹے شرح میں مطلب نبوجھے جو متن ہرگز	
۵	اپس مرشد کو رہبر جان داہم دم بدم ہوا	۵
۶	نظر میں رکھہ ہر اک لمحہ میں احوال عدم ہوا	۶
۷	نہ پیٹنے کا بغیر از شوق سون حب الوطن ہرگز	

### تترجیع بند

۸	مرے دل میں وہ سر و گلغام ہے	۸	کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے
۹	رخ روشن و زلف مشکین یار	۹	مجھے یاد ہر صبح اور شام ہے
۱۰	خلاصی نہیں تا دم زندگی	۱۰	نگہ شوخ کی جان کا دام ہے
۱۱	برہ میں طلب مت کرو صبر کو	۱۱	برہ دشمن صبر و آرام ہے
۱۲	جو دل یار کی محک و دیوے خبر	۱۲	نہیں دل وہ جھشید کا جام ہے
۱۳	شب روز مجھ عاشق پاک کو	۱۳	فراموش کرنا ترا کام ہے
۱۴	سدا اس پر یرو کی خدمت میں	۱۴	یہی درو مند و نکا پیغام ہے

شتابی خبر لے کہ بتیا بھن

ترے بھر میں بے نور و خواب بھن

۱۵

۱۶	کہان ہے عزیز وہ جگ مشتری	۱۶	کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری
۱۷	کہان ہے وہ گلزار باغ وفا	۱۷	کہ ہے شان جکی سدا لبری
۱۸	کرے کیوں نہ شرمندہ خورشید کو	۱۸	اگر بر میں پہنے قبائے زری

۱	وہی ہے مرے حرف کا قدردان	کہ جو ہرنہ بوجھے مجسز جو مری
۲	عزیز و کسی غیر سے مت کہو	رقیبوں کی دیکھا ہوں میں زرگری
۳	کرے کیوں نہ عشاق کے دل کو بند	کہ رکھتا ہے آنکھوں میں جادوگری
۴	کہو جا کے میری طرف سے اُسے	تخلص ہے جس چشم کا عبہری
۵	شٹابی خبر لے کہ بیتاب ہوں	
	ترے بھر سے پیچور و خواب ہوں	
۶	بروز نزاکت بروز ادا	صف مگر خان کا ہے تو مقتدا
۷	مدد گاہ تہے جب تلک بخت سعد	نہ رہتا تھا اک آن مجھے جدا
۸	یکایک ترے ہجر نے لے صنم	کیا محسوس عشرت اب ستدا
۹	کروں تجھے کیوں آرزو و رسول	سدا کوہ تکبیر سے ربے صدا
۱۰	ترے غم سے پہنٹی ہے چہاتی مری	ہوئی رشک سے آنکھیں دو و نرید
۱۱	بجائے سنو گر مری انما سس	کہ سنتے ہیں شہ عرصہ حال گدا
۱۲	تغافل کو مت کام نہ ماسنم	مری بات سنکر برائے خدا
۱۳	شٹابی خبر لے کہ بیتاب ہوں	
	ترے بھر سے پیچور و خواب ہوں	
۱۴	ترے دیکھنے کو لے نرس نین	چلے چھوڑ آہو دیار صفت
۱۵	وہ مانتہ شمشیر پانی ہوا	جو دیکھا تری ابرو تیغ زن
۱۶	تیری یاد کرنے سے اونو نہال	ہوا دل مرا رشک صحن حین
۱۷	کمر بستہ شمع ہوں جون پتنگ	لگی جب سے اسے شمع تجھے ننگ
۱۸	سراپا بدن گل کے پانی ہوا	ترے غم سے جون شبنم لے گلبد
۱۹	کیا دل نے تیری گلی میں مقام	کہ بلبل کا دایم ہے گلشن وطن

۱	دیاجس نے جی فستہ ناز سے	ہوا صبح محشر سے اس کا کفن
۲	شبابی خبر کے بے تاب بن ترے ہجر سے بے خور و خواب بن	
۳	ترے ابرو و نکاح جو دیکھا کمال	گدائی کا کاسے آیا ہلال
۴	ترے گوش میں گو شوارہ نہیں	ہوا انجم و ماہ کا اتصال
۵	فراموش دل سے کیا حور کو	منظر حب سے آیا ہے تیرا حال
۶	سہانے کو سراوہ ہو گا دل	ترے مصحف رخ سے نکلی ہر فال
۷	جو کچھ تجھ سے ظاہر ہوا تھا مجھ	ہوا ہے وہی حال لے نو ہلال
۸	عجب روز تھا اور عجب وقت تھا	جدائی سے جب تک نہ تھا احتمال
۹	تمنا نہیں اور کچھ دل میں ہے	سدا تجھے میرا یہی ہے سوال
۱۰	شبابی خبر کے کہ بیتاب ہوں ترے ہجر سے بے خور و خواب ہوں	
۱۱	کہو بات اس شوخ بیاک کی	حقیقت کہو اس سے غمناک کی
۱۲	ہوا مجھ کو ظاہر کہ ہر فرق کو	لیاقت نہیں تیرے فراق کی
۱۳	زمین پر رکھا اسے جب سے قدم	ہوئی شاہی اس روز سے خاک کی
۱۴	ہوئی برق شاگرد آخر کو آ	ترے غمزدہ شوخ و چالاک کی
۱۵	شراب جوانی سے سرشار ہے	کہان بات سنتا ہے غمناک کی
۱۶	سدا عاشقان کہینچے ہیں جفا	جفا کار ہے گردش افلاک کی
۱۷	زبس ناز کے مت ہو فرمان میں	قسم ہے تجھے ایزد پاک کی
۱۸	شبابی خبر کے کہ بیتاب ہوں ترے ہجر سے بیخور و خواب ہوں	



۱	ترے رخ پر اسی ناز میں یہ نقاب	۱	چمکتا ہے جون مطلع آفتاب
۲	اوا فہم کے دل کی تسخیر کو	۲	تراقد ہے جون مصرع آفتاب
۳	بجائے ترے حسن کے تاب سے	۳	تری زلف کہاتی ہے کرتیج و تاب
۴	نظر کر کے اس رخ کی صافی اوپر	۴	ہوئی شرم سے آرسی غرق آب
۵	ترے نکل پڑنے سے ایگلہ بند	۵	عجب نین اگر آب ہووے گلاب
۶	کرے بخت بری اگر ٹک دو	۶	ولی اس صنم سے مین ہوں بیجا ب
۷	تعلل تغافل کا وقت اب نہیں	۷	مرحال سنگڑے عالی جناب
۸			
شتابی خبر لے کہ بیت اب ہوں		ترے عشق سے بیخورد خواب ہوں	
شکوئی شہر سورت کی تعریف میں			
بسم اللہ الرحمن الرحیم			
۹	اٹھی عشق میں عشاق کر دے	۹	تو اپنے شوق کا مشتاق کر دے
۱۰	شرعیت کا جہان ہے شائع عام	۱۰	کر اس تن کا وہان آغاز و انجام
۱۱	عیان کر دلیہ اب راز حقیقت	۱۱	صدر پر کہول ابواب طریقت
۱۲	برہ کی معرفت کا جو ہر صاف	۱۲	اپکے فیض سے کر دلو صراف
۱۳	چمن میں شوق کے دے کہوں جون گل	۱۳	اسی گل کے اوپر کرجی کو بلببل
۱۴	مجھے دے نقش گل سے دل میں داغ	۱۴	مرے مقصد کے کر روشن چراغ اب
۱۵	برہ کی بارگہ میں ٹک جو جا دے	۱۵	مجھے اس شوق کی عشرت سراف
۱۶	مجھے معمور کر جون شیشہ گل	۱۶	پریشانی نہ دے مانند سہل
۱۷	محبت کی خطا کرے پرستی	۱۷	اپکی معرفت کی بخش سستی

- |    |                                |    |                               |
|----|--------------------------------|----|-------------------------------|
| ۱  | جہان کے عشق سے آزاد کر دے      | ۱  | اپنی یاد سے آباد کر دے        |
| ۲  | ہمیشہ رکھ بہڑی چٹوئی جاری      | ۲  | چمن کو عشق کے دے آباد رہی     |
| ۳  | محاسن سے مجازی کی جدا کر       | ۳  | مجھے اس سے سے اب نا آشنا کر   |
| ۴  | حقیقت کے دکھ اب جگو انوار      | ۴  | کر اپنے بادۂ عرفان سے سرشار   |
| ۵  | ششابی سے دے اے ساتھی میرا      | ۵  | برہ کے جام سے ہر درخشان       |
| ۶  | کہ خورشید نبوت کی مدد سے       | ۶  | کنول دل کامرے بگلفہ ہوئے      |
| ۷  | محمد وہ کہ جسے حق میں لولاک    | ۷  | کیا ہے مالک فلاک املاک        |
| ۸  | عجب گلزار ہے وہ منظر کل        | ۸  | کہ ہے اُس باغ کا خورشید اک گل |
| ۹  | دو عالم جسم ہے وہ جان عالم     | ۹  | وہ نور حق ہے اور سلطان عالم   |
| ۱۰ | وہی ہے بید لونا و نکشا باغ     | ۱۰ | وہی ہے عاشق کا مرہم داغ       |
| ۱۱ | اسی کا ذکر ہے ایمان مومن       | ۱۱ | ہے اسکی یاد اطمینان مومن      |
| ۱۲ | وہی ہے باغ اقدس سرور دین       | ۱۲ | کہ جسے بلخ کا زخون ہے گلپین   |
| ۱۳ | کہلا کوئین مین وہ دین کا گل    | ۱۳ | دو عالم کا ہوا دل سپہ بیل     |
| ۱۴ | دو عالم کا وہی ہے شمع تنویر    | ۱۴ | کہ جسکی اشع کا سورج ہے فلکیر  |
| ۱۵ | کیا عارف کو عرفان بیچ آگاہ     | ۱۵ | دکھایا عاشق کو عشق کی راہ     |
| ۱۶ | ہوا جو کوئی اس گل سے معطر      | ۱۶ | رہا وہ مست ہوتا روزِ محشر     |
| ۱۷ | کیا اشد نے اس شہ کی خاطر       | ۱۷ | مرتب چار دیوارِ عناصر         |
| ۱۸ | ہوا جب چار بارغ دین روشن       | ۱۸ | شریعت کا کہلا اس بیچ گلشن     |
| ۱۹ | سنواری گروا کے چار دیوار       | ۱۹ | حقیقت میں سمجھ میں چار وہ یار |
| ۲۰ | جو بخشنے وہ مجھے اک جوش سستی   | ۲۰ | فراموشی میں ہو نون خود پرستی  |
| ۲۱ | عجب شہرون میں ہے پر نور اک شہر | ۲۱ | بلا شک ہے وہ سورت مقصد و ہر   |

- ۱ ہے مشہور اس کا ہر جا نام سورت  
۲ جہان کی چشم کا گویا ہے وہ نور  
۳ شہر جون منتخب دیوان ہے سب  
۴ کنائے اسکے ہے دریائے تپتی  
۵ شہر سے ہے وہ ہم باز و ہمیشہ  
۶ کہ آب خضر سی ہے اسکی تاثیر  
۷ دیکھ اسکا آب سورج جگ میں کانپا  
۸ کیا سب دن بخت نے اس عوق  
۹ وہاں اقسام جب کرتا ہے عالم  
۱۰ عجب قلعہ ہے وہاں کا خوش قرینہ  
۱۱ قریب قلعہ نادر گھاٹ ہروان  
۱۲ ہے اسکے حاشیہ پر جائے آرام  
۱۳ کہلے میں ہر طرف رخسار کے گل  
۱۴ مجھ ہے وہ محض تصویر آب خلاص  
۱۵ کہان ہے ساقی خلاص انگیز  
۱۶ صفائی سے کہلے جون جان کا باغ  
۱۷ ہے وہ صورت حقیقت کی نشانی  
۱۸ شرافت میں وہ ہے جون باب  
۱۹ ہیں کہتے مرد و مان شام خبر نیر  
۲۰ اور اس میں ہیں کمی ایسے ہی تجار  
۲۱ اور اک آتش پرستوں کی ہرستی
- ۱ کہ جائے اسکے دیکھے سے کدورت  
۲ ہے اس نور سے جم چشم بدور  
۳ ملائک کا وہ گویا کہان ہر سب  
۴ کہ دنیا دیکھنے کو جس کے جیتی  
۵ ہے دریائے وہ ہم پہلو ہمیشہ  
۶ ہوا دیتی ہے اسکی یاد شہر  
۷ سمندر موج زن رگ رگ میں کانپا  
۸ ہوا دریا اسکے عوق سے عوق  
۹ سحر کو شام تب کرتا ہے عالم  
۱۰ انگوٹھی میں ہے دنیا کے نگینہ  
۱۱ کہ وایم گلرخان کا ٹھاٹ ہروان  
۱۲ طلسمی باغ وان ہوتا ہے ہر شام  
۱۳ ہرک پاس وان رخشان ہے بل  
۱۴ جو عاشق پروری میں اوج ہر حال  
۱۵ محبت کی کرے مے مجھ او پر ریز  
۱۶ کروں اس گل کو اپنا مرہم دافع  
۱۷ کہ میں سمور وان اہل معانی  
۱۸ تو ہے سب ملک میں اسکا ہی سکھ  
۱۹ نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز  
۲۰ کہ نادان کا نہیں مطلق وہاں با  
۲۱ ہے نرودی نجل آتش پرستی

۱ دگر ان میں فرنگی بے عدد ہیں  
 ۲ وہاں ساکن ہیں اتنے اہل مذہب  
 ۳ اگرچہ وہ ہیں سب اہلکے آدم  
 ۴ بہر سیرت وہ صورت اور سیرت  
 ۵ ہے ختم ہر امر کی ان پر صفائی  
 ۶ صبا اندر کی ہے ہر اک قدم میں  
 ۷ جوان ہر ایک ہے رنگین و رعنا  
 ۸ ہے زلف و رخ کے طالب کی ہی ہوتا  
 ۹ ہزاروں اس سبب شیدا ہیں بے ہوش  
 ۱۰ نہ کوئی وقت کھینچے شوخ چنچل  
 ۱۱ نظر بہر دیکھ کر اس گلبدن کو  
 ۱۲ ہے وان عاشقوں کو عام آواز  
 ۱۳ انہوں کو جز نظر بازی نہیں چین  
 ۱۴ ہے ہر غنچہ و ہن یا قوت انمول  
 ۱۵ وہ باتان میں سراپا ہے مٹھا قند  
 ۱۶ پڑا شیریں سخن سن اسے پس جون  
 ۱۷ ہوا اسکو نکلنا کار و شوار  
 ۱۸ شہر بہتیر جب آئے نہاں کاوا  
 ۱۹ ہر اک جانب کردیکھو فوج و فرج  
 ۲۰ نین کی بیٹھ کشتی پر تو ای پاک  
 ۲۱ مہربان ہو تو لے ساقی کوثر  
 ۱ کہ قول و فعل میں کردہ بد ہیں  
 ۲ کہ گئے ہیں نہ آوین ان کو مذہب  
 ۳ وے بیش میں رنگارنگ عالم  
 ۴ ہر اک صورت ہے وہاں انمول موت  
 ۵ وے ہیں بیشتر حسن نسائی  
 ۶ چہیا اندر سبھا کو لے دم میں  
 ۷ ہر اک غنچہ شگفتہ ہے گل آسا  
 ۸ کہ دن ہے عید اور شب برت  
 ۹ کہ وان ہے غنچہ گل دانس گل  
 ۱۰ وہ پیش باغ رخ دیوار اجل  
 ۱۱ نہ دیکھے آنکھ اٹھان کر گس چن کو  
 ۱۲ نہیں پرواہ بغیر از پردہ ناز  
 ۱۳ کہلی ہے چشم سب دن طرفہ بعین  
 ۱۴ کرین او بات جب میٹھو بہان کھول  
 ۱۵ انہیں باتوں پہ ہے بس شکر بند  
 ۱۶ پہنسا اس شہد میں جا کر گل حن  
 ۱۷ ہے تا آخری دم لگ گرفتار  
 ۱۸ بندو کی قوم کے ہشمان کاوا  
 ۱۹ سمندر کی تجلی کی اٹھی موج  
 ۲۰ تو طو کرل میں یہ دریا خطرناک  
 ۲۱ کرم سے نشہ ہے محکومے بہر

بہر

۱	اپکے لطف سے کرفے عطا ہے	کہ اس نشہ میں دریا کو کروٹ طے
۲	عجب پایا سوس کر لے ولی تو	نہ کر مقصد سے اپنے کا ہلی تو

### رباعیات

۱	تجہ یاد سے ہے سینہ میرا روشن باغ	جس باغ کی حسرت سے ہوا لالہ داغ
۲	سینے میں تو اب غم کا محل باندھا ہے	اور آہ کا روشن کیل ہے اس میں چرخ

### ولہ

۱	تجہ خال مطبے سرو سماں ہوں میں	اور زلف کے سوئے میں پریشان ہوں
۲	تجہ رخ کی صفائی کو نظر میں رکھ کر	تہ ہوئی جون آئینہ حیرا ہوں میں

### ولہ

۱	دیوان ازل بیچ خدا ہے بیچون	یہ حکم کیا خلق کو وہ کن فیکون
۲	افراد دو عالم کا بندہ ما شیرازہ	اس وقت سے کونین میں فہرست کون

### ولہ

۱	دل جاں حقیقت سے جو سرست ہوا	ہرست مجازی سے زبردست ہوا
۲	یہ باغ نظر آیا برنگ سبلا ب	اور عرش عظیم اس سے ولے پست ہوا

### ولہ

۱	آکھوں میں تری جامِ محبت دیکھا	اور لب کو ترے جامِ مروت دیکھا
۲	تجہ رخ میں سید روز ہوا روشن آبا	تجہ زلف میں جون شامِ غربت دیکھا

### ولہ

۱	یہاں نقد خزانہ میں نہیں غیر از داغ	جس داغ کی حسرت سے ہوا لالہ داغ
۲	اس چشم سے مویہم نظر آیا سرب	اس رخ پہ وہ منقوش ہے مانند جام
۳	ایسے سے نہ دل باندہ تو اپنا ہرگز	نہایتے کو نگر خراب اسے خانہ خراب

# قطر تاریخ از حضرت مسائل دولوی مدظلہ العالی

کسی نے حضرت مسائل پر پوچھا  
بتا دو کوئی شیریں سخن ہے

قوی نہ ہو تو نہ ہو سکتا ہے  
جو کچھ کہتا ہے شیریں سخن ہے  
کہا مسائل نے کہ کوئی شیریں سخن ہے  
وہی شاعر ہے شیریں سخن ہے  
بہت پسند ہے شیریں سخن ہے  
اب اس کو دینا ہے شیریں سخن ہے

نہ ہو پاور تو گن لو انگلیوں پر

جل کر ہی۔ دلی شیریں سخن ہے

لکھنے کا پتہ: حیدر آباد ہیم سائیٹی نمبر ۲۱۲۲۔ سینٹر سٹریٹ کیمپ پونہ (دکن)